مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
معلومات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
سوالاً جواباً
ارشد جاوید فریدی
ARSHAD JAVED FAREEDI

معلوماتِ اعلیٰ حضرت

لیس علی اللہ بمستنکر، ان یجمع العالم فی واحد

ترجمہ: ''خدا کی قدرت کاملہ سے بعید نہیں
کہ وہ شخص واحد میں عالم کی تمام خوبیاں جمع کردے''

معلومات اعلیٰ حضرت

(سوالاً جواباً)

ارشد جاوید فریدی

بقول دیگرے

نم چشم قلم را شرم دارم
کہ سوئے چشمہ حیواں فرستم

یا اللہ　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہم صل علیٰ محمد ﷺ و علی آل محمد ﷺ

کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

اللہم صل علیٰ محمد ﷺ و علی آل محمد ﷺ

کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

انت حمید مجید

الحمد للہ رب العالمین

رب یسر ولا تعسر تمم بالخیر بک نستعین ○

اس کتاب میں اگر کوئی غلطی ہو یا اصلاح کی گنجائش ہو تو اطلاع کریں۔

ان شاء اللہ آپ کی آراء کا احترام کیا جائے گا۔

کتاب ...... معلوماتِ اعلیٰ حضرت (سوالاً جواباً)

تحقیق وتدوین ...... ارشد جاوید فریدی

زیرنگرانی ...... ماسٹر غلام قادر نعیمی مہر اللہ یار بگھیلا ہڑپہ

نظر ثانی ...... پیر عطاء الرحمٰن حامی چوراہی اشرفی اوکاڑا

تکمیل آرزو ...... محمد اسلم ندیم فریدی مسقط، ریاض عالم مسقط، عامر فریدی مسقط

کمپوزنگ ...... ایم عمران حسینی 0322-6920386

اشاعت اول ...... اکتوبر 2016ء

ناشر ...... بزم میلاد کمیٹی روہیلا تیجے کا

قیمت ......

تعداد 1100

ملنے کا پتہ

1. ارشد جاوید فریدی (لاہور، اوکاڑا) 0307-7275997/0342-3141478

2. مکتبہ فیضان مدینہ نزد مرکز فیضان مدینہ محبوب ٹاؤن اوکاڑا 0302-2667254

انتساب

ہراُس شخص کے نام جو

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

سے عقیدت رکھتا ہے۔

فہرست

تقریظِ جلیل

حضرت علامہ پیر مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف (انڈیا) اعلیٰ حضرت و مفتی و مہتمم جامعہ قادریہ

میاں سانسی روڈ گوجرانوالہ

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ امابعد!

اللہ کے بندوں میں سے ایک جوان، قدرے بلند قامت، میانہ جسم، صاحبِ درد، سفید پوش، وضع قطع میں ایک سادہ مسلمان، خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار کتاب ہاتھ میں اُٹھائے فقیر کے پاس گجرانوالہ شہر پہنچا۔

مجاہد اہل سنت جناب رانا نثار احمد قادری اوکاڑا نے تعارف کروایا تو پتہ چلا کہ ارشد جاوید فریدی دریائے ستلج کے کنارے واقع گاؤں روہیلہ تیجیکا کا رہائشی مؤلف کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' (بغرض تقریظ حاضر خدمت) ہے۔

کسی ہمہ جہت عبقری شخصیت کے حالات و واقعات پر قلم اُٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ قلم اُٹھانے والا ایسی شخصیت کے علم و فضل اور اس سے متعلق امور سے بخوبی آگاہ ہو اور چونکہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ اُمتِ مسلمہ کے ایک عظیم مجدد اور بلند پایہ وہ امام ہیں کہ دنیا کی کئی یونیورسٹیوں میں لوگ ان پر مقالات لکھ کر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد جاوید نے جس اچھوتے انداز میں امام مذکور کے خاندانی حالات اور پس منظر، بریلی شریف کے تاریخی اور جغرافیائی حالات اور ان کے تلاطم خیز علمی و روحانی مناظر کا نقشہ پیش کیا ہے۔ بلاشبہ ارشد جاوید کے وسیع المطالعہ ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے اور پھر ان جملہ امور کو سوالاً جواباً پیش کر کے قاری کے لیے انتہائی عام فہم کرنا ان کا طرۂ امتیاز ہے۔

موصوف کی یہ بابرکت کوشش ایک خوبصورت انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس سے استفادہ وافادہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ان سطورِ بالا کو رقم کرنے کے بعد دعا ہے کہ مولیٰ کریم جل وعلا اپنے محبوب کریم ﷺ کے تصدق موصوف کی یہ کتاب المسمیٰ بہ ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے نیز ان کے علم و عمل اور جذبۂ خدمت دین میں مزید برکت فرمائے اور انہیں ایسی اور نیک کاوشوں کی ہمت عطا فرمائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دعا جو و دعا گو!

حضرت علامہ پیر مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف (انڈیا) اعلیٰ حضرت و مفتی و مہتمم جامعہ قادریہ

میاں سانسی روڈ گوجرانوالہ

☆☆☆☆☆

تقریظ

الفقیر ابوالحسن حضرت علامہ محمد غوث رضوی

سجادہ نشین آستانہ رضویہ رشیدیہ سمندری شریف ضلع فیصل آباد

31 جولائی 2016ء

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ اما بعد!

مصطفیٰ جانِ رحمت کی مدحت نگار ہر دور میں اپنے حسن عاقبت کی سعی فرماتے رہے ہیں۔

سرور کہوں کے مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناخواں خامشی
چپ ہو رہا ہوں کہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

نظم ونثر میں بے مثال سعی وکاوش بریلی کے شہنشاہ نے فرمائی

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا

خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

لیجئے رضا نے ختم سخن فرما کے اپنا دیوان اپنے آقا علیہ وسلم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے دینی، اصلاحی، سیاسی حوالوں سے پہچان کے لیے سوالاً جواباً یہ کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' لے کر محترم ارشد جاوید فریدی تشریف لائے جن کی معاونت محترم جناب علامہ نثار قادری فرما رہے تھے۔ اس کتاب کو چند جگہوں سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اعلیٰ حضرت کی ذات پر اپنے کام کے حوالہ سے یہ کتاب جامع ہے۔

اُمید ہے کہ اس کتاب کو سکولوں، کالجوں اور دینی مدرسوں کے نصاب میں شامل کیا جائے گا۔ مولیٰ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں

کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

بجاہ النبی الامین الکریم

الفقیر ابوالحسن حضرت علامہ محمد غوث رضوی

سجادہ نشین آستانہ رضویہ رشیدیہ سمندری شریف ضلع فیصل آباد

31 جولائی 2016ء
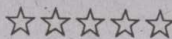
تقریظ

حضرت علامہ مولانا استاذ العلماء مفتی غلام یاسین طبی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف

رئیس مرکزی دارالافتاء دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑا پنجاب پاکستان

15 اگست 2016ء

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مؤلف محمد ارشد جاوید فریدی نے ایک کتاب عنایت فرمائی جس کا نام ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' ہے اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کو دیکھ کر (نظرِ کرم فرما کر مؤلف) تقریظ لکھ دیں۔ چنانچہ میں نے اس کے چند مقامات کو دیکھا تو یہ واقعی اسم بامسمی ہے۔ ماشاءاللہ مؤلف نے خوب محنت کی ہے اور کافی کتب کا مطالعہ کر کے اس مجموعہ کو مرتب کیا ہے اور اعلیٰ حضرت کی شخصیت کے کثیر پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اس چیز کی اشد ضرورت تھی کہ اس مردِ خدا (اعلیٰ حضرت) کے متعلق عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کی جائیں چنانچہ مؤلف نے سعی بلیغ کی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سعی کو اپنی بارگاہ میں درجۂ قبولیت عطا کرے عارفان حق کے سردار حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی متوفی 691ہجری اپنی کتاب گلستان

کے باب اول کے آخر میں فرماتے ہیں۔

نام نیک رفتگاں ضائع مکن

تا عابد نام نیکت برقرار

گذشتہ نیک لوگوں کے حالات ذکر کرتے یا کرو تا کہ بعد میں تمہیں بھی کوئی اچھائی سے یاد کرتا رہے۔

اعلیٰ حضرتؒ کی دینی خدمات سے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے اور اس ضرورت کو مؤلف نے پورا کرنے کی اچھی کوشش فرمائی ہے۔

بجاہ النبی الامین الکریم

خادم العلم والعلماء

حضرت علامہ مولانا استاذ العلماء مفتی غلام یاسین طیبی

خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ کرمانوالہ شریف

رئیس مرکزی دارالافتاء دارالعلوم جامعہ حنفیہ اشرف المدارس اوکاڑا پنجاب پاکستان

15 اگست 2016ء

تقریظ

یقیناً ہماری زندگی کا مقصد خالق کائنات کا عرفان اور اس کی عبادت ہے جو بغیر اتباع ورسالت مآب ﷺ کے ممکن نہیں اور کامیاب انسان وہ ہے جو محبتِ رسول ﷺ میں اپنی زندگی کے شب و روز بسر کرتا ہے۔ محبتِ مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی کوئی مجسم صورت زمانۂ قریب میں دیکھنی ہے تو وہ امام اہل سنت کشتۂ عشق رسالت امام احمد رضا خاں علیہ رحمتہ الرحمان کی ہے۔

جان ہے عشق مصطفیٰ ﷺ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اُٹھائے کیوں

اعلیٰ حضرت کی سیرت پر متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق جناب برادرِ مکرم ارشد جاوید فریدی صاحب نے ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' سوالاً جواباً تحریر فرما کر نسل نو پہ احسان عظیم فرمایا منفرد انداز کی یہ کتاب یقیناً ہر خاص و عام کے لیے مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کے علم و عمل اور عمر میں مزید برکات نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خاکپائے اہل محبت غلام اعلیٰ حضرت مفتی محمد اعظم اشرفی قادری
(فارغ التحصیل جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا لاہور)
خادم حدیث جامعہ الحبیب حبیب آباد تحصیل و ضلع پتوکی ضلع قصور

☆☆☆☆☆
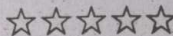
تقریظ

آج کے نفسانفسی کے دور میں عوام میں علم دوستی کا فقدان ہے ذوق مطالعہ کم ہو گیا ہے۔ الیکٹرونک میڈیا اور انٹرنیٹ کی یلغار نے تحقیق اور علمی قدروں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن تحریر اور مطالعہ کی اہمیت نہ کم ہوئی ہے اور نہ کبھی ہو سکے گی۔

زیرِنظر کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' محترم ارشد جاوید فریدی کی انتھک شب و روز کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دورِ حاضر میں یہ تحقیقی علمی اصلاح کوشش عوام النّاس کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی شخصیت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں پر بھرپور معلومات فراہم کر رہی ہے۔ اس کتاب میں دینی، سیاسی خدمات، مرشد گرامی اعلیٰ حضرت کے خاندانی پس منظر کو نہایت خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔

عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ سے عقیدت رکھنے والوں کے لیے یہ ایک انمول تحفہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام آستانوں، خانقاہوں اور مدارس و محافل میں ہر سطح پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ کے موضوع پر کوئز پروگرام کروائے جائیں تاکہ عوام النّاس کو اعلیٰ حضرت کے بارے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں۔

ہم ادارہ ماہنامہ الملنگیہ اوکاڑا اور ملنگیہ اسلامک ریسرچ سنٹر کونسل آف پاکستان کی طرف سے مسلک رضا کی اس کاوش کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور آئندہ کسی بھی علمی کاوش کے لیے ہماری الملنگیہ لائبریری حاضر ہے

تا کہ ہر سطح پر فیضان رضا جاری و ساری ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی علمی کاوشوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُمتِ محمدیہ ﷺ کے دلوں میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے چراغ روشن و منور فرمائے۔ اللہ تعالیٰ محترم ارشد جاوید فریدی کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرمائے اور قارئین کے لیے ظاہری و باطنی فیوض و برکات کا ذریعہ بنائے۔

آمین یارب العلمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

دعا گو!

حضرت خواجہ اظہار الحق مسعود شاہ عفی عنہ

قائم مقام: سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ نظامیہ ملنگیہ

چیئرمین ملنگیہ اسلامک ریسرچ کونسل آف پاکستان

(بانی درسِ روحانیت)

دربارِ عالیہ چشتیہ ملنگیہ محلہ علی پور (شورہ کوٹھی)

H بلاک اوکاڑا 0333-6976077
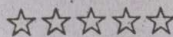
دعا مبارکہ

جناب ارشد جاوید فریدی کی کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' کو پڑھنے کا موقع ملا۔ فریدی صاحب نے بڑے خوبصورت انداز میں کافی عرق ریزی اور محنت شاقہ سے یہ کتاب مرتب کی ہے۔ جو کہ لائق مطالعہ قابلِ تعریف ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فریدی صاحب کی اس کتاب کو قبولیت بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کوشش کو ذریعہ نجات بنائے۔ اللہ تعالیٰ ارشد جاوید کی ہر طرح کی مشکلات کو آسان فرمائے اور علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ
پیر سائیں لالہ پاک سردار احمد عالم صاحب
کھر پیڑ شریف

☆☆☆☆☆
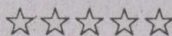
دعا مبارکہ

دعا ہے کہ رب قدوس عزیز بیٹے ارشد جاوید فریدی
کی کاوش کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت''
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہو۔ آمین

پیر طریقت، رہبر شریعت فاتح عیسائیت
حضرت علامہ پیر ابو نصر منظور احمد شاہ صاحب
جامعہ فریدیہ ساہیوال

دعا مبارکہ

محترم محمد ارشد جاوید فریدی کی کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' چند ایک جگہ سے پڑھنے کا موقع ملا۔ پڑھنے کے بعد بہت خوشی محسوس ہوئی۔ سوالاً جواباً ایک اچھی پیش رفت ہے جو اعلیٰ حضرت کے بارے معلومات کے حوالہ سے ہر قاری کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

پیرِ طریقت عزت مآب
جناب پیر سید غلام صمدانی ماہی گیلانی
کھوہ پاک شریف
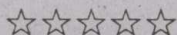
تاثرات

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ہماری کوئی محفل ایسی نہیں جس میں یہ درود وسلام نہ پڑھا جاتا ہو۔ جس طرح ہر محفل میں یہ درود وسلام پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اتنا ہی ضروری ہے کہ ہمیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاںؒ کے بارے ہر طرح کی صحیح معلومات بھی ہوں۔ عقیدت کا تقاضا ہے کہ ہمیں ان کی زندگی کے ہر ہر پہلو کے بارے مکمل معلومات ونی چاہییں۔ ضرورت تھی کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتی ایک مختصر مگر جامع کتاب ہو۔ محترم جناب ارشد جاوید فریدی صاحب نے اس کمی کو پورا کرتے ہوئے ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو کہ اسم با مسمیٰ ہے کرامات، مرشد گرامی، خاندانی پسِ منظر، خلفاء، شہزادگانِ اعلیٰ حضرت کا ذکر جس اچھوتے انداز میں کیا ہے لائقِ تحسین ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

حاجی سید عمران علی شاہ گیلانی قادری نوشاہی
ضلعی صدر: جمعیت علمائے پاکستان اوکاڑا
جانشین آستانہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ باغلیمیہ
L.8/1 تحصیل رینالہ ضلع اوکاڑا

☆☆☆☆☆

قلبی تاثرات

الحمدللہ وحدہ، والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعدہ، امابعد!

ہر دور کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں ہمارا دور تحریر اور کمپیوٹر کا دور ہے۔ اپنی بات کہنے اور مخاطب کی توجہ مبذول کرنے کے لیے آج تقریر سے زیادہ تحریر کی ضرورت ہے۔ جس کے اثرات تادیر رہتے ہیں ہمارے ہاں تحریری کام اس رفتار سے نہیں ہورہا، جتنی ہماری ضرورت ہے۔

ایک عاشق رسول، علوم ظاہری و باطنی کے امام، علم وعمل کے پیکر، ملت اسلامیہ کے عظیم سپوت، ایک ہمہ گیر شخصیت، پچپن علوم پر دسترس رکھنے والے، پونے چودہ سال کی عمر میں فتویٰ نویسی کی شروعات کی پھر چون سال تک پیچھے مڑ کر نہ دیکھنے والے، وہ مصنف جن کا قلم آدھی صدی سے زیادہ دیر تک چلتا رہا اور ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کرنے والے، امام اہلسنت، عظیم المرتبت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں بریلویؒ کو جس قدر غیروں نے ارادۃً پس پشت ڈالا وہاں اپنوں کی کاہلی اور کوتاہیوں کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ جو ملت اسلامیہ کو معلوماتِ اعلیٰ حضرت اس طریقے سے پہنچانے سے قاصر رہے جس کی وہ ذات مستحق تھی۔

محترم المقام برادر ارشد جاوید فریدی جن سے ملاقات ایم عمران حسینی کی وساطت سے ہوئی۔ دورانِ گفتگو موصوف کا دینی ذوق، تحقیقی اور تاریخی مطالعہ کا تعارف ہوا تو میں داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ علم دوست انسان ہیں کتابوں کو الماری کی زینت نہیں بناتے بلکہ گہرا مطالعہ کرتے ہیں۔ تصنیفی میدان میں ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت سوالاً جواباً'' ان کی پہلی کاوش ہے۔ جو بہت عرق ریزی اور کتب کثیرہ کے مطالعہ کے بعد ترتیب دی گئی۔

یہ کتاب معلوماتِ اعلیٰ حضرت پر موتی کے دانوں کی تسبیح ہے۔ جسے بہت احسن طریقہ سے سوالاً جواباً پرویا گیا ہے۔ مصنف کی کاوش قابلِ تحسین ہے انہوں نے امام احمد رضاؒ کی شخصیت پر ایک نئے انداز سے معلومات عوام الناس تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف کے زورِ قلم میں مزید وسعت عطا فرمائے۔ اس منفرد تصنیف کو شہرتِ دوام بخشے۔ اس تحریری سلسلے کو مزید جاری رکھنے اور مسلک رضا کی خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بجاہ النبی الامین الکریم

خادم القران

قاری عبد القادر نقشبندی اوکاڑا

☆☆☆☆☆
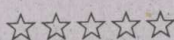
تاثرات

جناب ارشد جاوید فریدی سے میرا تعارف میرے دوست مولانا رانا نثار احمد قادری (اوکاڑا) کے توسل سے ہوا۔ کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' کو دیکھا اور پڑھا تو خوشی محسوس ہوئی موصوف نے کافی محنت اور عقیدت سے منفرد عام فہم انداز میں سوالاً جواباً میں اعلیٰ حضرت کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو عوام اہل سنت میں تعارف کروانے کی ایک اچھی پیش رفت کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو صدقہ پنجتن پاک، بارہ امام، نیز ہر مسلمان کو پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بجاہ النبی الامین الکریم

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
پیر نعیم محمود حسینی قادری عرشی سروری سلطانی
(المعروف حسینی سرکار)
گلشن رحیم کالونی گلی نمبر 1 چیچہ وطنی

☆☆☆☆☆
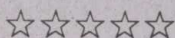
تاثرات

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ

ترجمہ نیکوں کے ذکر کیوقت اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلویؒ کی ذات مقدسہ کے بارے میں قلم اُٹھا کے لکھنا ہر شخص کا کام نہیں۔ الحمد للہ عاشق رسول، محبّ الاولیاء وعلماء ذیشان، مطالعہ، تحقیق، تصنیف وتالیف کا قلب سے ذوق وشوق رکھنے والے پاکیزہ جذبے سے سرشار محترم المقام جناب محمد ارشد جاوید فریدی پر یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوا ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت کے بارے ہزاروں روپے کی کتب خرید کر شب وروز مطالعہ وتحقیق کر کے ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' سوالاً جواباً کتاب لکھ کر عوام اہل سنت، سکول وکالج، یونیورسٹی اور مدارس کے طلباء وطالبات کے لیے آسانی پیدا کر دی ہے کہ ان کو ہزاروں کی کتابیں خرید کر اعلیٰ حضرت کے بارے میں معلومات ڈھونڈنے ضرورت پیش نہیں آئے گی یہ زیر نظر کتاب ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' ہر اسٹیج ہر فورم رہنمائی کرے گی۔

راقم الحروف (پیر قاری محمد خالد زاہد اشرفی) نے مطالعہ کیا تو دل خوش ہوا اور ساتھ ہی ذہن میں یہ بات بھی آئی کہ نئی نسل جو موجودہ دور میں فیس بک اور

انٹرنیٹ کے نشہ میں گم ہیں ان کو راہِ راست پر لانے کے لیے مدگار ثابت ہوگی۔ تمام شعبہ ہائے زندگی کے نوجوانوں اور طلباء و طالبات کو "معلوماتِ اعلیٰ حضرت" سوالاً جواباً با کتاب کو خرید کر اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ سکول و کالج و مدارس میں اس کتاب سے رہنمائی لے کر کوئز پروگرامز بھی کروائے جائیں تاکہ اس پرفتن دور میں اولیاء و صالحین علماء کی محبت سے دور رکھنے کی شب و روز اغیار کی جو مذموم سازش ہے۔ اس سے ہماری نوجوان نسل بچ سکے۔ یہ کتاب منفرد حیثیت کی حامل ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم محمد ارشد جاوید فریدی کی حفاظت فرمائے۔ ان کے علم وقلم میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور ان کی اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرما کر ہم سب کے لیے ذریعہ نجات فرمائے آمین

بجاہ النبی الامین الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خادم: نائب اعلیٰ حضرت شیخ القرآن اوکاڑوی

ترجمان: حضرت صاحبزادہ پیر مفتی محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی

پیر قاری: محمد خالد زاہد اشرفی غفرلہ اوکاڑا

27اگست 2016ء
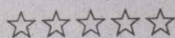
تاثرات

جناب ارشد جاوید فریدی صاحب ذوقِ مطالعہ رکھنے والے میرے دیرینہ دوست نے مختلف اوقات میں مختلف لائبریوں سے استفادہ حاصل کر کے ''معلوماتِ اعلیٰ حضرت'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی زندگی کے ہر پہلو کو منفرد انداز میں (سوالاً جواباً) پیش کیا ہے۔

اُمید ہے اعلیٰ حضرت سے عقیدت رکھنے والے اس کتاب کو اپنی لائبریوں کی زینت بنانے کے ساتھ ساتھ اس کتاب سے استفادہ حاصل کر کے اپنی ہر محفل میں ان معلومات کو عوام الناس تک پہنچاتے رہیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنے حبیب ﷺ، شہیدانِ کربلا ہر سلسلہ کے بزرگانِ دین اولیاء اللہ کے توسل سے اپنی بارگاہ میں قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا حافظ القاری محمد حسن فریدی

فارغ التحصیل: جامعہ فریدیہ ساہیوال

مکہ مدینہ ٹاؤن اوکاڑا

☆☆☆☆☆

☆ خصوصی شکریہ
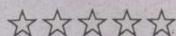
انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں میرے پیارے دوست رانا محمد نثار احمد قادری صاحب جنہوں نے اپنی تنظیمی مصروفیات سے قیمتی وقت نکالا اور علماءِ کرام سے ناچیز کا تعارف کروانے اور تقاریظ لکھوانے کے لیے ''الرفیق قبل الطریق'' کے مصداق دن رات میرے ساتھ سفر کی صوبتیں برداشت رہے اور عشق اعلیٰ حضرت کا ثبوت دیتے رہے۔ بندہ ناچیز ان کا یہ احسان کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

میں انتہائی ممنون ہوں ایم عمران حسینی اوکاڑا کا جنہوں نے بے لوث کتاب کی کمپوزنگ کی اور ساتھ ساتھ مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔ بالخصوص خاص ابواب کی ترتیب کے لحاظ سے بھی۔ میرے ہر دل عزیز دوست محمد سلطان محمود (مسقط)، ماجد رضا امبر اور محمد کاشف بسم اللہ شادی کارڈ اوکاڑا کا جنہوں نے کمال شفقت سے لوڈشیڈنگ میں UPS کی سہولت دے کر کتاب کی کمپوزنگ کو تکمیل کے مراحل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جناب حاجی بابر علی (دربار حضرت میاں میر لاہور)

جناب محمد ندیم بھٹی چیف ایگزیکٹو MHN Comunication PVT LTD لاہور

جناب محترم محمد عارف بھٹی لاہور

خادم الفقراء الحاج محمد علی اکبری ہجویری قادری (امریکہ)

☆ لیگل ایڈوائزر

جناب اختر حسین بھٹی رینالہ خورد ممبر پنجاب بار کونسل سپریم کورٹ آف پاکستان

چوہدری آصف ندیم ڈسٹرکٹ کورٹ اوکاڑا ملک نذیر احمد جھکھڑ اوکاڑا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

انتہائی شکریہ کے مستحق میرے تمام رشتہ دار اور پیارے دوست محمد نثار احمد قادری صاحب جنہوں نے اپنی تنظیمی مصروفیات سے قیمتی وقت نکالا اور علماء کرام سے ناچیز کا تعارف کروانے اور تقاریظ لکھوانے کے لئے "الرفیق قبل الطریق" کے مصداق عشقِ اعلیٰ حضرت کا ثبوت دیتے ہوئے دن رات میرے ساتھ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔

میں انتہائی ممنون ایم عمران حسینی اوکاڑہ کا جنہوں نے بے لوث کتاب کی کمپوزنگ کی اور ساتھ ساتھ مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔ میرے ہر دلعزیز دوست ملک عامر یوسف، محمد سلطان محمود مسقط، ماجد رضا امبر، الحاج محمد علی (اکبری ہجویری قادری امریکہ)، حاجی بابر علی (دربار حضرت میاں میر لاہور)، میاں محمد یونس، حاجی میاں محمد ظفر اللہ، میاں مقبول احمد وٹو بصیر پور، محمد کاشف بسم اللہ شادی کارڈ اوکاڑہ جنہوں نے کمال شفقت سے لوڈ شیڈنگ میں UPS کی سہولت دے کر کتاب کی کمپوزنگ کو تکمیل کے مراحل تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔

لیگل ایڈوائزر

جناب اختر حسین بھٹی رینالہ خورد ممبر پنجاب بار کونسل سپریم کورٹ آف پاکستان

چوہدری آصف ندیم ڈسٹرکٹ کورٹ اوکاڑہ، ملک نذیر احمد جھکڑ اوکاڑہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور

چوہدری امتیاز حسین ایڈووکیٹ بار کونسل چونیاں (عظیم پورہ)

شہرِ اعلیٰ حضرت

اے بریلی میرا بابِ جنت ہے تُو
یعنی جلوہ گاہ اعلیٰ حضرت ہے تُو
بالیقین مرکزِ اہل سنت ہے تُو
یہ تیری مرکزیت سلامت رہے

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت منظرِ اسلام نمبر ص نمبر 100)

سوال: بریلی شہر کس ملک میں واقع ہے؟

جواب: بھارت میں

سوال: بھارت کے کس صوبہ (ریاست) میں بریلی شہر واقع ہے؟

جواب: اتر پردیش ریاست میں

سوال: اُتر پردیش رقبے کے لحاظ سے بھارت کی کتنی بڑی ریاست ہے؟

جواب: رقبے کے لحاظ سے بھارت کی پانچویں بڑی ریاست ہے۔

سوال: ریاست اتر پردیش کی سرحدیں کن کن ریاستوں سے ملتی ہیں؟

جواب: اتراانچل، ہماچل پردیش، ہریانہ، دہلی، راجھستان، مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، جھاڑکھنڈ اور بہار کی ریاستوں سے ملتی ہیں۔

سوال: ریاست اتر پردیش کے بڑے بڑے کون سے شہر ہیں؟

جواب: بانس بریلی، آگرہ، متھرا علی گڑھ، بنارس، گورکھ پور، کانپور، میرٹھ اور رائے بریلی

سوال: اس ریاست کے چند مزارات اولیاء کے نام بتائیں؟

جواب: امام احمد رضا خاں بریلوی، سید الشہداء مسعود غازی، مخدوم سمنان کچھوچھہ، شاہ فضل اللہ کالپی، شاہ برکت اللہ مارہرہ اور، علامہ امجد علی اعظمی، صوفی نظام الدین محدث بستوی اور حافظ رحمت علی خاں کے مزارات واقع ہیں۔

سوال: اتر پردیش کے چند مشہور مدارس کا نام بتائیں؟

جواب: منظرِ اسلام بریلی، جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم، جامعہ امجدیہ گھوسی، جامعہ نعیمہ مراد آباد وغیرہ

سوال: بریلی کی مشہور یونیورسٹی کا نام بتائیں؟

جواب: روہیل کھنڈ یونیورسٹی۔

سوال: بریلی کی وجہ تسمیہ بتائیں؟

جواب: بانس دیو، بریل دیو نے، بریلی شہر کی بنیاد رکھی جس کی وجہ سے یہ شہر بانس بریلی کہلاتا ہے۔

سوال: بھارت میں بریلی نام کے کتنے شہر ہیں؟

جواب: بھارت میں بریلی نام کے دو شہر واقع ہیں۔ (بانس بریلی اور رائے بریلی)

سوال: بریلی نام کے یہ شہر بھارت کے کس صوبہ میں واقع ہیں؟

جواب: یہ دونوں شہر ریاست اتر پردیش میں واقع ہیں۔

سوال: دونوں شہروں کا آپس میں کتنا فاصلہ ہے؟

جواب: ان دونوں شہروں کا آپس میں 324 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

سوال: دونوں شہروں کے درمیان راستے میں کون کونسے مشہور شہر آتے ہیں؟

جواب: شاہجہان پور، ہردوئی، سندیلہ، ملیح آباد، لکھنؤ

سوال: اعلیٰ حضرت کی ولادت مبارک دونوں میں سے کس شہر میں ہوئی؟

جواب: آپ کی ولادت سعادت بانس بریلی شہر میں ہوئی۔

سوال: بریلی شہر کس مشہور دریا کے کنارے آباد ہے؟

جواب: دریائے گنگا کے کنارے پر ہمالہ پہاڑ کے دامن میں ہے۔

سوال: بریلی شہر کس بڑی ریلوے لائن پر واقع ہے؟

جواب: بریلی امرتسر سے سہارنپور اور کلکتہ جانے والی لائن پر واقع ہے۔

سوال: بریلی شہر سے پہلے کون سے بڑے بڑے اسٹیشن آتے ہیں۔

جواب: نجیب آباد، مراد آباد، رام پور بریلی سے پہلے بڑے مشہور اسٹیشن ہیں۔

سوال: بریلی کی سب سے پہلی مسجد کونسی ہے؟

جواب: مرزائی مسجد

سوال: بریلی کی سب سے پہلی مسجد کب بنی؟

جواب: بریلی کی سب سے پہلی مسجد 1579 عیسوی بحکم اکبر بادشاہ بااہتمام عین الملک شیرازی۔

سوال: اس کی دوبارہ مرمت کب اور کس نے کرائی؟

جواب: اس مسجد کی دوبارہ مرمت، 1750 عیسوی حقداد خان (محلّہ گھیر جعفر خاں میں واقع ہے۔)

سوال: عہدِ اکبر میں بریلی کا سب سے پہلا ناظم کون تھا؟

جواب: بریلی کا پہلا ناظم عین الملک شیرازی (عہد اکبری)

سوال: عہدِ اکبر میں بریلی کی اراضی کتنی تھی؟

جواب: اکبر کے عہد میں بریلی کی اراضی دو لاکھ اکسٹھ ہزار دو سو ستائیس بیگھہ زمین تھی۔

سوال: عہدِ اکبری میں بریلی کے زمیندار کون تھے؟

جواب: راجپوت بریلی کے زمیندار تھے۔

سوال: عہدِ اکبری میں بریلی کی فوج کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: عہد اکبری میں بریلی کی فوج، ایک ہزار سوار، دس ہزار پیدل فوج بریلی

خاص میں تعینات۔

سوال: عہدِ جہانگیر میں بریلی کا سب سے پہلا گورنر کون تھا؟

جواب: بریلی کا گورنر شیخ فرید بعد سلطان علی خاں، بعد علی قلی خاں یکے بعد دیگرے حاکم ہوئے۔

سوال: عہد شاہ جہان میں بریلی کا پہلا گورنر کون تھا؟

جواب: پہلا حاکم عبداللہ خاں ملیح آبادی

سوال: بانس بریلی کا حدود اربعہ بتائیں؟

جواب: شمال میں نینی تال، مشرق پھیلی پھیت، مغرب رام پور، جنوب بدایوں۔

سوال: بریلی کے مشہور تاریخی قصبے اور مقامات کون سے ہیں؟

جواب: علی گنج، آنولہ، سعداللہ گنج، فرید پور، سردار نگر، شیر گڑھ، حافظ گنج، رام نگر

سوال: پرانی بریلی کہاں آباد ہے؟

جواب: قلعہ باسدیو کے گرد آباد ہے۔

سوال: بریلی کے مشہور تاریخی محلے اور گلیاں بتائیں؟

جواب: زکاتی محلّہ، چوہدری محلہ، کوچہ ستیارام، بانس منڈی، گلاب نگر، گلی نواباں، گلی مفتیاں، اعظم نگر، گھیر جعفر خاں وغیرہ۔

سوال: بریلی کے مشہور تاریخی مقامات بتائیں؟

جواب: حویلی دیوان مان رائے بارہ دری، مقبرہ شاہدانہ، مقبرہ حافظ رحمت خاں، مقبرہ محمد علی خاں وغیرہ۔

سوال: بریلی کی مشہور تاریخی مساجد بتائیں؟

جواب: مسجد کچہری، مسجد جنکش، مرزائی مسجد، مسجد جہاں خاں بعد نواب رحمت خاں روہیلہ، مسجد چاند خاں، مسجد نومحلّہ، مسجد بی بی جی، عہد حافظ رحمت خاں، مسجد آزاد خاں، مسجد دلیر خاں محلہ گلاب نگر، مسجد کھیڑہ نواب خاں بہادر خاں نے بنوائی (حافظ رحمت خاں کا پوتا) یہ مشہور مساجد ہیں۔

سوال: بریلی کے مشہور تاریخی مدارس کے نام بتائیں؟

جواب: مدرسہ منظر اسلام اور مظہر اسلام محلّہ سوداگراں، مصباح التہذیب مدرسہ سرائے خام، مدرسہ اشفاقیہ قاضی ٹولہ۔

سوال: بریلی کے مشہور پرانے کاتبوں کے نام بتائیں؟

جواب: بریلی کے پرانے کاتب خوشنویس حافظ الٰہی بخش، منشی محمد جان، مولوی قاسم علی، سید احمد شاہ، مولوی فدا حسین، حکیم یوسف خاں، نواب محمد اکبر خاں، منشی مظفر علی خاں، منشی منگوال، منشی مٹھولال وغیرہ۔

سوال: بریلی کے مشہور تاریخی شعراء کے نام بتائیں؟

جواب: احسن، اکرم، امیر، حکیم احمد یار بیگ، اسد، شاکر علی (بسمل) ثاقب وغیرہ نواب حیدر حسین خاں، ساقی (سید شاہ فضل غوث) مرزا عباس بیگ مولوی فخر الدین، مولوی لطف علی خاں۔

سوال: بریلی کے مشہور حکیم بتائیں؟

جواب: میر حسین علی، میر قاسم علی، حکیم عین الملک شیرازی، حکیم خیر محمد خاں، حکیم محمد یوسف خاں، حکیم محمد ابراہیم خاں، حکیم سید غلام غوث، حکیم الطاف غنی، حکیم طالب علی خاں، حکیم اسماعیل خاں وغیرہ

سوال: بریلی کے چند مشہور علماء کرام کے نام بتائیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلویؒ، حضرت مولانا رضا علی خاں، مولانا نقی علی خاں، مولانا حسن رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مفتی تقدس علی خاں، مفتی اعجاز ولی خاں، مولانا سید ایوب علی بریلوی، مولانا سید ریاست علی بریلوی، مولانا غلام قادر بیگ، حضرت شاہ نیاز بریلوی، سید ایوب علی رضوی بریلوی، مولانا حشمت علی بریلوی، مولانا ہدایت علی بریلوی، مولانا عزیز غوث بریلوی، علامہ شمس بریلوی وغیرہ۔

سوال: 1857ء کی جنگ آزادی میں شہر بریلی کا کردار بتائیں؟

جواب: جنگ آزادی میں بریلی شہر حریت پسندوں کا بہترین مورچہ تھا۔

سوال: بریلی کے اس مجاہد کا نام بتائیں جس نے 1857ء جنگ آزادی میں حصہ لیا؟

جواب: جنرل بخت خاں (افسر توپ خانہ)

نوٹ: اصل نام محمد بخش بن عبداللہ خاں، ولادت 1797ء بیعت مولوی سرفراز علی، برطانوی فوج میں ملازمت کی 1856ء میں معزول ہوئے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کا ساتھ دیا۔ بریلی میں انگریز کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ وصال 1859ء

سوال: مغل بادشاہ (شاہ عالم دوم عبداللہ جلال الدین) کے دورِ حکومت میں بریلی شہر کس افغان سردار کا صدر مقام تھا؟

جواب: سردار حافظ رحمت علی خاں کا صدر مقام تھا۔

نوٹ: ولادت 23 اپریل 1775ء کو سامراج سے مقابلہ کیا۔ 1806ء کو وصال ہوا۔ تفصیل کے لیے تاریخ حافظ رحمت خوانی، افغان قبائل اور اُن کی تاریخ

سوال: بریلی شہر کی مشہور یونیورسٹی کا نام بتائیں؟ جواب: روہیل کھنڈ یونیورسٹی

اعلیٰ حضرت
کا خاندانی پسِ منظر

س: مشہور افغان قبیلہ بڑہیچ تک اعلیٰ حضرت کا شجرہ نسب بتائیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بن مولانا نقی علی خاں مولانا رضا علی خاں بن مولانا حافظ کاظم علی خاں بن مولانا محمد اعظم خاں بن مولانا محمد سعادت یار خاں بن شجاعت جنگ محمد سعید الرحمان بن عبد الرحمان خاں بن یوسف خاں قندھاری بن دولت خاں بن بادل خاں بن داداخاں بن بڑہیچ خاں بن شرف الدین ابراہیم بن قیس بن سلول

نوٹ: بڑہیچ یہ افغان قبیلہ ہے اس قبیلہ کو قیس عبد الرشید کے بیٹے شیخون شرف الدین کے بیٹے کی اولاد بیان کیا جاتا ہے۔

تواریخ حافظ رحمت خوانی افغان قبائل اور ان کی تاریخ ص590

س: اعلیٰ حضرت کے مورث اعلیٰ جناب سعید اللہ کا اصلی وطن بتائیں؟

ج۔ افغانستان

س: اعلیٰ حضرت کے مورث اعلیٰ جناب سعید اللہ خاں افغانستان کے کس شہر سے تھے؟

ج۔ قندھار سے

س: جناب سعید اللہ خاں کی قوم بتائیں؟ ج۔ پٹھان

س: جناب سعید اللہ خاں کا قبیلہ بتائیں؟

ج۔ بڑہیچ (ایک افغان گروہ ہے جس کو ''روہیلہ'' بھی کہتے ہیں۔)

س: سعید اللہ صاحب کس کے ہمراہ ہندوستان آئے تھے؟

ج۔ سلطان محمد نادر شاہ کے ہمراہ افغانستان سے ہندوستان آئے۔

نوٹ: ایران کا سنی حکمران بچپن میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اصل نام نادر قلی بیگ قبیلہ افشار عرف نادر شاہ دور حکومت 1736 عیسویں سے 1747 عیسوی۔ ہندوستان پر حملہ مارچ 1739 عیسوی، ہندوستان پر حملہ کے وقت لشکر میں شامل سپہ سالاروں کے نام، احمد شاہ ابدالی، کریم خاں، علی مردان بختیاری، آزاد خاں وغیرہ

س: ہندوستان میں سعید اللہ خاں نے کہاں ملازمت کی؟

ج۔ مغل شہنشاہ کی فوج میں

سوال: اس وقت ہندوستان میں کس مغل بادشاہ کی حکومت تھی؟

جواب: محمد شاہ (رنگیلا) کی۔

نوٹ: اصل نام روشن اختر بہادر، دورِ حکومت 1719 عیسوی تا 1748 عیسوین تک۔ تفصیل کے لیے منتخب اللباب ازخوافی خان، 4 جلدیں۔اردو ترجمہ۔

س: سعید اللہ صاحب کو فوج میں کونسا عہدہ دیا گیا؟

ج۔ شش ہزاری کا منصب عطا کیا گیا۔

س: سعید اللہ خان کونسا خطاب عطا ہوا؟

ج۔ شجاعت جنگ کا خطاب ملا

☆☆☆☆☆
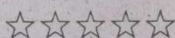
سعادت یار خاں

س: والد گرامی کا اسم مبارک؟ ج۔ جناب سعید اللہ خاں

س: حکومت مغلیہ نے آپکو کونسا عہدہ عطا کیا؟ ج: وزیر مالیات کا

س: حکومت کی طرف سے آپکو کس مہم پر بھیجا گیا؟

ج۔ حکومت کی طرف سے آپکو ''روہیل کھنڈ'' کی مہم سر کرنے کیلئے بھیجا گیا۔

س: محمد شاہ مغلیہ بادشاہ نے آپکو کس علاقے کا صوبیدار بنایا؟

ج۔ ''روہیل کھنڈ'' کا صوبیدار بنایا۔

نوٹ: ہندوستان کی ریاست اتر پریش کا ایک زرخیر علاقہ بریلی شریف، پیلی بھیت، بدایوں، شاہ جہان پور، مراد آباد، رام پور،

نینی تال وغیرہ اضلاع پر مشتمل ہے۔

س: آپکے کتنے صاحبزادے تھے؟

ج۔ ۱۔اعظم خان ۲۔معظم خان ۳۔مکرم خاں

مولانا محمد اعظم خاں

س: نام اسم گرامی؟ ج۔ مولانا محمد اعظم خاں

س: والد گرامی کا اسم مبارک؟

ج۔ جناب سعادت یار خاں صاحب

س: محمد اعظم خاں کس عہدے پر فائز تھے؟

ج۔ ''وزارت علیا'' کے عہدے پر فائز تھے۔

س: آپ نے مستقلاً کہاں رہائش اختیار کی؟

ج۔ ''بریلی کے محلّہ معماراں'' میں رہائش اختیار کی۔

س: آپ کا مزار کہاں واقع ہے؟

ج۔ بریلی میں۔

نوٹ: آپ نے کچھ عرصہ حکومت کے فرائض انجام دیئے مگر دنیاوی امور چھوڑ کر عبادت و ریاضت اختیار کرلی اور گوشہ نشین ہو گئے اسی حال میں وصال ہوا۔

س: اعظم خاں نے کتنے عقد کیے؟

ج۔ آپ نے دو عقد کئے، پہلی زوجہ سے حافظ کاظم علی صاحب اور دوسری زوجہ سے چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔

☆☆☆☆☆
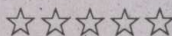
مولانا حافظ کاظم علی خاں

س: اسم گرامی؟

ج۔ مولانا حافظ محمد کاظم علی خاں

س: والد کا اسم گرامی؟

ج۔ مولانا محمد اعظم خاں

س: حکومت کی طرف سے کس عہدے پر فائز تھے؟

ج۔ ''شہر بدایوں'' کے تحصیل دار تھے۔

س: آپکی خدمت میں کتنی بٹالین (فوجی دستہ) رہا کرتی تھی؟

ج۔ دوسو گھڑ سواروں کا دستہ آپکی خدمت میں رہا کرتا تھا۔

س: آپ کو کتنے گاؤں معافی جاگیر میں چلے؟

ج۔ حکومت کی طرف سے آٹھ گاؤں ملے۔

نوٹ: (سلطنت مغلیہ اور انگریزوں میں کچھ غلط فہمیاں تھیں۔ انکا تصفیہ ہو جائے لہذا آپ کلکتہ تشریف لے گئے اس صلہ میں گاؤں عطا ہوئے۔)

☆☆☆☆☆
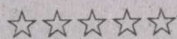
مولانا رضا علی خاں

س: اسم گرامی؟ ج۔ مولانا رضا علی خاں

س: والد کا اسم گرامی کیا تھا؟ ج۔ حافظ کاظم علی خاں

س: آپکی پیدائش کب ہوئی؟

ج۔ 1809 عیسوی کو ولادت ہوئی۔

س: آپ نے کس شہر میں تعلیم حاصل کی؟

ج۔ ٹونک شہر (راجھستان) میں

س: کتنی عمر میں آپکو سند فراغت حاصل ہوئی۔

ج۔ 23 سال کی عمر میں

س: آپکے استاد کا نام بتائیں؟

ج۔ مولانا خلیل الرحمٰن

س: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

ج۔ 1866 عیسوی میں

نوٹ: آپ نے 1857 عیسوی کی جنگ آزادی میں حصہ لیا اور جنرل بخت خاں کے ساتھ مل کر بریلی میں انگریز فوج کو شکست دی۔ جنرل ہڈسن (پیدائش 10 مارچ 1921ء موت 11 مارچ 1858) نے آپ کے سر کی قیمت 500 روپے مقرر کی تھی۔

☆☆☆☆☆

حضرت مولانا نقی علی خاں

س: اسم گرامی کیا تھا؟ ج۔ مولانا نقی علی خاں

س: والد کا اسم گرامی کیا تھا؟ ج۔ مولانا رضا علی خاں

س: آپکی ولادت مبارک کب ہوئی؟

ج۔ 1246ھ کو (بریلی میں)

س: آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

ج۔ اپنے والد ماجد سے تعلیم حاصل کی۔

س: آپ کس کے مرید ہوئے؟

ج: حضرت شاہ آل رسول مارہروی کے مرید ہوئے۔

س: آپ کب مرید ہوئے؟ ج۔ 1877 عیسوی

س: آپ نے حج مبارک کب کیا؟ ج: 1878 عیسوی

س: سند حدیث کس سے حاصل کی؟

ج۔ سیدنا امام احمد زینی دحلان مکی سے سند حدیث حاصل کی۔

س: اعلیٰ حضرت نے آپ کے وصال پر کونسا تاریخی مادہ استخراج کیا؟

ج۔ خاتم اجلۃ الفقہا

س: آپکی کتنی اولاد تھی؟ ج۔ تین بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔

س: آپکے بیٹوں کے نام بتائیں؟

ج۔ مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی، مولانا حسن رضا خاں، محمد رضا خاں

س: آپ نے کتنی عمر پائی؟ ج۔ 51 برس 5 ماہ

س: آپ کا عقد کس کے ساتھ ہوا؟

ج۔ اسفندیار بیگ کی بڑی صاحبزادی کے ساتھ عقد ہوا۔

س: آپ کا وصال کب ہوا؟

ج۔ 1880 عیسوی بروز جمعرات بوقت ظہر آپ کا وصال ہوا۔

☆☆☆☆☆
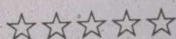
مولانا حسن رضا خاں

س: اسم گرامی؟

ج۔ مولانا حسن رضا خاں

س: والد کا اسم گرامی بتائیں؟ ج۔ مولانا نقی علی خاں

س: اعلیٰ حضرت سے رشتہ؟ ج۔ چھوٹے بھائی تھے

س: آپکی ولادت کب ہوئی؟

ج۔ 4 ربیع الاول 1276ھ کو ولادت ہوئی۔

س: آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

ج۔ والد گرامی نقی علی خاں سے اور اعلیٰ حضرت سے تعلیم حاصل کی۔

س: آپکو کس فن میں ملکہ حاصل تھا؟

ج۔ شعر گوئی میں

س: شعر گوئی میں استاد کا نام بتائیں؟

ج۔ فصیح الدین مرزا داغ دہلوی سے مشورہ سخن کرتے تھے۔

س: آپ کے نعتیہ مجموعہ کا نام بتائیں؟

ج۔ ''ذوق نعت'' ہے

س: آپکی تصانیف کے نام بتائیں؟

ج۔ ۱۔ذوق نعت ۲۔ثمر فصاحت ۳۔دین حسن ۴۔انتخاب شہادت ۵۔ساغر کیف ۷۔نگارستان لطافت ۸ آئینہ قیامت

۹ تزک مرتضوی (بعض علماء نے اس کو اعلیٰ حضرت کی تصنیف شمار کیا ہے)

سوال: آپ کی اولاد بتائیں جواب: تین بیٹے اور ایک بیٹی

سوال: آپ نے کتنے حج کیے؟ جواب: ایک حج کیا۔

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟ جواب: 1908 عیسوین کو۔

☆☆☆☆☆
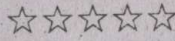
مولانا محمد رضا خاں

س: اسم گرامی؟ ج۔ محمد رضا خاں

س: آپ کا عرفی نام بتائیں

ج: آپ کا عرفی نام ''ننھے میاں'' تھا۔

س: والد کا اسم گرامی؟ ج۔ مولانا نقی علی خاں

س: اعلیٰ حضرت سے رشتہ؟

ج۔ سب سے چھوٹے بھائی تھے۔

س: آپ نے تعلیم کس سے حاصل کی؟

ج۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا سے تعلیم حاصل کی۔

س: آپ نے حج مبارک کب ادا کیا؟ ج: 1323 ہجری میں۔

س: آپ کا وصال کب ہوا؟ ج۔ 1938 عیسوی میں

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام حضرت رضا خاں کی ساری جاگیر کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔

☆☆☆☆☆
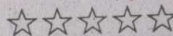
مرشد اعلیٰ حضرت

سوال: اعلیٰ حضرت کے مرشد گرامی کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت سیدنا مخدوم سید شاہ آل رسول مارہروی

سوال: آپ کی ولادت مبارک کب ہوئی؟

جواب: رجب المرجب 1209 ہجری کو

سوال: آپ کی ولادت مبارک کہاں ہوئی؟

جواب: ہندوستان کے شہر مارہرہ شریف صوبہ اتر پردیش۔

سوال: آپ کا سلسلہ نسب کس سے ملتا ہے؟

جواب: آپ کا سلسلہ نسب حضرت زید بن امام زین العابدین بن امام حسین کے واسطہ سے رسول کریم ﷺ سے جا ملتا ہے۔

سوال: ''مارہرہ شریف'' کا پرانا نام بتائیں؟

جواب: ''سروپ گنج'' پرانا نام تھا۔

سوال: آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی؟

جواب: حضرت سیدنا شاہ آل رسول ستھرے میاںؒ

سوال: آپ کے اساتذہ کے نام بتائیں۔

جواب: حضرت عین الحق شاہ   حضرت عبدالمجید بدایوانی

حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ کشفی بدایوانی   شاہ نورالحق

حضرت مولانا عبدالواسع   مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

مولانا انوار صاحب فرنگی محلی

سوال: آپ کی کتنی اولاد ہوئی؟

جواب: آپ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہوئیں۔

سوال: آپ کے بیٹوں کے نام بتائیں؟

جواب: حضرت سید شاہ ظہور حسن حضرت سید شاہ ظہور حسین

سوال: آپ کے خلفاء کے نام بتائیں۔

جواب: درج ذیل یہ ہیں

1. حضرت سید شاہ ظہور حسن 2. حضرت سید شاہ ظہور حسین

3. حضرت سید شاہ مہدی حسن

4. حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری مارہروی

5. حضرت سید شاہ ابوالحسن خرقانی 6. حضرت سید شاہ محمد صادق

7. حضرت سید شاہ امیر حیدر

8. حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی

9. امام احمد رضا بریلوی 10. حضرت سید شاہ حسین حیدر

سوال: آپ نے آخری وصیت کیا لکھوائی؟

جواب: آپ نے آخری وصیت یہ لکھوائی؟

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔''

سوال: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: 1878 عیسوی بروز بدھ کو آپ کا وصال ہوا۔

سوال: آپ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: انڈیا کے شہر ''مارہرہ'' شریف اترپردیش میں واقع ہے۔

سوال: آپ کی تصنیف کا نام بتائیں؟ جواب: مصطلحات نقش بندیہ

☆☆☆☆☆
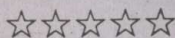
تعارف

اعلیٰ حضرت

س: کس ملک میں آپکی ولادت مبارک ہوئی ؟

ج۔ ہندوستان میں

س: ہندوستان کے کس شہر میں آپکی ولادت ہوئی ؟

ج۔ بریلی شہر میں

س: آپ کی ولادت مبارک کب ہوئی ؟

ج۔ آپ کی ولادت مبارک 14 جون 1856 عیسویں کو ہوئی۔

س: کون سے دن آپ کی ولادت مبارک ہوئی ؟

ج۔ ہفتہ کے دن، ظہر کے وقت، دیسی مہینہ جیٹھ کی 11 تاریخ کو

س: اعلیٰ حضرت کی ولادت کے وقت (علم نجوم کی رو سے) آفتاب کس منزل میں تھا؟

ج: آپ کی ولادت آفتاب منزل ''غفر'' میں تھا

نوٹ: (جو کہ علم نجوم کے حساب سے بڑی مبارک ساعت ہے۔)

س: آپ کا پیدائشی نام کیا رکھا گیا؟

ج۔ پیدائشی نام "محمد" رکھا گیا۔

س: آپکا تاریخی نام کیا رکھا گیا؟

ج۔ آپکا تاریخی اسم مبارک "المختار" رکھا گیا۔

س: جدامجد مولنا رضا علی نے آپکا نام کیا رکھا؟

ج۔ جدامجد نے آپکا نام "احمد" رکھا گیا۔

س: آپ خود اپنے نام سے پہلے کس لفظ کا اضافہ کرتے تھے؟

ج۔ آپ اپنے نام سے پہلے "عبدالمصطفیٰ" کا اضافہ کرتے تھے۔

س: آپ کا تخلص کیا تھا؟

ج۔ آپ کا تخلص ''رضا'' تھا۔

س: اہلسنت و جماعت آپکو کس لقب سے یاد کرتے ہیں؟

ج۔ عوام اہلسنت آپکو ''اعلیٰ حضرت'' اور فاضل بریلوی کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

س: نسب کے لحاظ سے آپ کون تھے؟

ج۔ نسب کے لحاظ سے آپ پٹھان تھے۔

سوال: آپ کا مسلک کیا تھا؟

جواب: آپ کا مسلک سنی حنفی تھا۔

سوال: آپ کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: بڑہیچ قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

س: قرآن پاک کی کس آیت سے آپ نے اپنا سن ولادت استخراج فرمایا؟

ج۔ اولئك كتب فی قلوبھم الایمان و اید ھم بروح منه ؕ

(پارہ 28 سورۃ مجادلہ)

ترجمہ: ''یعنی وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش کر دیا اور اپنی طرف سے روح کے ذریعے اُن کی مدد فرمائی۔''

س: اعلیٰ حضرت کو امام الائمہ امجد الہند کا خطاب کس نے دیا؟

ج: شیخ موسیٰ شامی الازھری رحمۃ اللہ علیہ نے۔

س: اعلیٰ حضرت کو فاتح الفقہاء والمحدثین کا خطاب کس نے دیا:

ج: سید اسماعیل خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے

س: اعلیٰ حضرت کا خاندان کس لحاظ سے معزز تھا؟

ج۔ دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے معزز تھا۔

س: اعلیٰ حضرت کل کتنے بہن بھائی تھے؟

ج۔ آپ کل 6 بہن بھائی ہے۔

1۔احمد رضا خاں، 2۔حسن رضا خاں، 3۔محمد رضا خاں اور تین بہنیں تھیں۔

س: آپ نے ناظرہ قرآن مجید کتنی عمر میں پڑھا؟

ج۔ 4 سال کی عمر میں آپ نے ناظرہ قرآن شریف پڑھا۔

س: آپ نے کتنی مدت میں قرآن پاک حفظ کیا؟

ج۔ ایک ماہ میں۔

س: آپ کا ہم جماعت کون تھا؟

ج۔ حضرت مولانا احسان حسینؒ

س: کون سے اسلامی مہینہ میں آپ نے قرآن پاک حفظ کیا؟

ج۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ روزانہ ایک پارہ حفظ کر لیتے تھے۔

س: آپ کو حفظ کرنے کا خیال کیسے آیا؟

ج: آپ نے فرمایا کہ بعض ناواقف میرے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیا کرتے ہیں۔تو آپ نے فرمایا میں اپنا حشر ان لوگوں میں پسند نہیں کرتا جن کے بارے میں قرآن مجید میں ہے

یحبون ان یحمدو بما لم یفعلو

ترجمہ: ''وہ ایسی خوبیاں پسند کرتے ہیں جو ان میں نہیں ہیں۔''

س: اعلیٰ حضرت کے اساتذہ کے نام بتائیں؟

(i) سید شاہ آل رسول مارہروی (ii) مولانا نقی علی خاں

(iii) شیخ احمد بن زینی وحلان مکی (iv) شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی

(v) شیخ حسین بن صالح (vi) مولانا عبدالعلی رام پوری

(vii) شاہ ابوالحسین احمد النوری (viii) مرزا غلام قادر بیگ

س: آپ نے کون سی تاریخ کو درس نظامی کی تمام مروجہ کتب مکمل کیں؟

ج۔ 1869 عیسوی میں

س: آپکی عمر دستار بندی کے وقت کتنی تھی؟

ج۔ تقریباً 14 سال کی عمر میں۔

س: بغیر تیاری کے آپ نے کس جگہ پر تقریر فرمائی؟

ج۔ بدایوں کی، جامع مسجد شمسی میں

س: یہ تقریر کتنے گھنٹے بغیر تیاری کے فرمائی؟ ج۔ تقریباً 2 گھنٹے

س: کس کے اصرار پہ آپ نے یہ تقریر فرمائی۔

ج۔ مولانا عبدالقیوم بدایوانی کے اصرار پر

س: آپ کی بغیر تیاری کے تقریر کے بارے مولٰنا عبدالقیوم بدایوانی نے کیا فرمایا؟

ج۔ آپ نے فرمایا

کوئی عالم کتب دیکھ کر بھی (یعنی تیاری کر کے بھی) ایسی معلومات اور پر اثر بیان سے حاضرین کو محظوظ نہیں کر سکتا یہ وسعت معلومات جناب (یعنی اعلیٰ حضرت) ہی کا حصہ ہے۔

س: ان علوم کے کیا نام ہیں جو آپ نے اپنے والد گرامی سے پڑھے؟

ج۔ ۱۔علم القرآن، ۲۔علم تفسیر، ۳۔علم حدیث، ۴۔اصول حدیث، ۵۔کتب فقہ، ۶۔جملہ مذاہب یعنی تقابل ادیان، ۷۔اصول فقہہ، ۸۔جدل مہذب، ۹۔علم العقائد والکلام، ۱۰۔علم منطق، ۱۱۔علم نحو، ۱۲۔صرف، ۱۳۔علم معانی، ۱۴۔علم بیان، ۱۵۔علم بدیع، ۱۶۔علم مناظرہ، ۱۷۔علم فلسفہ، ۱۸۔علم تکسیر، ۱۹۔علم ہیئت، ۲۰۔علم حساب، ۲۱۔علم ہندسہ۔

س: کتنی سال کی عمر میں آپ نے سب سے پہلے تقریر کی؟

ج۔ 6سال کی عمر میں۔

س: کس موضوع پر آپ نے سب سے پہلی تقریر کی؟

ج۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر

س: آپ نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی؟

ج۔ ابتدائی تعلیم آپ نے مرزا غلام قادر بیگ سے حاصل کی۔

س: علوم دینیہ، عقلیہ ونقلیہ آپ نے کس سے حاصل کیے؟

ج۔ اپنے والد ماجد مولنا نقی علی خاں سے

س: سب سے پہلے آپ نے کس مسئلہ کے بارے فتویٰ دیا؟

ج۔ مسئلہ رضاعت کے بارے میں۔

س: آپکو کل کتنے علوم پر عبور حاصل تھا؟

ج۔ آپ کو تقریباً 55 علوم پر مکمل عبور تھا۔

س: ان علوم کے کیا نام ہیں۔ جن پر آپ کامل دسترس رکھتے تھے؟

ج۔ ا۔علم القرآن ،۲۔علم تفسیر ،3۔علم حدیث ، 4۔اصول حدیث ، 5۔کتب فقہہ ، 6۔کتب جملہ مذاہب ، 7۔اصول فقہ ، 8۔جدل مہذب ، 9۔علم القائد 10 ،۔علم منطق ، 11۔علم نحو ، 12۔علم صرف ، 13۔علم معانی ، 14۔علم بیاں ، 15۔علم بدیع ، 16۔علم مناظرہ ، 17۔علم فلسفہ ، 18۔علم تکسیر ، 19۔علم ہیت ، 20۔علم حساب ، 21۔علم ہندسہ ، 22۔علم قراءت ، 23۔علم تجوید ، 24۔علم تصوف ، 25۔علم سلوک ، 26۔علم اخلاق ، 27۔اسماء الرجال ، 28۔سیر ، 29۔تاریخ ، 30۔علم لغت ، 31۔ادب ، 32۔ارثماطیقی ، 33۔الجبر و مقابلہ ، 34۔حساب ستینی ، 35۔لوگارثمات ، 36۔علم توقیت ، 37۔علم الاکر ، 38۔علم زیجات ، 39۔مثلث کروی ، 40۔مثلث مسطح ، 41۔ہیت جدیدہ ، 42۔مربعات ، 43۔علم جعفر ، 44۔علم زائرجہ ، 45۔علم فرائض ، 46۔نظم عربی ، 47۔نظم فارسی ، 48۔نظم ہندی ، 49۔نثر عربی ، 50۔نثر فارسی ، 51۔نثر ہندی ، 52۔خط نسخ ، 53۔خط نستعلیق ، 54۔تلاوت ، 55۔رسم خط قرآن مجید

نوٹ: (جدید تحقیق کے مطابق آپ کو 105 علوم پر عبور حاصل تھا۔)

س: آپ کس کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے؟

ج۔ سید شاہ آل رسول مارہرویؒ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔

س: بیعت وخلافت کے دوران آپکی عمر کتنی تھی؟ ج۔ 22 سال

س: اعلیٰ حضرت نے اپنے مرشد سے نسبت پر فخر کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

مرا ز نسبت ملک است امید آں کہ بہ حشر

ندا کنند بیا اے رضائے آل رسول

س: اعلیٰ حضرت کے پاس بیعت ہونے کیلیئے کوئی شخص آتا تو آپ بطور عاجزی کیا ارشاد فرماتے؟

ج: آپ بطور انکساری حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری صاحب مارہروی اور تاج الفحول مولٰنا شاہ عبدالقادر صاحب بدایوانی سے بیعت ہونے کی تلقین کرتے تھے۔

س: اعلیٰ حضرت نے کس کے حکم سے بیعت لینا شروع کی؟

ج: اپنے شیخ کامل حضرت سیدنا شاہ آل رسول احمدی کے حکم سے (آپ کے مرشد گرامی نے خواب میں بیعت لینے کا حکم فرمایا)۔

س: اعلی حضرت کا بیعت کرنے کا طریقہ کیا تھا؟

(i) آپ سب سے پہلے وضو کرواتے تھے۔

(ii) اگر وقت مکروہ نہ ہوتا تو دو رکعت نماز توبہ ادا کرواتے۔

(iii) دایاں ہاتھ دائیں دست مبارک میں اور بایاں ہاتھ بائیں دست مبارک میں لیتے

(iv) آپ خود اور مرید دوزانو بیٹھتے۔

(v) آیت کریمہ "لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونك تحت الشجرة سے اجراً عظیما تک پڑھتے۔

(vi) مرید ہونے والے کو کلمہ پڑھواتے۔

(vii) یہ کلمات مرید سے کہلواتے یا اللہ مجھے توبہ کی توفیق دے گناہوں سے اور آئندہ شریعت مطہرہ پر قائم رکھ میں شریعت کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانوں گا۔ اور تیری توفیق سے مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رہونگا۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کے دست حق پرست میں دیا۔ خداوند تو مجھے ان کے غلاموں میں قبول فرما اور میرا حشر ان کے غلاموں کے زمرے میں فرما۔

(viii) شیرینی پر مشائخ کرام کی فاتحہ پڑھ کر مرید ہونے والے کو کھلاتے۔

(ix) باقی شرینی سب حاضرین میں تقسیم کرواتے۔

(x) مرید کرنے کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھ کر بزرگان دین کو ایصال ثواب فرمادیتے

س: اعلیٰ حضرت کا عورتوں کو بیعت کرنے کا کیا طریقہ تھا؟

ج: پردہ سخت میں اپنا رومال مبارک کا ایک سرا اپنے ہاتھ میں دوسرا پردے کے پیچھے عورت کو پکڑا دیتے اور کلمات توبہ تلقین فرماتے۔

س: بیعت کے وقت آپ کے پیرومرشد نے آپ کے متعلق کیا فرمایا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ جب مجھ سے پوچھے گا کہ تو میرے لئے کیا لایا ہے۔ تو میں عرض کرونگا یا اللہ میں احمد رضا لایا ہوں۔

س: آپ نے تیرھویں صدی کا کتنا عرصہ پایا؟

ج: آپ نے تیرہویں صدی کا عرصہ بالترتیب 28 سال، 2 مہینے اور 20 دن کا عرصہ پایا۔

س: آپ نے چودھویں صدی کا کتنا عرصہ پایا؟

ج۔ آپ نے چودھویں صدی کا بالترتیب 39 سال ایک مہینہ 25 دن کا زمانہ پایا

س: آپ نے کتنے حج مبارک ادا کئے؟ ج۔ 2 حج کئے۔

س: آپ کس کے ساتھ حج مبارک کرنے گئے؟

ج۔ اپنے والدین کریمین کے ہمراہ

س: آپ نے پہلا حج کب کیا؟ ج۔ 1878 عیسوی کو

سوال: آپ نے دوسرا حج مبارک کب کیا؟

جواب 1905 عیسوی کو۔

سوال: اگر کوئی شخص اعلیٰ حضرت کی قدم بوسی کرتا تو آپکا کیا ردِ عمل ہوتا تھا؟

جواب: انتہائی ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

سوال: قدم بوسی سے اعلیٰ حضرت کی ناراضی

جواب: حضور ایک صاحب کی طرف متوجہ ہو کر حکم مسئلہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک اور صاحب نے یہ موقع قدم بوسی سے فیض یاب ہونے کا اچھا سمجھا قدم بوس ہوئے فوراً چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا اور ارشاد فرمایا! اس طرح میرے قلب کو سخت اذیت (یعنی تکلیف) ہوتی ہے۔ یوں تو ہر وقت قدم

بوسی ناگوار (یعنی ناپسند) ہوتی ہے مگر دوصورتوں میں سخت تکلیف ہوتی ہے ایک تواس وقت کہ میں وظیفہ میں ہوں دوسرے جب میں مشغول ہوں اور غفلت میں کوئی قدم بوس ہو کہ اس وقت میں بول سکتا نہیں۔''

پھر فرمایا کہ ''میں ڈرتا ہوں خدا وہ دن نہ لائے کہ لوگوں کی قدم بوسی سے مجھے راحت ہو اور جو قدم بوس نہ ہو تو تکلیف ہو کہ یہ ہلاک ہے۔''

س: اعلیٰ حضرت کی غذا مبارک کیا تھی؟

ج: آپکی غذا نہایت قلیل تھی۔ ایک پیالی بکری کے گوشت کا شوربہ بغیر مرچ کے اور ایک یا ڈیڑھ بسکٹ۔

س: تحدیث نعمت کے طور پر آپ نے اپنے دل کے بارے کیا کہا؟

ج۔ آپ نے فرمایا اگر میرے دل کو چیر کر دوٹکڑے کر دیا جائے تو ایک ٹکڑے پر "محمد" اور دوسرے ٹکڑے پر "اللہ" لکھا ہوا پاؤ گے۔

س: عام غذا کیا تھی؟

ج۔ چکی کے پسے ہوئے آٹے کی صرف ایک چپاتی

س: رمضان المبارک میں آپکی خوراک کیا تھی یعنی سحری وافطاری؟

ج۔ افطاری کے بعد صرف پان نوش فرماتے تھے اور سحری کے وقت ایک پیالہ فرنی اور ایک پیالی چٹنی۔

س: کس کی صاحبزادی سے آپکی شادی ہوئی۔

ج: جناب افضل حسین صاحب کی بڑی صاحبزادی سے

س: اعلیٰ حضرت کی کتنی اولاد ہوئی؟

ج: سات اولادیں ہوئیں

(i) دوصاحبزادے ، مولٰنا شاہ حامد رضا خاں، مولٰنا مصطفٰی رضا خاں

(ii) 5صاحبزادیاں

س: روزہ کے بارے میں آپ نے اپنی ذات پر کیا فتویٰ لگایا؟

ج۔ مسلسل علالت کے باعث اعلیٰ حضرت نے موسم گرما کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ پائی۔آپ نے فرمایا۔ پہاڑی مقامات پر سردی ہوتی ہے اور وہاں جانا استطاعت میں ہے لٰہذا روزہ میرے اوپر فرض ہوگیا۔

س: آپ روزہ رکھنے کے لئے کس پہاڑی مقام پر تشریف لے گئے۔

ج۔ کوہ بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے اور وہاں روزے رکھے۔

س: خاندان رضا میں فتوی نویسی کی ابتداء کب ہوئی؟

ج: آپ کے جد امجد مفتی رضا علی خاں قدس سرہ نے 1831 عیسویں میں دارالافتا کی بنیاد رکھی۔

س: اعلیٰ حضرت کے دارالافتا کا نام کیا تھا؟

ج: ''رضوی دارالافتا'' اعلیٰ حضرت نے خود یہ نام تجویز کیا۔

س: فتوی نویسی کی اجازت آپکو کس نے مرحمت فرمائی؟

ج۔ آپکے والد ماجد علامہ نقی علی خاں نے

س: آپ کی تعلیمات کا اثر آپکے محلّہ پر کیا تھا؟

ج۔ آپ کی ذات اقدس کا اثر تھا کہ آپکے محلّہ میں سے کبھی گانے بجانے کی آواز شب برات پر پٹاخوں کی آواز، کوئی بچی بے پردہ نہیں نکلتی تھی۔سب

محلے والے پابندِ شرع معلوم ہوتے تھے۔

س: سلام کا جواب دینے کے بارے آپ کے بچپن کا مشہور واقعہ کون سا ہے؟

ج۔ ایک روز مولوی صاحب بچوں کو پڑھا رہے تھے۔ ایک بچے کے سلام کے جواب میں مولوی صاحب نے جواب دیا "جیتے رہو "اعلیٰ حضرت نے عرض کیا یہ سلام کا جواب نہ ہوا۔ وعلیکم السلام کہنا چاہئے مولوی صاحب یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔

س: آپ نے کب درس وتدریس کا آغاز کیا؟

ج۔ 1869 عیسوی

س: درس تدریس کے وقت آپکی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج۔ تقریباً 14 سال

س: اجازت حدیث کے وقت آپکی عمر مبارک کتنی تھی؟

ج۔ 22 سال

س: اعلیٰ حضرت کے مزار کے گنبد کا ڈیزائن کس نے تجویز کیا؟

ج: مولانا محمود جان قادری جام جودھ پوری

س: کراچی میں آپ نے کس مشہور عالم دین سے ملاقات کی؟

ج۔ مولنا عبدالکریم سندھی سے

س: اکابر علمائے اسلام نے کب آپکو مجدد کا خطاب دیا؟

ج۔ 1900 عیسوی میں

س: اس وقت آپکی عمر مبارک کیا تھی؟

ج۔ 45 سال کی عمر میں آپکو مجدد کا خطاب ملا

نوٹ: حضرا بو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا

ان اللہ تعالیٰ یبعث لھذہِ الامۃ علی راس کل مئۃِ سنۃ من یجدد لھا دینھا

ترجمہ: بیشک اللہ اس اُمت کے لیے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین کو ازسر نو نیا کرے گا۔

(بحوالہ فیضانِ اعلیٰ حضرت صفحہ 596)

س: روزانہ آپکے معمولات کیا تھے؟

ج۔ آپ روزانہ بعد از نماز عصر تا مغرب مردانہ مکان میں تشریف فرما ہوتے۔ اور لوگ آپ سے ملاقات کرتے تھے۔

س: جمعۃ المبارک کے دن آپ کا کیا معمول تھا؟

ج۔ جمعۃ المبارک کے دن بعد نماز جمعہ سے عصر تک اور بعد نماز عصر تا مغرب تک باہر تشریف رکھتے تھے۔ اور حاضرین کی ایک بڑی جماعت موجود رہتی تھی اس محفل میں صرف دین کا موضوع زیر بحث ہوتا تھا۔

س: کس موقع پر آپ اہتمام سے تقریر فرماتے تھے؟

ج۔ آپ سال میں دو مواقع پر اہتمام سے تقریر فرماتے تھے۔

ا۔ اپنے مرشد حضرت آل رسول مار ہروی کے سالانہ عرس مبارک پر،

12 ربیع الاول کو محفل میلاد میں۔

س: آپکی تقریر کی کیا خصوصیت تھی؟

ج۔ آپ کی تقریر کی خصوصیت تھی کہ آپ بہت زیادہ علمی نکات بیان فرماتے تھے یعنی آپکی تقریر بہت زیادہ علمی ہوتی تھی۔

س: آپ کے مدرسہ کا کیا نام ہے۔

ج۔ مدرسہ منظر اسلام 1904 قائم ہوا۔

نوٹ: یہ تاریخی نام اعلیٰ حضرت کے چھوٹے بھائی مولانا حسن رضا خاں نے رکھا۔

س: یہ مدرسہ کس کے کہنے پر قائم ہوا؟

ج۔ ملک العلماء ظفر الدین، مولٰنا حسن رضا خاں، حجۃ الاسلام مولنا حامد رضا خاں، حضرت مولنا سید محمد امیر اللہ شاہ کی کوششوں سے قائم ہوا۔

س: مدرسے کا افتتاح کتنے طالب علموں سے ہوا؟

ج۔ 2 طالب علموں سے

س: ان طالب علموں کے نام کیا ہیں؟

ج۔ مولٰنا ظفر الدین بہاری اور مولٰنا عبد الرشید عظیم آبادی

س: وہ کونسی قرآنی سورت ہے جس پر آپ نے چھ گھنٹے تقریر فرمائی؟

ج: سورۃ والضحیٰ پر مسلسل 6 گھنٹے تقریر فرمائی۔

س: اعلیٰ حضرت کا ہم عصر انگریز سائنس دان کون تھا؟

ج۔ امریکہ کا سائنس دان پروفیسر البرٹ

س۔ البرٹ نے کون سی پیش گوئی کی تھی؟

ج: البرٹ نے پیش گوئی کی کہ 1919 عیسویں کو طوفان، بجلیاں، سخت بارش اور بڑے بڑے زلزلے ہونگے زمین کئی ہفتوں میں اپنی اصلی حالت پر آجائے گی۔

س: البرٹ کی یہ پیش گوئی کس اخبار میں شائع ہوئی؟

ج۔ پٹنہ کے انگریزی اخبار ایکسپریس میں 18 اکتوبر 1919 عیسوی ایکسپریس اخبار میں۔

س: اعلیٰ حضرت نے اس ہولناک پیش گوئی کے متعلق کیا فرمایا؟

ج۔ اعلیٰ حضرت کی جانب سے اعلان شائع ہوا کہ 17 دسمبر کی پیش گوئی بے ہودہ بے اصل ہے۔اس کا کوئی خوف نہ کرو اور اپنے اعمال کے سبب اپنے رب سے ڈرو آپ نے سختی سے اس کا رد فرما دیا۔

س: اعلیٰ حضرت کی سوانح عمری سب سے پہلے کس نے لکھی؟

ج۔ مفتی محمود جان قادری (منظوم سوانح عمری ''ذکر رضا''

س: اعلیٰ حضرت کی سوانح عمری محمود جان قادری کے بعد کس نے لکھی؟

ج۔ ملک العلماء وعلامہ ظفر الدین بہاریؒ نے حیات اعلیٰ حضرت 4 جلدیں

س: اعلیٰ حضرت کا مشہور ہم عصر نثر نگار؟

ج۔ مولنا ابوالکلام آزاد

س: اعلیٰ حضرت کو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے علماء ومشائخ نے کب امام الائمہ کا لقب دیا؟

ج۔ 1906 عیسوی کو

س: اعلیٰ حضرت نے کن مشہور سائنس دانوں کے غلط نظریات کا رد کیا؟

ج۔ نیوٹن، کاپرنیکس، کیپلر، اور آئن سٹائن کے غلط نظریات کا رد کیا۔

س: کس مشہور شخصیت نے اعلیٰ حضرت کو نوبل پرائز کا حقدار کہا

ج۔ پروفیسر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) نے

نوٹ: نوبل پرائز الفریڈ نوبل نے ایجاد کیا۔ پیدائش 12 اکتوبر 1833ء، جگہ پیدائش سٹاک ہوم سویڈن، کیمسٹ اور انجینئر تھا۔ اُس نے سوچا کہ وہ کچھ ایسا کام کرے کے مرنے کے بعد بھی لوگ اُس کو یاد رکھیں۔ زمینوں اور ایجادات کی بدولت اُس کے پاس نوے لاکھ ڈالر تھے اس نے وصیت کی کہ اس دولت سے ایک ایسا انعام وقف کیا جائے فزکس، کیمسٹری، امن، طب اور ادب کے میدان میں کام کرنے والوں کو دیا جائے۔ نوبل کی ہدایت کے مطابق نورو تحیین نوبل کمیٹی قائم ہوئی جس کے ممبر دو سال کے لیے ناروے اور سویڈن سے چنے جاتے۔ وفات 10 دسمبر 1896

س: وہ کونسی عظیم شخصیت ہے جس کا نماز جنازہ اعلیٰ حضرت نے پڑھایا اور قبر میں اتارا؟

ج: قاضی محمد عبدالوحید صدیقی فردوسی عظیم آبادی مہتمم مدرسہ حنفیہ

س: اعلیٰ حضرت کو کن کن زبانوں پر عبور حاصل تھا؟

ج۔ اردو، عربی، فارسی، ہندی

س: اعلیٰ حضرت کی تصانیت کتنی ہیں؟ ج۔ تقریباً ایک ہزار

س: اعلیٰ حضرت کے خلفاء کی تعداد کتنی ہے؟

ج۔ تقریباً ایک سو سے زائد ہے۔

س: اعلیٰ حضرت کے ہم عصر نعت گو شعراء کے کیا نام ہیں؟

ج۔ چند مشہور نعت گو شعراء کے نام درج ذیل ہیں۔

الطاف حسین حالی، اکبر وارثی، امیر مینائی، شائق دہلوی، حسن بریلوی، اکبر الہ آبادی، اقبال لاہوری، اقبال سہیل اعظم گڑھی، داغ دہلوی۔ محسن کاکوروی وغیرہ

س: اعلیٰ حضرت کا تعارف عالم اسلام میں کب ہوا؟

ج: 1878 میں حج بیت اللہ کے وقت حرمین شریفین میں حاضری کے وقت

س: سائل کا جواب کس اسلوب میں دیتے تھے؟

جواب اگر کوئی سائل نظم میں سوال پوچھتا تو جواب بھی نظم میں اگر نثر میں پوچھتا تو جواب بھی نثر میں۔ اگر سوال عربی میں ہوتا تو جواب بھی عربی میں۔ اگر سوال فارسی یا اردو میں ہوتا تو جواب بھی فارسی یا اردو میں دیتے تھے۔

س: اعلیٰ حضرت کونسا جوتا پہننا پسند کرتے تھے؟

ج۔ ہندوستانی جوتا جسے "سلیم شاہی جوتا" کہتے ہیں۔

س: آپ کو اعلیٰ حضرت کیوں کہا جاتا ہے؟

ج۔ آپ ہم عصر علماء میں سب سے اعلیٰ تھے۔

س: اعلی حضرت کے خدام کا نام بتائیں۔

ج: حاجی کفایت اللہ (حضر و سفر میں سایہ کی طرح ساتھ رہتے۔) حاجی نذیر احمد، حاجی ذکا اللہ خاں، جناب سید ایوب علی رضوی، حاجی خدا بخش

س: اعلیٰ حضرت کی داڑھی مبارک کا خط بنانے والے حجام کا کیا نام تھا؟

ج؛ کریم بخش

س: اعلیٰ حضرت کا ذریعہ آمدنی کیا تھا؟

ج۔ اعلیٰ حضرت کے بہت بڑے باغات تھے شہر بریلی میں بہت سی دوکانیں اور مکانات تھے جن کا کرایہ آتا تھا۔

س: اعلیٰ حضرت کا سلوک غریب کرایہ داروں سے کیسا تھا؟

ج۔ غریبوں اور بیواؤں سے کرایہ نہیں لیتے تھے۔

س: اعلیٰ حضرت نے زندگی کا آخری خطبہ کہاں دیا؟

ج۔ وصال سے چند روز پہلے اپنے پیر و مرشد حضرت سید آل رسول مارہروی کے عرس کے موقع پر آخری خطبہ دیا۔

س: اعلیٰ حضرت کا سب سے پہلا فتویٰ کیا تھا؟

ج۔ اگر بچے کے ناک یا منہ کے ذریعے کسی عورت کا دودھ پیٹ میں چلا جائے تو حرمت رضاعت ثابت ہوگی۔

س: اعلیٰ حضرت کو کتنی عمر میں منصب افتاء عطا ہوا؟

ج۔ منصب افتاء کے وقت آپکی عمر 13 سال 10 مہینے 4 دن تھی۔

س: اعلیٰ حضرت سے پہلے کونسا عالم ہے جس کو 64 علوم فنون پر عبور تھا؟

ج۔ عہدی اکبری میں حضرت علامہ شاہ وجیہہ الدین گجراتی

س: اعلیٰ حضرت کے مشہور احباب (دوستوں) کے نام بتائیں؟

ج۔ (i) مولٰنا وصی احمد محدث سورتیؒ

(ii) مولٰنا عبد القادر بدایوانیؒ (iii) حضرت مولٰنا عبد السلام صاحب جبل پوریؒ

(iv) مولٰنا سید احمد اشرف جیلانیؒ (v) مولٰنا سید نعیم الدین مرادآبادیؒ

(vi) پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف بہاری

س: کیا آپ بریلوی فرقہ کے بانی تھے؟

ج: نہیں بریلی کے رہنے والے یا اس سلسلہ سے شاگردی یا بیعت اور روحانی نسبت رکھنے والوں کو بریلوی کہتے ہیں۔

س: کیا بریلوی ایک نیا فرقہ ہے؟

ج: نہیں کیونکہ اس کے وہی عقائد ہیں جو روز اول سے اب تک اہل سنت وجماعت کے ہیں آپ نے کسی بھی نئے عقیدے کا اضافہ نہیں کیا۔

س: علمی اور ادبی لحاظ سے آپ کا زمانہ کیسا تھا؟

ج۔ زریں عہد تھا۔

سوال: کنزالایمان کا انگلش ترجمہ کن کن عظیم علماء نے کیا؟

جواب: پروفیسر شاہ فریدالحق کراچی، پروفیسر ڈاکٹر حنیف اختر فاطمی (انگلستان) آل رسول حسنین مارہرہ شریف چوہدری عبدالمجید اولکھ لاہور

سوال: کنزالایمان کا سندھی زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: مفتی رحیم الدین سکندری لاہور مولانا محمد عزیز (لاڑکانہ) علامہ عبدالوحید خاں سرہندی فاروق (حیدرآباد)

سوال: کنزالایمان کا بنگالی زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: مولانا محمد عبدالمنان چٹاگانگ

سوال: کنزالایمان کا ڈچ زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: مولانا غلام عباس (ہالینڈ)

سوال: کنزالایمان کا ہندی زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: نورالدین نظامی (بمبئی)

سوال: کنزالایمان کا رومن زبان میں ترجمہ کس نے کیا؟

جواب: محمد نظران حنفیہ سنگاپور

سوال: اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کو سب سے پہلے عام فہم کس نے کیا؟

جواب: پیر مفتی محمد رضا المصطفیٰ ظریف القادری نے آپ کو مفتی اعظم ہند کا خلیفہ مجاز ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔

سوال: اُس انگریز کا نام بتائیں جو مسلمان ہونے کے بعد عاشقِ اعلیٰ حضرت بن گیا؟

جواب: ڈاکٹر ہارون

نوٹ: جگہ پیدائش لیورپول، پیدائش 1944ء نسلاً انگریز، 1988ء میں اسلام قبول، وصال 1998ء کو ہوا۔

عہدہ: رضا اکیڈمی برطانیہ کے ڈائریکٹر

سوال: ڈاکٹر ہارون کو اعلیٰ حضرت کا تعارف کس نے کروایا؟

جواب: محمد الیاس قادری کشمیری

نوٹ: پیدائش 1949ء، والد کا نام چوہدری گلاب دین مرحوم آزاد کشمیر ضلع میرپور کے قصبہ چھتروال اردو اور انگریزی زبانوں پر عبور تھا۔ بیعت 1981ء میں پیر ابو الکمال برق نوشاہی کے دست اقدس پر۔

سوال: محمد الیاس قادری کشمیری نے ڈاکٹر ہارون کو اعلیٰ حضرت کی کون کونسی کتابیں مطالعہ کے لیے دیں؟

جواب: کنز الایمان، سلامِ رضا اور الدولۃ المکیہ (یہ انگلش ترجمہ کے ساتھ دیں)

سوال: ڈاکٹر ہارون نے اعلیٰ حضرت پر کونسا مقالہ لکھا؟

جواب: ''امام احمد رضا کی عالمی اہمیت'' کے موضوع پر مقالہ لکھا۔

س: اعلیٰ حضرت کے دیوان حدائق بخشش کی شرح کس کس نے لکھی؟

ج۔ علامہ محمد فیض احمد اویسی (بہاولپور)

علامہ مفتی محمد نصر اللہ خاں صاحب (کراچی)

علامہ مفتی محمد خاں صاحب (لاہور)

علامہ مفتی غلام یٰسین امجدی صاحب (کراچی)

علامہ محمد اول رضوی صاحب (لاہور)

علامہ مفتی غلام قادر حسن صاحب (لاہور)

س: آپ کی نعتوں کا انگلش ترجمہ کس نے کیا؟

ج: پروفیسر غیاث الدین نے کیا۔

س: اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ رضویہ کی پہلی جلد کا پہلا فتویٰ کس نے طلب کیا؟

ج۔ ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری

سوال: اعلیٰ حضرت کا وہ کونسا فتویٰ ہے جس میں سوال اردو نظم میں پوچھا گیا۔ اور آپ نے جواب میں اردو نظم میں دیا؟

جواب: نواب سلطان احمد خاں بریلوی کا سوال

1. عالمانِ شرع سے ہے اس طرح میرا سوال
دیں جواب اس کا برائے حق مجھے وہ خوش خصال

2. گر کسی نے ترجمہ سجدہ کی آیت کا پڑھا
تب بھی سجدہ کرنا کیا اس شخص پر واجب ہوا؟

3. اور ہوں سجدے تلاوت کے ادا کرنے جسے
پھر ادا کرنے سے اس سجدوں کے وہ پہلے مرے

4. پس سبکدوشی اس کے شکل کیا ہو گی جناب
چاہیے ہے آپ کو دینا جواب با صواب

اعلیٰ حضرت کا جواب

ترجمہ بھی اصل سا ہے وجہ سجدہ بالیقین

فرق یہ ہے فہم معنیٰ اس میں شرط اس میں نہیں
آیت سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا
اب زباں سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہو گیا
ترجمہ میں اس زبان کا جاننا بھی چاہیے
نظم معنیٰ دو ہیں ان میں ایک تو باقی رہے
تا کہ من وجہ صادق ہو سنا قرآن کو
ورنہ ایک موج ہوا تھی چھو گئی کان کو
ہے یہی مذہب بہٖ یفتیٰ علیہ الاعتماد
شامی از فیض ونہر واللہ اعلم بالرشاد
سجدہ کا فدیہ نہیں ''اشباہ'' میں تصریح کی
''صیرفیہ'' میں اسی انکار کی تصحیح کی
کہتے ہیں واجب نہیں اس پر وصیت وقت موت
فدیہ گر ہوتا تو کیوں واجب نہ ہوتا جبر فوت
یعنی اسکا شرع میں کوئی بدل ٹھہرا نہیں
جز ادا یا توبہ وقتِ عجز کچھ چارہ نہیں
یہ نہیں معنیٰ کہ ناجائز ہے یا بے کار ہے
آخر ایک نیکی ہے نیکی ماحیء اوزار ہے
قلتہ اخذا من التعلیل فی امر الصلوۃ
وھو بحث ظاھر والعلو حق لاالٰہ

سوال: اعلیٰ حضرت کا وہ کونسا فتویٰ ہے جس میں فارسی نظم میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب بھی فارسی نظم میں دیا؟

جواب: مولوی محمد افضل کابلی نے پوچھا

سزایم برگنا ہم لازم آمد — پس آنکہ رحمتش نہ باہم آمد

بگو مفتی خطائے یا صوابم — بسا اسرار اینجا باہم آمد

جواب اعلیٰ حضرت

مسلماں راسزا لازم کہ کردست — کہ قول اعتزالی ظالم آمد

وگریا بدسزا کامل نیا بد — کہ عفو بہر مومن لازم آمد

وگر بالفرض از وچیزے نہ بخشد — ز نقصان رحمتش خود سالم آمد

کہ یرحم من یشاء لکل فرد — یعذب من یشاء ہم قائم آمد

بدنیا رحمتش بر جملہ عام است — بعقبیٰ خاص حظ مسلم آمد

ثوابش بہر مومن منتہی است — عذابش بہر کافر دائم آمد

برائے ہر صفت مظہر بکارست — کہ او ذوانتقام و ارحم آمد

سوال: اعلیٰ حضرت کا وہ کونسا فتویٰ ہے جس میں سوال فارسی زبان نثر میں کیا گیا تو آپ نے جواب بھی فارسی زبان میں دیا؟

جواب: مسئلہ" و قام علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ و امکن لہ' وھاب منہ وبجلہ" چہ معنی دارد

ترجمہ: حضرت علی نے کھڑے ہو کر امام ابو حنیفہ کو جگہ دی انکو محتشم ٹھہرایا اور ان کی تعظیم کی اس کا کیا معنی ہے؟

الجواب: بسیار ے ازخواب ماول باشد نہ کہ بر ہر ظاہر محمول و تعظیم اکابر خوردان برائے اظہار عظمت، ایشاں دور نیست سید عالم ﷺ برائے حضرت بتول زہرا قیام فرمودے و دست اور ابوسہ دادہ برجائے خود نشاندے وہیبت اینجا بمعنی احتشام ست یعنی اور امحتشم داشت وعامل معہ معاملۃ الحائب

ترجمہ: بہت سے خواب ایسے ہوتے ہیں جو ظاہر کے خلاف ہوتے ہیں یعنی ظاہر پر محمول نہیں ہوتے اور بڑوں کو اپنے سے چھوٹے کی تعظیم کر کے ان کی عظمت کا اظہار کرنا کوئی بعید نہیں۔ خود سید عالم ﷺ سیدہ بتول زاہرا کے لیے کھڑے ہوتے اُن کا ہاتھ چومتے اوران کو اپنی مسند پر بٹھاتے اور ہیبت یہاں بمعنی احتشام ہے یعنی انہوں محتشم قرار دیا اور ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا جیسا کسی ہیبت ناک شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

سوال: اعلیٰ حضرت کے کسی ایک فتویٰ کی مثال دیں جس میں سوال عربی میں ہو اور آپ نے جواب بھی عربی میں دیا ہو؟

فاقولكم رحكم الله فى هذه المسألة وكم مدة بجوز له السفر حال كونه مجرداً عنها

الجواب: السفر ان كان بضرورة تقدر بقدرها ولا يعين له؛ حد وقد امر ﷺ بتعجيل القفول بعد قضاء الحاجة والسفر قطعته من العذاب يمنع احدكم طعامه و شرابه و نومه فاذا قضى احدكم نهبه فليعجل الى اهله او كما قال ﷺ اما اذا كان بلا ضرورة ولم

يستنصبحها معه فلا يمسكن اكثر من اربعة اشهر بذلك امر امير المؤمنين عمر الفاروق في الحديث قصه ولله عالٰی اعلم۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے معمولات زندگی بتائیں؟

جواب: معمولاتِ زندگی درج ذیل ہیں۔

1. زیادہ وقت گھر پر گزارتے (تاکہ تصنیف وتالیف میں خلل نہ پڑے)
2. عام ملاقات عصر کے بعد کرتے۔
3. مجلس کے اختتام پر دعا پڑھتے۔
4. ہر کام داہنی طرف سے شروع کرتے۔
5. خط کا جواب ضرور دیتے۔
6. عدالت کا لفظ استعمال نہ کرتے (کچہری کا لفظ استعمال کرتے)
7. کسی کو سرکار نہ کہتے تھے۔
8. ناخن سنت کے مطابق کاٹتے۔
9. چاند دیکھنے کے لیے شہر سے باہر تشریف لے جاتے۔
10. سفر کم کرتے۔
11. قہقہ لگا کر نہ ہنستے۔
12. جماہی کے وقت منہ سے آواز نہ نکالتے۔
13. کلی کرتے وقت بایاں ہاتھ ڈاڑھی مبارک پر رکھ کر سر کو جھکا کر پانی منہ سے گراتے۔
14. قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکتے۔
15. قبلہ کی طرف پاؤں دراز نہ کرتے۔
16. نماز پنجگانہ مسجد میں باجماعت ادا کرتے۔
17. فرض نماز باعمامہ پڑھتے۔

19. خط بنواتے وقت کنگھا شیشہ اپنا استعمال کرتے۔

20. مسواک کرتے، سر مبارک میں تیل ڈلواتے تھے۔ (یعنی مالش)

21. کتب احادیث پر دوسری کتب نہ رکھتے۔

22. قلیل الغذا تھے، (صرف ناشتہ پر قناعت کرتے)

23. گائے کے گوشت سے احتیاط کرتے۔

24. باسی پانی نہ پیتے (زم زم کے پانی کے علاوہ)

25. مدینے کے پانی سے محبت کرتے۔

سوال: اعلیٰ حضرت لباس میں کونسا رنگ پسند کرتے؟

جواب: سفید رنگ

سوال: اعلیٰ حضرت لباس کس دن تبدیل کرتے؟

جواب: آپ ہفتہ میں دو دفعہ لباس تبدیل کرتے جمعہ کے دن اور منگل کو

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنے مریدین کی ظاہری اور باطنی اصلاح کے لیے کیا تلقین کی؟

ج: 1. مذہب اہل سنت پر قائم رہیں۔ 2. نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔

3. قضا نمازیں ادا کریں۔ 4. رمضان کے روزے رکھیں۔

5. زکوٰۃ ادا کریں۔ 6. حج فرض ادا کیجئے۔

7. باطنی امراض سے بچیئے

8. اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں نہ کہنا چاہیے۔

9. آداب رسالت کا خیال رکھیئے۔

10. خاموش رہنے کی عادت بنائیے۔ 11. عاشورہ کا روزہ رکھئیے
12. قبلہ کی سمت کا ادب کیجئے۔ 13. مسجد میں آتے ہی نماز پڑھیئے۔
14. اقامت بیٹھ کر سنیئے۔ 15. مسجد کا ادب کیجئے۔
16. منگل کو کپڑے نہ کاٹیے۔ 17. مسلمان میت کا ادب کیجئے۔
18. سفر کا آغاز ہفتے کو کیجئے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے مریدین کی تعداد کتنی تھی؟

جواب آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر کے قریب ایک لاکھ کے پہنچ گئی تھی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کو حسین بن صالح شافعی نے کونسا لقب عطا کیا؟

جواب: ضیاء الدین احمد کا لقب دیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا خطاب آپ کو کس نے دیا؟

جواب: شاہ ابوالحسین نوری نے دیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے حسین بن صالح نے کیا فرمایا؟

جواب: انی لاجد نور الله من هذا الجبين

ترجمہ: بے شک میں اس پیشانی سے اللہ کا نور پاتا ہوں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی کی مصروفیات کے بارے کیا ارشاد فرمائی؟

جواب: آپ نے اپنی زندگی کی مصروفیات کے بارے ارشاد فرمایا

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن

نہ مرا گوش بمدحے نہ مرا ہوش زمے

منم و کنج خمولی کہ نہ گنجد دروے

جزمن و چنبد کتابے و دوات و قلمے

سوال: کیا اعلیٰ حضرت غریب سنیوں کی طرف سے قربانی کرتے تھے؟

جواب: اعلیٰ حضرت غریب سنیوں کی طرف سے بھی قربانی کرتے تھے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے ''دورانِ نماز نظر کہاں ہونی چاہیے'' اس بارے کیا فرمایا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ دورانِ نماز قیام میں نظر سجدہ گاہ پر، بحالت رکوع پاؤں کی انگلیوں پر، بحالت تسمیع سینہ پر، بحالت سجود ناک پر، بحالت قعدہ گود پر، بحالت سلام دونوں شانوں پر۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے سائنس کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ سائنس کو اسلامی بنانے کے لیے سائنس کو اسلام کے تابع بنایا جائے نہ کے سائنس کو اسلام کے تابع یعنی جو سائنسی نظریات اسلام سے ٹکراتے ہوں ان کا رد کیا جائے۔

سوال: زلزلہ کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ اور تحقیق بتائیں؟

جواب: خاص خاص مواقع میں زلزلہ آنا اور دوسری جگہ نہ ہونا اور جہاں ہونا وہاں بھی شدت وخفت میں مختلف ہونا۔ اس کا سبب وہ نہیں جو عوام بتاتے ہیں۔ سبب حقیقی تو وہی ارادۃ اللہ ہے اور عالم اسباب میں باعث اصل بندوں کے معاصی (گناہ)

ما اصابکم من مصیبتہ بما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر

ترجمہ: ''تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے تمہارے ہاتھوں کی کمائیوں کا بدلہ ہے اور بہت

کچھ معاف فرمادیتا ہے۔''

اور وجہ وقوع (زلزلہ) کوہ قاف کے ریشے کی حرکت ہے۔حق سبحانہ وتعالیٰ نے تمام زمین کو محیط ایک پہاڑ پیدا کیا ہے۔ جس کا نام قاف ہے کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اس کے ریشے زمین میں نہ پھیلے ہوں۔ جس جگہ زلزلہ کے لیے ارادہ الٰہی ہوتا ہے

قاف کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے ریشے کو جنبش دیتا ہے۔صرف وہیں زلزلہ آئے گا جہاں کے ریشے کو حرکت دی گئی۔ پھر جہاں خفیف کا حکم ہوگا اس کے محاذی ریشہ کو آہستہ ہلاتا ہے اور جہاں شدید کا امر ہے وہاں بقوت۔ یہاں تک کہ بعض جگہ صرف ایک دھچکا سا لگ کر ختم ہو جاتا ہے اور اسی وقت دوسرے قریب مقام کے در و دیوار جھونکے لیتے اور تیسری جگہ زمین پھٹ کر پانی نکل آتا یا عنف حرکت سے مادہ کبریتی مشتعل ہو کر شعلے نکلتے ہیں چیخوں کی آواز پیدا ہوتی ہے۔(العیاذ باللہ)

سوال: اعلیٰ حضرت نے زلزلہ آنے کے کتنے اسباب ارشاف فرمائے؟

جواب: تین سبب اور وہ یہ ہیں

1. حقیقی سبب ارادۃ الٰہی ہے۔ جہاں ارادہ الٰہی ہوگا زمین کے اسی حصہ پر زلزلہ آئے گا۔

2. بندوں کے اعمال، جن کی بناء پر زمین کو حرکت دی گئی اور بندوں کو اپنے کیے کی جزا و سزا ملتی ہے۔

3. کوہِ قاف کے ریشوں کی حرکت، اللہ تعالیٰ زمین کے جس حصہ پر زلزلہ کا

ارادہ فرماتا ہے اسی حصہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے زلزلہ کا سبب بیان کرتے ہوئے کس حدیث کا حوالہ دیا؟

جواب: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس سے مروی ہے۔

قال خلق الله جبلا يقال له و محيط بالعالم و عروقه الى الصخرة التى عليها الارض فاذا اراد الله ان يزلزل قريته امر ذلك الجبل فحرك العرق الذى بلى تلك القريته فيزلزلها وبحر كها فمن ثم تحرك القريته دون القريته۔

اللہ نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہیں جس پر زمین ہے۔ جب اللہ کسی جگہ زلزلہ لانا چاہتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا ہے۔ یہی باعث کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے زمین آسمان کا فاصلہ کتنا بتایا؟

جواب: آپ نے ارشاد فرمایا ''واللہ اعلم سب سے قریب تر ثابتہ جو مانا گیا ہے وہ نو ارب انتیس کروڑ میل ہے۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ زمین سے سدرۃ المنتہیٰ تک پچاس ہزار برس کی راہ ہے۔ اس سے آگے مستوی۔ اس کا بعد (یعنی دوری) اللہ جانے پھر اس کے آگے عرش کے ستر ہزار حجاب ہیں۔ ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور اس سے آگے عرش اور ان تمام وسعتوں میں فرشتے بھرے ہیں۔ حدیث میں ہے آسمانوں میں چار انگلی جگہ نہیں جہاں فرشتوں نے سجدے پیشانی نہ رکھی

ہو۔فرمایئے کس قدر فرشتے ہیں۔

وما یعلم جنود ربك الا هو

ترجمہ: ''اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

سوال: اعلیٰ حضرت نے مسلمانوں کی کونسی نمائندہ جماعت بنائی؟

جواب: رضائے مصطفیٰ

سوال: رضائے مصطفیٰ کب قائم ہوئی؟

جواب: 1920 عیسویں میں۔

سوال: رضائے مصطفیٰ کے اغراض و مقاصد بتائیں؟

جواب: اشاعت کتب اسلام، تبلیغ وارشاد، شعبہ سیاست، شعبہ صحافت اور دارالافتاء

☆☆☆☆☆

ملفوظات اعلیٰ حضرت

نوٹ: بزرگانِ دین کی گفتگو اسرار و رموز علم و عرفان سے پُر ہوتی ہے اور ان کی زبان سے نکلا ہوا کوئی لفظ بھی معرفت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کے ملفوظات اور ارشادات و رادات و کیفیات اور ہر بات روحانیت کے راستے پر چلنے والے سالکین کے لیے مشعل راہ ہوتی ہے۔ ان کی گفتگو اور الفاظ پر ذہنی مرکزیت کے ساتھ تفکر کیا جائے تو کائنات کی ایسی مخفی حقیقتیں منکشف ہوتی ہیں۔ جن کا انکشاف اور مشاہدہ انسان کو اس امانت سے روشناس کرا دیتا ہے کہ جس کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہم اس امانت کے متحمل نہیں ہو سکتے اس لیے کہ اس بوجھ سے ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

اس حقیقت کو علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ہے۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

’’ماہنامہ المکلنکیہ صفحہ 26، اگست 2016ء اوکاڑا

سوال: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا تاریخی نام بتائیں؟

جواب: الملفوظ (1338 ہجری)

سوال: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے علم اور حکمت کے موتی

سوال: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا موضوع کیا ہے؟

جواب: شریعت، طریقت، فضائل نبی اکرم ﷺ، فضائل صحابہ سلاطین اسلام کے تذکرے ذاتی، تجربات، علمی مذاکرے، اشعار کی تشریح وغیرہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں۔

عرض: سفر کے لیے کون کون سے دن مخصوص ہیں؟

ارشاد: پنج شنبہ، شنبہ، دوشنبہ (یعنی جمعرات، ہفتہ اور سوموار) حدیث شریف میں ہے بروز شنبہ (یعنی ہفتہ) قبل طلوع آفتاب (یعنی سورج نکلنے سے پہلے) جو کسی حاجت کی طلب میں نکلے اس کا ضامن میں ہوں۔

اسی سلسلۂ تقریر میں فرمایا۔

بِحَمْدِ اللہ دوسری بار کی حاضریِ حرمین طیبین میں یہاں سے جانے اور وہاں سے واپس آنے میں انہیں تین دن میں سے ایک دن میں روانگی ہوئی تھی اور بِفَضْلِہٖ تعالیٰ فقیر کا یوم ولادت بھی شنبہ (یعنی ہفتہ) ہے۔

عرض: حضور حافظ کتنوں کی شفاعت کرے گا سنا گیا ہے کہ اپنے اعزا (یعنی رشتہ داروں میں) سے دس شخصوں کی؟

ارشاد: ہاں اور اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس

سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو جائے اور شہید پچاس شخصوں کی، حاجی ستر کی اور علماء بے گنتی لوگوں کی شفاعت کریں گے۔ حتیٰ کہ عالم کے ساتھ جن لوگوں کو کچھ بھی تعلق ہوگا۔ اس کی شفاعت کریں گے۔ کوئی کہے گا میں نے وضو کے لیے پانی دیا تھا کوئی کہے گا میں نے فلاں کام کر دیا تھا۔ لوگوں کا حساب ہوتا جائے گا اور وہ جنت کو بھیجے جائیں گے۔ علماء کا حساب کب کا ہو چکا ہوگا اور وہ روکے جائیں گے۔ عرض کریں گے الٰہی لوگ جا رہے ہیں ہم کیوں روکے گئے ہیں؟ فرمایا جائے گا تم آج میرے نزدیک فرشتوں کی مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت سے لوگ بخشے جائیں۔ ہر سنی عالم سے فرمایا جائے گا اپنے شاگردوں کی شفاعت کر اگرچہ آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں۔

عرض: صدقے کا جانور بلا ذبح کیے کسی مصرف صدقہ (یعنی جسے صدقہ دینا جائز ہو) کو دے دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر صدقۂ واجبہ ہے اور وجوب خاص ذبح کا ہے تو بے ذبح ادا نہ ہوگا۔ مگر اس حالت میں کہ ذبح کے لیے وقت معین (یعنی مقرر) تھا جیسے قربانی کے لیے ذی الحجہ کی دسویں گیارہویں، بارہویں اور وقت نکل گیا تو اب زندہ تصدق (یعنی صدقہ) کیا جائے گا۔

عرض: کیا محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟

ارشاد: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں یہ غلط مشہور ہے۔

عرض: الم کے پارے میں ایک جگہ "عَذَابٌ عَظِيمٌ" آیا ہے اگر نماز میں اَلِيمٌ

پڑھا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ارشاد: ہاں ہو جائے گی نماز اس غلطی سے جاتی ہے جس سے معنی فاسد ہو جائیں (یعنی بگڑ جائیں)

عرض: دو مسجدیں قریب قریب ہیں ایام بارش میں ایک شہید ہو گئی اب اس کا سامان دوسری مسجد میں کہ وہ بھی شکستہ (یعنی ٹوٹی پھوٹی) حالت میں ہے لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

ارشاد: ناجائز ہے حتی کہ ایک مسجد کا لوٹا بھی دوسری مسجد میں لے جانے کی ممانعت ہے۔ مسلمانوں پر دونوں کا بنانا اور آباد کرنا فرض ہے اور اس قدر قریب بنانے کی ضرورت ہی کیا؟

عرض: اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں پختہ (یعنی پکی) قبر بنوا کر تیار رکھے یہ جائز یا ناجائز؟

ارشاد: اللہ تعالیٰ فرمایا ہے

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ

ترجمہ: کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں مرے گا۔

قبر تیار رکھنا جائز ہے البتہ تیار رکھنے کا شرعاً حکم نہیں البتہ کفن سلوا کر رکھ سکتا ہے کہ جہاں کہیں جائے اپنے ساتھ لے جائے اور قبر ہمراہ نہیں رہ سکتی۔

عرض: جمعہ وعیدین کا خطبہ مع بسم اللہ جائز ہے؟

ارشاد: اعوذ باللہ آہستہ پڑھے اس کے بعد خطبہ پڑھے۔

عرض: اگر نماز کے وقت عمامہ باندھ لے اور سنتوں کے وقت اُتار لے کہ دردِ سر کا

گمان ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: خیر مگر اولیٰ (یعنی بہتر) یہ ہے کہ نہ اُتارے۔ ایک جمعہ عمامہ کے ساتھ ستر جمعہ بغیر عمامہ کے برابر ہے۔

مؤلف: ایک روز مولوی سعید احمد ابنِ مولوی فتح محمد صاحب تائب لکھنوی اعلیٰ حضرت مدظلہ' سے آکر دست بوس ہوئے اور قربانی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا کہ مدارس میں دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہوا بلا شبہ ان کا صرف (یعنی خرچ) مدرسہ میں جائز ہے۔

مولوی: مولوی نے صاحب ہدایہ کا قول نقل کیا کہ انکے نزدیک قربانی کی کھال بیچنے سے اس کی قیمت کا صدقہ واجب ہو جاتا ہے اور صدقاتِ واجبہ کا مصرف مصرفِ زکوٰۃ ہے اور مصرفِ زکوٰۃ میں تملیکِ فقراء (یعنی فقیروں کو مالک بنانا) شرط ہے۔ اس پر ارشاد فرمایا کہ یہ اس صورت میں ہے کہ تمول (یعنی حصول مال) کے لیے بیچے کہ وہ بوجہ تقرب (یعنی ثواب کی وجہ سے) صالح تمول (یعنی حصول مال کا ذریعہ بننے کے لائق) نہ رہی، بخلاف اس صورت کے کہ فی سبیل اللہ مصارفِ خیر میں صرف کے لیے بیچے کہ یہ بھی قربت (یعنی ثواب) ہے اور یہاں قربت ہی مقصود ہے۔ علاوہ بریں (یعنی اس کے علاوہ) مدارس میں دینا بیچ کر ہی نہیں ضرور ہے اکثر کھالیں مدارس میں بھیج دیتے ہیں اور کھال تو غنی کو بھی دے سکتا ہے۔ پھر مدرسہ دینیہ نے کیا قصور کیا ہے؟

عرض: حیلہ شرعی کا طریقہ

اس وقت مولوی حسنین رضا خاں صاحب بھی حاضرِ خدمت تھے انہوں نے عرض کی کہ جب صدقاتِ واجبہ میں تملیک شرط ہے تو زکوٰۃ اور ایسے صدقات مدارس میں کیونکر صرف کیے جاسکیں گے؟

ارشاد: مہتمم (یعنی ناظم) کو چاہیے کہ زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ کی رقوم سے ضرورت پر طلبہ کو کتابیں خرید دے اور انہیں مالک بنادے یا یہ کہ جو کھانا طلبہ کو مدرسہ سے بطریق اباحت دیا جاتا ہے (یعنی مالک بنائے بغیر صرف وہیں کھانے کی اجازت دی جاتی ہے) طلبا کو پہلے روپیہ دے کر مالک بنادے پھر وہ روپیہ مہتمم کو واپس کریں اور کھانے میں شریک ہو جائیں۔

عرض: وقتِ عصر کراہت کس وقت آتی ہے؟

ارشاد: غروبِ آفتاب سے بیس منٹ قبل تک کراہت نہیں یعنی سلام کے بعد بیس منٹ غروب میں باقی رہیں۔ اس کے بعد کراہت ہے کہ اس وقتِ تخمینی (یعنی اندازاً اس وقت) میں آفتاب پر نگاہ جمنے لگتی ہے۔

عرض: حضور جب رسل وملائکہ معصوم ہیں تو انکو کہہ کر ایصالِ ثواب کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

ارشاد: اول تو علیہ الصلوٰۃ والسلام ایصالِ ثواب نہیں بلکہ اظہارِ تعظیم ہے اور ان پر نزولِ درود وسلام کی دعا اور ہو بھی تو ملائکہ زیادتِ ثواب ہے مستغنی (یعنی بے نیاز) نہیں۔

عرض: کیا حضرت نوحؑ نے دنیا میں ایک ہزار برس قیام فرمایا؟

ارشاد: نہیں بلکہ تقریباً سولہ سو برس تک تشریف فرما رہے۔

عرض: حضور انبیاء پر بھی حج فرض ہوا تھا؟

ارشاد: ان پر فرضیت کا حال خدا جانے! انبیاء حج کرتے رہے۔

عرض: اگر امام منبر چھوڑ کر خطبہ پڑھے اور جب کہا جائے تو کہے کوئی حرج نہیں اس صورت میں نماز ہوگی یا نہیں؟

ارشاد: خلافِ سنت ہے۔ امام کو سمجھانا چاہیے نماز ہوگئی۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں برسوں کے بعد منبر شریف بنا، اکثر ستون کے سہارے حضور ﷺ نے خطبہ فرمایا ہے۔

سوال: مذہب چھوڑنے کی شرط پر مباحثہ کرنا کیسا؟

جواب: (اسی تذکرے میں) فرمایا کہ مباحثہ میں لوگ یہ شرط طے کر لیتے ہیں کہ "جو ساکت (یعنی لاجواب) ہو جائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کر لے گا۔" یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔ ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہو جائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

عرض: نمازِ جمعہ یا عیدین یا بعد صلاۃ پنجگانہ مصافحہ کرنا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز ہے نسیم الریاض میں ہے

اَلْاَصَحُّ اَنَّهَا بِدْعَةٌ مُبَاحَةٌ

ترجمہ: زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ جائز بدعت ہے۔

عرض: حضور ایک شخص نے اپنی لڑکی کے انتقال کے بعد دیکھا کہ وہ علیل (یعنی بیمار) اور برہنہ ہے۔ یہ خواب چند بار دیکھ چکا ہے۔

ارشاد: کلمہ طیبہ ستر ہزار 70,000 مرتبہ معہ درود شریف پڑھ کر بخشش دیا جائے ان شاءاللہ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لیے ذریعہ نجات ہو گا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا اسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع مؤمنین و مؤمنات کو ایصالِ ثواب کر سکتا ہے۔ اسی نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔

عرض: عذاب فقط روح پر ہوتا ہے یا جسم پر بھی؟

ارشاد: روح و جسم دونوں پر، یوں ہی ثواب بھی۔

عرض: ہر ایک کے ساتھ کتنی رُوحیں ہیں؟

ارشاد: صرف روح ہے اگر مسلمان ہے تو عِلّیِّین (یعنی جنتِ اعلیٰ) میں اور کافر ہے تو سِجِّین میں ہے۔ جو شخص قبر پر جاتا ہے اس کو بخوبی دیکھتی ہے۔ اس کی بات سنتی سمجھتی ہے۔ مرنے کے بعد روح کا اِدراک بے شمار بڑھ جاتا ہے خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔ شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں روح کو قُرب و بُعد مکانی یکساں (یعنی روح کے لیے کسی چیز کا دور و نزدیک ہونا برابر ہے) روحِ بصر (یعنی بینائی کی روح) کو دیکھو کنوئیں کے اندر سے ستاروں کو دیکھتی ہے یعنی نگاہ اُٹھتی ہے زمین سے فلکِ ثوابت تک پہنچتی ہے جو یہاں سے آٹھ ہزار برس کی راہ پر ہے۔ حدیث میں روح زندہ و مردہ کی مثال پرند کی فرمائی کہ جب تک پنجرے میں بند ہے اس کے لائق پر کھول سکتا ہے۔ جب قفس (یعنی قید) سے نکال دو پھر اس کی اُڑان دیکھو۔

عرض: قبر کھودی وہاں مردے کی ہڈیاں نکلیں تو کیا کیا جائے؟

ارشاد: اگر اور جگہ مل سکتی ہے تو ہرگز اس میں دفن نہ کریں اور اس قبر کو بدستور درست کر دیں ورنہ اُن ہڈیوں کو ایک طرف رکھ کر حائل کا فصل دے کر (یعنی درمیان میں کوئی چیز رکھ کر) اسکو دفن کریں اور اگر یہ معلوم ہو کہ پہلے یہاں قبر تھی اگرچہ اب یہاں نشان باقی نہ رہا تو اس صورت میں وہاں قبر کھودنا جائز نہیں، ہاں اگر کوئی اور جگہ نہ مل سکے اور یہ قبر پرانی ہو چکی ہو تو مجبوراً جائز ہے۔

عرض: سجدۂ شکر مسنون ہے یا مستجب؟

ارشاد: سنتِ مستحبہ ہے۔ جس وقت ابو جہل لعین کا سر کٹ کر سرکار میں آیا تو سجدۂ شکر فرمایا۔

عرض: مرید کو بعد وفاتِ شیخ کی قبر پر کس طرح ادب کرنا چاہیے؟

ارشاد: چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کی حیات میں جیسا ادب کرتا تھا (ویسا ہی اب بھی کرے) سامنے سے حاضر ہو کہ بائیں (یعنی سرہانے) سے حاضر ہونے میں مڑ کر دیکھنا پڑتا ہے اور اس میں تکلیف ہوتی ہے۔

عرض: حضور دعا کے وقت اگر کسی شخص کے ہاتھ سردی کی وجہ سے ڈھکے رہیں تو کیسا ہے؟

ارشاد: ایک بزرگ (حضرت ابو سلیمان عبدالرحمٰن دارانیؒ) نے دعا میں سردی کے سبب صرف ایک ہاتھ باہر نکالا تھا۔ اِلہام ہوا ''ایک ہاتھ اُٹھایا ہم نے اس میں رکھ دیا جو رکھنا تھا۔ دوسرا اُٹھاتا تو اسے بھی بھر دیتے۔''

عرض: حضورِ والا ''عجم'' کے معنیٰ ''بے پڑھی ولایتیں؟''

ارشاد: ''گونگی زبان'' اور ''عرب'' کے معنیٰ ''تیز زبان''

عرض: غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

ارشاد: بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

عرض: غوث کے مراقبے سے حالات منکشف (یعنی ظاہر) ہوتے ہیں؟

ارشاد: نہیں! بلکہ انہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیشِ نظر ہے (اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب ''عبداللہ'' ہوتا ہے اور وزیر دستِ راست (یعنی دائیں کا وزیر) ''عبدالرب'' اور وزیر دستِ چپ (یعنی بائیں طرف کا وزیر) ''عبدالملک'' اس سلطنت میں وزیر دستِ چپ، وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنتِ دنیا اس لیے کہ یہ سلطنتِ قلب ہے اور دل جانب چپ۔ غوث اکبر و غوثِ ہر غوث حضور سید عالم ﷺ ہیں۔ صدیقِ اکبرؓ، حضور ﷺ کے وزیر دستِ چپ تھے اور فاروق اعظمؓ وزیر دستِ راست۔ پھر اُمت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیقؓ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروق اعظم و عثمان غنیؓ کو عطا ہوئی۔ اس کے بعد امیر المؤمنین فاروقِ اعظمؓ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمان غنیؓ و مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؓ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی و امام حسنؓ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علیؓ کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے۔ پھر حضرت امام حسنؓ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکریؓ تک یہ سب حضرات

مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکریؓ کے بعد حضور غوثِ اعظمؓ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُن کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیدنا غوثِ اعظمؓ مستقل غوث، حضور تنہا غوثیتِ کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔ حضور ''غوثِ اعظم'' بھی ہیں اور ''سید الافراد'' بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدیؓ تک سب نائبِ حضور غوثِ اعظمؓ ہوں گے پھر امام مہدیؓ کو غوثیتِ کبریٰ عطا ہوگی۔

عرض: حضور ''افراد'' کون اصحاب ہیں؟

ارشاد: اجلہ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے ہوتے ہیں۔ ولایت کے درجات ہیں غوثیت کے بعد فردیت۔

عرض: غوث کے انتقال کے بعد درجۂ غوثیت پر کون مامور رہتا ہے؟

ارشاد: غوث کی جگہ ''امامین'' سے غوث کر دیا جاتا ہے اور امامین کی جگہ اوتادِ اربعہ سے اور ''اوتاد'' کی جگہ بدل (یعنی ابدالوں) سے ''بُدلا'' کی جگہ پر ابدال سبعین سے اور ان کی جگہ تین سو ''نُقبا'' سے۔ پھر اولیاء سے اور اولیاء کی جگہ عامۂ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلالحاظِ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل کر دیتے ہیں۔ اُن کا مرتبہ ابدال سے زیادہ ہے۔

عرض: حضور ''فَنَا فِی الشَّیخ'' کا مرتبہ کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

ارشاد: یہ خیال رکھے کہ میرا شیخ میرے سامنے ہے اور اپنے قلب کو اس کے قلب کے نیچے تصور کر کے اس طرح سمجھے کہ سرکارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے فیوض وانوار قلبِ شیخ پر فائز ہوتے اور اس سے چھلک کر میرے دل میں آ رہے ہیں پھر

کچھ عرصہ کے بعد یہ حالت ہو جائے گی کہ شجر و حجر و در و دیوار پر شیخ کی صورت صاف نظر آئے گی یہاں تک کہ نماز میں بھی جدا نہ ہو گی اور پھر ہر حال اپنے ساتھ پاؤ گے۔

عرض: بچوں کی بیعت کس عمر میں ہو سکتی ہے؟

ارشاد: اگر ایک دن کا (بھی) بچہ ہو ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔

عرض: حضور! قطب کی طرف پاؤں کرنے کی کیا ممانعت فرمائی گئی ہے؟

ارشاد: یہ مسئلہ جہلا میں بہت مشہور ہے۔ ''قطب'' عوام میں ایک ستارے کا نام ہے کہ قطبِ شمالی کے قریب ہے تو تارے تو چاروں طرف ہیں کسی طرف پاؤں نہ کرے۔

عرض: اگر برتن میں آیات وغیرہ لکھی ہوئی تو اس میں کھانا کیسا ہے؟

ارشاد: اگر بغرضِ استشفا (یعنی آیات کی برکت سے حصولِ شفا کے لیے) ہے تو حرج نہیں لیکن باوضو ورنہ اجازت نہیں۔

عرض: بیعت کے کیا معنی ہیں؟

ارشاد: بیعت کے معنی ''بک جانا''

(آپ نے مزید وضاحت فرمائی) سبع سنابل شریف میں ہے ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جلاد نے تلوار کھینچی، یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے جلاد نے کہا اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں فرمایا ''تو اپنا کام کر! میں نے قبلے کو منہ کر لیا ہے'' اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا۔ اس کا نام اِرادت

ہے! اگر اس طرح صدقِ عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اس کو فیض ضرور آئے گا۔ اگر اس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ خالی نہ ہوگا اور بالفرض وہ بھی نہ سہی تو حضور غوثِ اعظم تو معدنِ فیض (یعنی فیض کا مجموعہ) (یعنی انوار کا سرچشمہ) ہیں ان سے فیض آئے گا (بس) سلسلہ صحیح و متصل (یعنی ملا ہوا) ہونا چاہیے۔

عرض: وضو کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ارشاد: وضو کرنے جب بیٹھے پہلے "بِسْمِ اللہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ" پڑھ لے۔ جو وضو "بسم اللہ" سے شروع کیا جاتا ہے تمام بدن کو پاک کر دیتا ہے ورنہ جتنے پر پانی گزرے گا اتنا ہی پاک ہوگا۔

عرض: یہ صحیح ہے کہ شبِ معراج مبارک جب حضورِ اقدس ﷺ عرشِ بریں پر پہنچے نعلین پاک اُتارنا چاہیں کہ حضرت موسیٰؑ کو "وادیِ ایمن" میں نعلین شریف اتارنے کا حکم ہوا تھا فوراً غیب سے ندا آئی "اے حبیب! تمہارے مع نعلین شریف رونق افروز ہونے سے عرش کی زینت و عزت زیادہ ہوگی"؟

ارشاد: یہ روایت محض باطل و موضوع ہے۔

عرض: شبِ معراج جب براق حاضر کیا گیا تو حضور ﷺ آبدیدہ (یعنی چشمانِ کرم سے آنسو جاری) ہوئے حضرت جبریلؑ نے سبب پوچھا۔ آج میں براق پر جا رہا ہوں کل قیامت کے دن میری اُمت برہنہ پا (یعنی ننگے پاؤں) پل صراط کی راہ طے کرے گی۔ یہ تقاضائے محبت و شفقتِ اُمت کے موافق نہیں۔ ارشادِ باری ہوا "یوں ہی ایک ایک براق بروزِ حشر تمہارے ہر اُمتی

کی قبر پر بھیجیں گے۔" یہ روایت صحیح ہے یا نہیں؟

ارشاد: بالکل بے اصل ہے۔ ایسی ہی اور بھی بہت سی روایات بالکل بے اصل و بیہودہ ہیں کیا کہا جائے۔

عرض: حضور! اگر ادویات پی کر بال سیاہ ہو جائیں تو یہ بھی خضاب کے حکم میں ہے؟

ارشاد: اس میں کچھ حرج نہیں۔ دوا کھانے سے سپید بال سیاہ نہ ہو جائیں گے بلکہ قوت وہ پیدا ہوگی کہ آئندہ سیاہ نکلیں گے تو کوئی دھوکا نہ دیا گیا نہ خلق اللہ کی تبدیل کی گئی۔

عرض: حضور دونوں خطبوں کے درمیان سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لیے چلے اسی وقت سے کوئی نماز جائز نہیں اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ (جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اس وقت نماز و کلام منع ہے) البتہ وہ جو صاحب ترتیب ہے اور اس کی نمازِ فجر نہیں ہوئی تو وہ خطبے کی حالت میں بھی آپ ہی ادا کرے گا کہ اگر وہ نہیں پڑتا ہے تو جمعہ بھی جاتا ہے۔ جس کی پانچ نمازوں سے زائد قضا نہ ہوں وہ صاحبِ ترتیب ہے سے اگر اپنی قضا نماز یاد ہے اور دوسری نماز کے وقت میں اتنی وسعت ہے کہ قضا پڑھ کر وقتی پڑھے (تو) اس پر فرض ہے کہ ایسا ہی کرے ورنہ یہ وقتی نماز بھی باطل ہوگی۔

سوال: ڈکار کو روکنا چاہیے؟

جواب: اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتی الامکان آواز دبائی جائے

اگرچہ غیرِ مسجد میں ہو خصوصاً مجلس میں یا کسی معظم کے سامنے کہ بے تہذیبی ہے۔ حدیث میں ہے ایک شخص نے دربارِ اقدس میں ڈکار لی (تو) فرمایا

كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: ہم سے اپنی ڈکار دور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔

(جمائی کے متعلق اعلیٰ حضرت نے وضاحت فرمائی) کو روکیے؟

اور جماہی میں آواز نکلنی تو کہیں نہ چاہیے اگرچہ غیرِ مسجد میں تنہا ہو کہ وہ شیطان کا قہقہہ ہے۔ جماہی جب آئے حتی الامکان منہ بند رکھو، منہ کھولنے سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ یوں نہ رُکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبالو اور یوں بھی نہ رُکے تو حتی الامکان کم کھولو اور اُلٹا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھو یونہی نماز میں بھی مگر حالتِ قیام میں سیدھا ہاتھ اُلٹی طرف سے رکھو کہ اُلٹا ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھ اپنی مسنون جگہ سے بدلیں گے اور سیدھا رکھنے میں صرف یہ ہی بضرورت بدلا، اُلٹا اپنی محل سنت پر ثابت رہا۔ جماہی روکنے کا ایک مجرب طریقہ یہ ہے کہ جب جماہی آنے کو ہو فوراً تصور کرے کہ حضرات انبیاء کو (جمائی) کبھی نہ آئی۔ کہ یہ مثلِ احتلام شیطان کی طرف سے ہے اور دخل شیطان سے معصوم۔

عرض: سمدھن (یعنی اپنے بیٹے کی ساس، یا بیٹی کی ساس) کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے؟

ارشاد: ہاں۔

عرض: کیا خطبہ نکاح بھی کھڑے ہو کر قبلہ رو پڑھنا چاہیے؟

ارشاد: ہاں! کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اور قبلہ رو ہونا کچھ ضرور نہیں سامعین کی طرف منہ ہونا چاہیے۔ خطبۂ جمعہ بھی تو قبلہ کی جانب پشت کر کے پڑھا جانا مشروع ہے۔

عرض: معلم کی اگر تنخواہ مقرر نہ ہو تو بچوں سے کام لے سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر والدین کو ناگوار نہ ہو اور بچہ کو تکلیف نہ ہو تو حرج نہیں تنخواہ مقرر ہو یا نہ ہو۔

عرض: نوشہ (یعنی دولھا) کے اُبٹن ملنا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: خوشبو ہے جائز ہے۔

عرض: ظہر کے وقت بغیر سنت پڑھے امامت کر سکتا ہے؟

ارشاد: بلا عذر نہ چاہیے۔

عرض: مرنے کے بعد مصنوعی دانت نکالنا چاہئیں یا نہیں؟

ارشاد: نکال لینا چاہیے اگر کوئی تکلیف نہ ہو اور اس کے ٹوٹے ہوئے دانت کفن میں رکھ دیئے جائیں۔

عرض: سبز رنگ کا جوتا پہننا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز ہے۔

عرض: کھڑاؤں (یعنی لکڑی کا جوتا) پہننا کیسا ہے؟

ارشاد: صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضور غوث اعظمؓ بعد وضو کھڑاویں پہنا کرتے۔

عرض: شعبان میں نکاح کرنا کیسا ہے؟

ارشاد: کوئی حرج نہیں ہاں یہ آیا ہے۔ ''لَا نِکَاحَ بَیْنَ الْعِیْدَیْنِ'' (دو عیدوں کے درمیان نکاح نہیں) اس سے مراد یہ ہے کہ جمعہ کے دن اگر عید پڑے تو ظاہر ہے کہ جمعہ و عیدین کے درمیان فرصت کہاں ہو سکتی ہے۔

عرض: شیخ کے حضور چپکا (یعنی خاموش) رہنا افضل ہے یا نہیں؟

ارشاد: بے کار باتوں سے تو ہر وقت پرہیز چاہیے اور شیخ کے حضور خاموش رہنا افضل ہے ضروری مسائل پوچھنے میں حرج نہیں۔ اولیائے کرام فرماتے ہیں (ذکر) شیخ کے حضور بیٹھ کر بھی نہ کرے کہ ذکر میں دوسری طرف مشغول ہوگا اور یہ فی الحقیقۃ ممانعت ذکر نہیں بلکہ تکمیلِ ذکر (یعنی کمال ذکر) ہے کہ وہ جو کرے گا بلا توسل (یعنی بغیر وسیلہ کے) ہوگا اور شیخ کی توجہ سے جو ذکر ہوگا وہ بِتَوَسُّط (یعنی وسیلہ کیساتھ) ہوگا یہ اس سے بدرجہا افضل ہے۔

پھر فرمایا! اصل کار حسنِ عقیدت ہے یہ نہیں تو کچھ نفع نہیں اور صرف حسنِ عقیدت ہے تو خیر اتصال (یعنی قرب) تو ہے۔ پھر فرمایا! پرنالہ کی مثل تم کو فیض پہنچے گا۔ حسن عقیدت ہونا چاہیے۔

عرض: حضور نفس اور روح میں فرق اعتباری معلوم ہوتا ہے؟

ارشاد: اصل میں تین چیزیں علیحدہ علیحدہ ہیں نفس، روح قلب (یعنی دل) روح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس اس کو ہمیشہ شر کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور مَعاذ اللہ کثرتِ معاصی (یعنی گناہوں کی زیادتی) اور خصوصًا کثرتِ

بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ اوندھا کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ بالکل چوپٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔

(مولف: اعلیٰ حضرت نے اپنی ولادت کی تاریخوں کا ذکر تھا اور اس پر)

ارشاد: فرمایا! بحمد اللہ تعالیٰ میری ولادت کی تاریخ اس آیۃ کریمہ میں ہے۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور اپنی طرف سے روح القدس کے ذریعہ سے ان کی مدد فرمائی ہے۔

اور اس کا صدر (یعنی آیت کا ابتدائی حصہ) ہے

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ

ترجمہ: نہ پائیں گے آپ ان لوگوں کو جو اللہ و رسول اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ و رسول کے مخالفوں سے دوستی رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کی اولاد یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے ہی کے کیوں نہ ہوں۔

اسی کے متصل فرمایا!

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ"

بحمد اللہ تعالیٰ بچپن سے مجھے نفرت ہے اعداء اللہ سے اور میرے بچوں کے بچوں کو بھی بفضل اللہ تعالیٰ عداوتِ اعداءِ اللہ (یعنی اللہ کے دشمنوں سے

دشمنی) گھٹی میں پلا دی گئی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ وعدہ بھی پورا ہوگا۔

خدا ایک پر تو ہو اِک پر محمد ﷺ اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡاِیۡمَانَ"

بحمدِ اللہ اگر قلب کے دو ٹکڑے کیے جائیں تو خدا کی قسم ایک پر لکھا ہوگا لا الہ الا اللہ دوسرے پر لکھا ہوگا محمد رسول اللہ ﷺ اور بحمد اللہ تعالیٰ ہر بد مذہب پر ہمیشہ فتح و ظفر (یعنی کامیابی و مدد) حاصل ہوئی ربُ العزۃ نے روح القدس سے تائید (یعنی مدد) فرمائی اللہ پورا فرمائے۔

وَیُدۡخِلُہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ط رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ ط اُولٰٓئِکَ حِزۡبُ اللّٰہِ ط اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰہِ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝

ترجمہ: اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

عرض: حضور! یہ صرع کیا کوئی بلا ہے؟

ارشاد: ہاں اور بہت خبیث بلا ہے اور اس کو اُم الصبیان کہتے ہیں اگر بچوں کو ہو (ورنہ بڑوں کو ہو تو) صرع (مرگی)۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس برس کے اندر اندر ہوگی تو اُمید ہے کہ جاتی رہے اور اگر پچیس سال کے بعد یا پچیس برس والے کو ہوئی تو اب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ امر آخر (یعنی دوسری بات) ہے۔ یہ فی الحقیقت

ایک شیطان ہے جو انسان کو ستاتا ہے۔

عرض: فاسق اگر مصافحہ کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اگر وہ کرنا چاہے تو جائز ہے ابتدا نہ چاہیے۔

عرض: قبر کا اونچا بنانا کیسا ہے؟

ارشاد: خلافِ سنت ہے میرے والد ماجد، میری والدہ ماجدہ، میرے بھائی کی قبریں دیکھئے ایک بالشت سے اونچی نہ ہوں گی۔

عرض: تمغے جو اسکولوں میں ملتے ہیں ان پر چہرہ بنا ہوتا ہے اس کو لگا کر نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ارشاد: ہو گی، مگر مکروہ تحریمی ہے۔

(اعلیٰ حضرت نے آبِ زم زم کے متعلق فرمایا۔)

کھانے پینے کی چیزوں میں مجھے زمزم شریف سے زیادہ کوئی چیز مرغوب (یعنی پسند) نہیں۔ یہاں کیا ذریعہ! (یعنی یہاں بریلی شریف میں تو زمزم میسر نہیں مگر) وہاں (یعنی حرم شریف میں) صبح، دوپہر، شام ہر وقت پیتا۔ صبح آنکھ کھلی تو پہلا کام یہ کہ زمزم شریف پیتا، پانچوں نمازوں کے بعد پہلا کام یہی ہوتا تھا۔

زمزم شریف کا مزہ ہر وقت بدلتا رہتا ہے

زمزم شریف کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ ہر وقت مزہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کچھ کھاراپن کسی وقت نہایت شریں اور رات کے دو بجے اگر پیا جائے تو تازہ دوہا ہوا گائے کا خالص دودھ معلوم ہوتا ہے۔

زمزم شریف غذا کی جگہ غذا اور دوا کی جگہ دوا؟

زمزم شریف جس کے پاس کافی مقدار سے ہو اسے نہ کسی غذا کی ضرورت نہ دوا کی۔ حدیث شریف میں فرمایا ''زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور دوا کی جگہ دوا۔''

عرض: زمزم شریف بھی تین سانسوں میں پینا چاہیے۔

ارشاد: ہاں، ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوا۔
فَاشْرَبُوْهُ مَصًّا وَلَا تَشْرَبُوْهُ عَبًّا فَاِنَّ الْعَبَّ يُوْرِثُ الْكُبَادُ
چوس چوس کر پیو۔ غٹ غٹ کر کے بڑے بڑے گھونٹ نہ لگاؤ۔ کہ اس سے جگر کا مرض ہوتا ہے۔

عرض: عربی زبان مرنے کے وقت سے ہو جاتی ہے؟

ارشاد: اس کی بابت (یعنی بارے میں) تو کچھ حدیث میں ارشاد نہیں ہوا۔ حضرت سیدی عبدالعزیز دباغؒ صاحبِ کتاب ''ابریز'' (یعنی شیخ احمد بن مبارکؒ) کے شیخ فرماتے ہیں۔ ''منکر نکیر کا سوال سریانی میں ہو گا۔ اور کچھ لفظ بھی بتائے ہیں۔''

عرض: کھانا کھاتے وقت بولنا کیسا ہے؟

ارشاد: کھانا کھاتے وقت التزام کر لینا نہ بولنے کا یہ عادت ہے مجوس (یعنی آتش پرستوں) کی اور مکروہ ہے اور لغو باتیں کرنا یہ ہر وقت مکروہ اور ذکر خیر کرنا یہ جائز ہے۔

عرض: مسجد میں کرسی بچھا کر اس پر بیٹھ کر وعظ کہنا جائز ہے؟

ارشاد: جائز ہے۔ خود حضور اقدس ﷺ نے عید گاہ میں کرسی بچھا کر اس پر وعظ فرمایا ہے۔

عرض: وہ کون کون سی عظیم ہستیاں ہیں جن کے بدن کو زمین نہیں کھاتی؟

ارشاد: حافظ بشرطیکہ عمل کرتا ہو قرآن پر بہتیرے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن انہیں لعنت کرتا ہے۔

رُبَّ تَالِی الْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ

بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

اور عالم دین اور شہید فی سبیل اللہ اور ولی وہ کہ درود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جسم جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہ کی اور وہ مؤذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو۔

سوال: مؤذن کا بلا اجرت اذان دینے کا ثواب؟

جواب: سید عالم ﷺ فرماتے ہیں "جو بلا اُجرت سات برس محض اللہ کی رضا کے لیے اذان دے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نار سے براءت (یعنی خلاصی) لکھ دیتا ہے۔

سوال: شمالی ہوا سے بارش نہ ہونے کی وجہ

جواب: جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں غزوۂ احزاب کا واقعہ ہے رب نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی، شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست و نابود کر دے اس نے کہا

اَلْحَلَائِلُ لَا یَخْرُجْنَ بِاللَّیْلِ فَاَعْقَمَھَا اللہُ تَعَالٰی

بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں تو اللہ نے اس کو بانجھ کر دیا۔

اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا پھر صبا (یعنی مشرقی ہوا) سے فرمایا قَالَتْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

''تو اس نے عرض کیا ہم نے سنا اور اطاعت کی۔''

وہ گئی اور کفار کو برباد کرنا شروع کیا۔ صرف ایک خندق درمیان میں تھی اس کے پار مسلمان تھے اس پار کفار ادھر صبح تک چراغ جلتے رہے اور دوسری طرف اونٹ بارہ بارہ کوس پر گرے تو پروائی (یعنی مشرقی ہوا) کو یہ نعمت دی کہ بارش اسی کے ساتھ ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆

وظائف

اعلیٰ حضرت

نوٹ: اعلیٰ حضرت نے مریدین کی جسمانی تربیت کے ساتھ ساتھ روحانی تربیت کی

سوال: اعلیٰ حضرت نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر کونسی دُعا پڑھنے کے لیے بتائی؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

ترجمہ: یعنی تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں تو مبتلا ہے اور مجھے اپنی مخلوق میں سے کثیر لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

عرض: اعلیٰ حضرت نے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارتِ شریف کرنے کے لیے کونسا وظیفہ بتایا؟

ارشاد: درود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بالخصوص اس درود شریف کو بعد نمازِ عشاء سو بار یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حصولِ زیارت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس سے بہتر صیغہ نہیں مگر خالص تعظیمِ شانِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پڑھے اس نیت کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت

عطا ہو۔ آگے اُن کا کرم بے حد و بے انتہا ہے۔

فراق و وصل چہ خواہی رضائے دوست طلب

کہ حیف باشد از و غیر او تمنائی

سوال: اعلیٰ حضرت نے پریشانی دور کرنے کا کونسا وظیفہ بتایا؟

جواب: لاحول شریف کی کثرت کریں یہ 99 بلاؤں کو دفع (یعنی دور) کرتی ہے۔ اُن (بلاؤں) میں سب سے آسان تر پریشانی ہے اور 60 بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے روز پی لیا کریں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے رزق میں برکت کا کونسا وظیفہ بتایا؟

جواب: ایک صحابیؓ خدمتِ اقدس ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے ملائکہ کی اور جس کی برکت سے روزی دی جاتی ہے۔ خلقِ دُنیا آئے گی تیرے پاس ذلیل و خوار ہو کر، طلوعِ فجر کے ساتھ سو بار کہا کر "سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ۔" ان صحابی کو سات دن گزرے تھے کہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی

"حضور! دنیا میرے پاس اس کثرت سے آئی، میں حیران ہوں کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں!" اس تسبیح کا آپ بھی ورد رکھیں، حتی الامکان طلوعِ صبح صادق کے ساتھ ہو ورنہ صبح سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو اس میں شریک ہو کر بعد میں عدد پورا کیجئے اور جس دن قبلِ نماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طلوعِ شمس سے پہلے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے وسوسے کے دفع (یعنی دور کرنے) کے لیے کون سی دعا بتائی؟

جواب: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ یعنی ''میں اللہ اور رسول پر ایمان لایا وہی اول و آخر وہی ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر چیز کو جانتا ہے۔'' پڑھنے سے وسوسے رفع ہو جاتے ہیں بلکہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ہی کہنے سے دور ہو جاتے ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے آمدنی کی قلت اور اہل وعیال کی کثرت سخت گلفت (یعنی تکلیف) دور کرنے کے لیے کونسا وظیفہ بتایا؟

جواب: یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب 500 بار اول و آخر 11 بار درود شریف بعد نمازِ عشا قبلہ رو باوضو ننگے سر ایسی جگہ کہ جہاں سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو پڑھا کرو۔

سوال: ایمان کی حفاظت کے لیے اعلیٰ حضرت نے کونسا وظیفہ بتایا؟

جواب: ایک روز بعد فراغ نمازِ عشاء لوگ دست بوس ہو رہے تھے اس مجمع میں سے ایک صاحب نے خدمتِ بابرکت میں عرض کیا مجھے حضور کی جبل پور تشریف آوری کی ریل میں خبر ملی صرف دعا کے واسطے حاضر ہوا ہوں کہ خداوندِ کریم ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر کرے۔'' حضور نے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا: اکتالیس بار صبح کو ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ'' اول و آخر درود شریف نیز سوتے وقت اپنے سب اوراد کے بعد سورۃ کافرون روزانہ پڑھ لیا کیجئے اس کے بعد کلام وغیرہ نہ کیجئے ہاں اگر ضرورت ہو تو کلام کرنے کے بعد پھر

سورۃ کافرون تلاوت کرلیں کہ خاتمہ اسی پر ہو۔ اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ اور تین بار صبح اور تین بار شام اس دعا کو ورد رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْأً نَعْلَمُہٗ، وَنَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَانَعْلَمُ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں جسے ہم جانتے ہیں اور ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس سے جسے ہم نہیں جانتے ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے کان، دانت اور پیٹ کے درد سے محفوظ رہنے کا کونسا وظیفہ بتایا ہے؟

ترجمہ: جو چھینکنے والے سے پہلے حمد الٰہی بجالائے وہ کان اور دانت اور پیٹ کے درد سے محفوظ رہے گا۔ (جیسا کہ حدیث میں ہے)

سوال: اعلیٰ حضرت نے بخار کے روحانی علاج کے لیے کونسا عمل بتایا؟

جواب: بعد عصر کسی صاحب نے ایک مریض کا ذکر کرتے ہوئے (اعلیٰ حضرت سے عرض کیا کہ بے حد بخار ہے۔ اس پر ارشاد فرمایا: بے حد بخار کے تو یہ معنی ہیں کہ اس کی انتہا ہی نہیں! کبھی اُترے گا ہی نہیں! کوستے تو آپ خود ہیں۔ (پھر آپ نے) بخار کا روحانی علاج بتایا۔

سورۃ مجادلہ جو اٹھائیسویں پارہ کی پہلی سورت ہے بعد عصر تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلایئے (بخار اُتر جائے گا۔)

سوال: اعلیٰ حضرت نے مرگی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضور اقدس ﷺ کے دربار میں ایک عورت اپنے بیٹے کو لائیں عرض کی صبح و شام یہ مصرع (مرگی) ہو جاتی ہے۔'' حضور نے اس کو قریب کیا اور اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا اُخْرُجْ عَدُوَّ اللہِ اَنَا رَسُوْلُ اللہِ نکل اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں۔ اسی وقت اسے قے آئی ایک سیاہ چیز جو چلتی تھی اس کے پیٹ سے نکلی اور غائب ہوگئی اور وہ لڑکا ہوش میں آ گیا۔

☆ غوثِ اعظمؒ نے مرگی کا علاج فرمایا

حضور غوث اعظم کے زمانے میں ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ حضور نے فرمایا ''اس کے کان میں کہہ دو غوثِ اعظم کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا۔'' چنانچہ اسی وقت وہ اچھا ہوگیا اور اب تک بغدادِ مقدس میں مرگی نہیں ہوتی۔

سوال بچوں کو مرگی کے مرض سے بچانے کے لیے اعلیٰ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب بچہ پیدا ہونے کے بعد جو اذان میں دیر کی جاتی ہے اس سے اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اقامت بچہ کے کان میں کہہ دی جائے تو ان شاء اللہ عمر بھر محفوظی ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے قرضہ سے نجات کے لیے کونسا وظیفہ بتایا؟

جواب: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

ترجمہ: اے اللہ مجھے حلال چیزوں میں کفایت کر حرام چیزوں سے دور رکھ اور تیرے ماسوا سے مجھے اپنے فضل سے غنی کردے۔

ہر نماز کے بعد 11 بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ اول و آخر درود شریف اسی دعا کی نسبت مولیٰ علی نے فرمایا کہ ''اگر تجھ پر مثل پہاڑ کے بھی قرض ہوگا

اسے ادا کردے گا۔''

سوال: اعلیٰ حضرت نے زہریلے جانوروں سے بچنے کے لیے کونسی دعا بتائی ؟

جواب: اس کے بعد کچھ واقعات مارگزیدہ (یعنی سانپ کے ڈسے ہوئے) اشخاص کے بارے ہوئے اس پر ارشاد فرمایا حدیث میں ہے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: پناہ لیتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی ہر مخلوق کے شر سے

سوال: اعلیٰ حضرت نے لقوہ کے روحانی علاج کے لیے کونسا عمل بتایا؟

جواب: ایک صاحب کے رخسارہ (یعنی رُخسار کے بالائی حصہ) پر لقوہ کا اثر ہو گیا تھا انہوں نے حاضر ہو کر حضورِ والا (یعنی اعلیٰ حضرت سے دعائے خیر چاہی ارشاد فرمایا ''لوہے کا پتر پر سورۃ زلزال'' شریف کندہ کرا لیجئے اور اسے دیکھتے رہا کیجئے۔

سوال: ایک مریض کا گلا پھول گیا تو اس کے علاج کے لیے اعلیٰ حضرت نے کونسی دعا بتائی ؟

جواب: ''اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ'' لکھ کر گلے میں ڈال لیا جائے۔

☆☆☆☆☆

سیاسی خدمات

کافر ہر فرد و فرقہ دشمن مارا
مرتد ، مشرک، یہود گبر و ترسا
مشرک را بندہ باش و بانصرانی
ہر کار حرام، ایں ست ز شیطان فتویٰ

(اعلیٰ حضرت)

سوال: دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: پوری دنیا میں صرف دو ہی قومیں بستی ہیں مسلمان اور کافر۔ کافر کسی بھی نسل زبان یا خطے سے تعلق رکھتا ہو۔ وہ ایک قوم ہے حدیث مبارکہ الکفر ملة واحدہ کہ کفر ایک ملت قوم ہے اور مسلمان کسی بھی نسل خطے یا زبان سے تعلق رکھتا ہو وہ ایک الگ قوم ہے۔ (مسلمان اور کافر دو الگ الگ قومیں ہیں۔)

سوال: اعلیٰ حضرت نے دو قومی نظریہ کب پیش کیا؟

جواب: 1897 عیسوی میں پٹنہ کے عظیم الشان اجتماع میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے خطاب کرتے ہوئے دو قومی نظریہ کے بارے کیا فرمایا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے فرمایا ''ہندو الگ قوم ہے اور مسلمان الگ قوم'' (اے) مسلمانوں سرکار اعظم ﷺ کا فرمان ہے کفر ایک ملت ہے یعنی کفر برطانیہ کا ہو تو وہ بھی کفر ہے اگر امریکہ کا ہو تو وہ بھی کفر ہے۔ چاہے کفر ہندوستان کا ہو وہ بھی کفر ہے۔ کفر ایک ملت ہے۔ مسلمانوں! تم یہ سمجھے ہو کہ ہم نے ہندوستان کے کافروں سے صلح کر کے لندن کے کفر کو بھگا دیا ہے اور ہندو تمہیں حکومت دیں گے نہیں نہیں گاندھی اور اس کی لابی بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ساتھ ملا کر انگریزوں کو بھگا دیا جائے اور اکثریت میں ہندو ہیں یہ تمام ہندو سیاست پر چھا جائیں گے اور اس طرح ہندوستان پر ہماری (ہندوؤں کی) حکومت ہو جائے گی اور مسلمانوں کو دوبارہ کچل دیا جائے گا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا دوقومی نظریہ کے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

جواب: آپ دوقومی نظریہ کے حامی تھے۔ آپ انگریز اور ہندو دونوں کو مسلمانوں کا دشمن سمجھتے تھے۔

سوال: تحریک خلافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ترکوں پر انگریزوں کے مظالم کے خلاف چلائی گئی تحریک کو ''تحریک خلافت' کہتے ہیں۔

سوال: تحریک خلافت کا آغاز کب ہوا؟

جواب: پہلی جنگِ عظیم کے بعد۔

سوال: پہلی جنگِ عظیم میں کس کو شکست ہوئی؟

جواب: جرمن اور اس کے اتحادی ترکی کو۔

س: ترکی اور جرمن کے حریف ممالک کونسے تھے؟

ج۔ فرانس، روس، برطانیہ، اور حلیف ممالک وغیرہ۔

س: ترکی کی شکست کے بعد ترکی سے معاہدہ کب ہوا؟

ج۔ 1920 عیسویں کو بمقام سان رومیو (فرانس) میں

س: اس معاہدے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ معاہدہ سیورے کہتے ہیں۔ جن کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) سلطان ترکی، اتحادیوں کی حمایت کے ساتھ قسطنطنیہ میں حکومت کریگا۔

(ii) اتحادیوں کو یہ حق ہے کہ آبناؤں پر قبضہ کرلیں جب چاہیں ترکی کے کسی حصہ

پر قابض ہو جائیں۔

(iii) ترکی کو توڑ کر ایک نئی مملکت قائم کر دی گئی۔ جس میں مندرجہ ذیل علاقے شامل کیئے گئے۔

مشرقی ریاض، مردان، نیلس، ترامزون، اور آذر بائیجان

حدود قائم کرنے کیلیئے امریکہ کو ثالث بنایا گیا۔

(iv) ترکی عرب ممالک کے متعلق اپنے تمام دعووں سے دستبردار ہو جائے۔

(v) ملک شام کی نگرانی فرانس کو دی جائے گی۔

اردن کی نگرانی برطانیہ کی دی جائے گی۔

یونان، سمرنا، مغربی اناطولیہ، اٹلی اپنے قبضہ میں لے گا۔

سوال: تحریک خلافت کے کیا مقاصد تھے؟

جواب: سلطنت ترکیہ کی سلامتی، سلطان ترکی کو خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے تسلیم کروانا، مسلمانوں کے مقدس مقامات کی حفاظت تحریک خلافت کے اہم مقاصد تھے۔

سوال: سلطنت ترکی کی امداد کے بارے اعلیٰ حضرت نے کیا تدابیر شائع کیں؟

جواب: آپ نے مندرجہ ذیل تدابیر شائع کیں۔

1. مسلمانوں کے آپس کے معاملات جن میں حکومت کی دست اندازی نہیں ہے۔ مسلمان باہم فیصلہ کریں کروڑوں روپے مقدمات میں ضائع نہ کریں۔

2. مسلمان اپنی قوم کے سوا کسی سے کچھ نہ خریدیں تا کہ گھر کا نفع گھر میں

رہے۔

3. جو مسلمان امیر ہیں وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بنک کھولیں۔ سود شرع نے حرام قطعی فرمایا ہے۔ مگر سو طریقے نفع کے حلال فرمائے ہیں۔

4. سب سے افضل دین کی ترویج و تحصیل ہے۔

5. اعلیٰ حضرت نے خود بھی (ترکی کے لیے) چندہ دیا اور اپنے زیر اثر لوگوں سے بھی دلوایا۔

6. مسلمانوں کو اسلامی سلطنت کی امداد پر توجہ دلائی۔

سوال: سلطنت ترکیہ کی اعانت (امداد) مسلمانوں پر لازم ہے یا نہیں اس سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے امام احمد رضا نے فرمایا کہ سلطنت عثمانیہ ایدھا اللہ تعالیٰ نہ صرف عثمانیہ ہر سلطنتِ اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعت اسلام نہ صرف جماعت ہر فرد اسلام کی خیر خواہی ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس میں قرشیت شرط ہونا کیا معنی؟ دل سے خیر خواہی مطلقاً فرض عین ہے اور وقت حاجت دعا سے امداد و اعانت بھی ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس سے کوئی عاجز نہیں اور مال یا اعمال سے اعانت (امداد) فرض کفایہ ہے۔

سوال: خلافت کمیٹی کا سربراہ کس کو بنایا گیا؟ جواب: گاندھی کو

سوال: گاندھی نے کونسا نعرہ لگایا؟

جواب: گاندھی نے ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ لگایا۔

سوال: تحریک خلافت کے بارے اعلیٰ حضرت نے کون سا رسالہ تصنیف کیا؟

جواب: دوام العیش فی الائمۃ من القریش رسالہ لکھا۔

سوال: تحریک خلافت کا پہلا اجلاس کب ہوا؟

جواب: 28 مئی 1920 عیسوی کو۔

سوال: اس اجلاس میں کونسا اصول تسلیم کیا گیا؟

جواب: انگریز حکومت کے ساتھ عدم تعاون کا اصول تسلیم کیا گیا اور تحریک ''ترک موالات'' کا اعلان کیا گیا۔

سوال: تحریک ''ترک موالات'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: گورنمنٹ سے عدم تعاون یعنی خطابات واپس کر دیں، نوکریاں چھوڑ دیں ٹیکس نہ دیں اور انگریز سے لین دین اور دوستی چھوڑ دو۔

سوال: تحریکِ ترک موالات کے متعلق اعلیٰ حضرت کا کیا موقف تھا؟

جواب: آپ کا موقف تھا کہ موالاۃ یعنی دوستی ہر کافر سے حرام ہے۔ چاہے ہندو ہو یا انگریز۔

سوال: ترک موالات اور دوقومی نظریہ کے متعلق اعلیٰ حضرت نے کونسا تحقیقی رسالہ لکھا؟

جواب: ''المحجۃ المؤتمنۃ فی ایۃ الممتحنۃ'' رسالہ لکھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے پاس تحریک ترک موالات میں شرکت کے لیے دستخط کرانے کون آئے؟

جواب: مولانا محمد شوکت علی جوہر اور مولانا محمد علی جوہر

سوال: اعلیٰ نے کیا جواب دیا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں۔ میں اس اتحاد کے خلاف ہوں۔ مگر مسلمانوں کی آزادی کے خلاف نہیں ہوں اور دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

سوال: گائے کی قربانی کے متعلق آپ کا موقف کیا تھا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے فتویٰ دیا کہ گائے کی قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔ اس کا باقی رکھنا ہندوستان میں واجب ہے۔

نوٹ: ہندوستان کے بعض علماء نے فتویٰ دیا کہ ہندوستان میں گائے کی قربانی ترک کر دیں صرف بھیڑ یا بکری کی قربانی کریں گائے کی قربانی ترک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ گائے کی قربانی کرنے سے ہندوؤں کی دل آزاری ہوتی ہے۔

سوال: گائے کی قربانی کے جواز پر اعلیٰ حضرت نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: "انفس الفکر فی قربان البقر" نام سے تحقیقی رسالہ لکھا۔

سوال: تحریک خلافت اور ترک موالات کامیاب ہوئی یا ناکام؟

جواب: یہ تحریک ناکام ہوئی (کیونکہ اس کا سربراہ ایک مکار ہندو تھا جو اندر سے مسلمانوں کا دشمن تھا)

سوال: تحریک خلافت ترک موالات کی ناکامی کے بعد ہندوستان میں کونسی تحریک چلائی گئی؟

جواب: تحریک خلافت کے بعد تحریک ہجرت چلائی گئی۔

سوال: تحریک ہجرت کے متعلق جمعیت علمائے ہند کا کیا موقف تھا؟

جواب: جمعیت علمائے ہند کا موقف تھا کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ یہاں سے

مسلمانوں کو ہجرت کر جانا چاہیے۔

سوال: دارالحرب سے کیا مراد ہے؟

جواب: دارالحرب اس ملک کو کہتے ہیں جس میں کافروں کی حکومت ہو اور وہ اس قدر با اقتدار ہوں کہ جو چاہیں حکم جاری کریں اور اعلانیہ طور پر شعائر اسلام کی ممانعت ہو۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے ہندوستان کے دارالسلام ہونے کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: "اعلام الاعلام بان ہندوستان دار السلام" کے نام سے اعلیٰ حضرت نے رسالہ لکھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے اس رسالہ میں ہندوستان کے دارالسلام ہونے کے متعلق کیا موقف اختیار کیا؟

جواب: آپ نے فرمایا کہ دارالسلام کے دارالحرب ہو جانے میں جو تین باتیں ہمارے امام اعظمؒ کے نزدیک درکار ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہاں احکام شرک اعلانیہ جاری ہوں اور اسلامی شعائر و احکام مطلقاً جاری نہ ہوں۔ جبکہ ہندوستان میں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کو ہر طرح کی آزادی حاصل تھی اور ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے تحریک ہجرت کے متعلق کیا فتویٰ دیا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ ہندوستان دارالسلام ہے لہٰذا دارالسلام سے ہجرت کرنا منع ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے علاوہ کن کن علماء نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا؟

جواب: اعلیٰ حضرت کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء نے ہندوستان کو دارالسلام ہونے کا فتویٰ دیا۔

مولانا کرامت علی جونپوری، مولانا فضل علی، مولوی ابوالقاسم عبدالحکیم، مولوی عبدالطیف، شیخ احمد آفندی (انصاری مدنی)، سید ابراہیم بغدادی، حضرت شیخ جمال بن عبداللہ حنفی (مفتی مکہ)، علامہ سید احمد دحلان مفتی شافعیہ (مکہ مکرمہ)، شیخ حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ (مکہ معظّمہ)، علامہ عبدالحق خیرآبادی، مفتی سعداللہ، مولانا اشرف علی تھانوی ان سب علماء نے ہندوستان کو دارالسلام قرار دیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے مسلمانوں کی ترقی و آزادی کے لیے کونسی کتاب تصنیف کی؟

جواب: آپ نے مسلمانوں کی ترقی کے لیے تدبیر ''فلاح ونجات'' تصنیف کی۔

☆☆☆☆☆

تصانیف اعلیٰ حضرت

نوٹ: آپ کی ہزار ہا تصنیف میں سے تبرکاً یہاں چند کا ذکر ہے۔ تفصیل کے لیے
حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد دوم از مولانا ظفر الدین بہاری

سوال: مختلف عنوانات پر آپ نے کتنی کتابیں لکھی ہیں؟

جواب: کم وبیش ایک ہزار

سوال: آپ کے جو فتاوی جات نکل کیے گئے ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: ان کا نام "العطایا النبویہ فی فتاوی الرضویہ" ہے۔

سوال: فتاویٰ رضویہ کی کل کتنی جلدیں ہیں؟

جواب: فتاوی رضویہ کی جدید ایڈیشن کے مطابق کل 30 جلدیں ہیں

سوال: فتاوی رضویہ کے کل کتنے صفحات ہیں؟

جواب: تقریباً بائیس ہزار 22,000 بہ اختلافِ روایت 21656 صفحات

سوال: کل کتنے سوالات و جوابات ہیں؟

جواب: 6847 سوالات جوابات ہیں۔

سوال: کل کتنے رسائل ہیں؟

جواب: کل 206 رسائل ہیں۔

سوال: پرانے ایڈیشن میں فتاویٰ رضویہ کتنی جلدوں میں ہے؟

جواب: فتاویٰ رضویہ (پرانے ایڈیشن) 12 جلدوں میں۔

سوال: آپ کی تصانیف کتنے علوم پر لکھی گئیں؟

جواب: کم وبیش تقریباً 50 علوم فنون پر۔

سوال: تخریج حدیث کے علم پر اعلیٰ حضرت نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: رسالہ "الروض لبھیج فی آداب التخریج" احادیث کی تخریج کے بارے لکھا۔

سوال: سورۃ الضحیٰ کی کتنے صفحات کی تفسیر لکھی؟

جواب: 600 سے زائد صفحات اور 80 جز تحریر کیے۔

سوال: فقہ کی کونسی کتاب پر آپ نے شرح لکھی؟

جواب: فقہ کی مشہور کتاب ردالمحتار کی شرح لکھی۔ (عربی زبان میں جدالممتار کے نام سے)

سوال: ردالمحتار کس کی تصنیف ہے جس پر آپ نے شرح لکھی؟

جواب: سید محمد امین بن عمر عابدین شامیؒ (متوفی 1836 عیسوی)

سوال: فلسفہ قدیمہ کے رد میں آپ نے کونسی کتاب تصنیف فرمائی؟

جواب: "الکلمتہ الملہمتہ فی الحکمتہ المحکمتہ لوھاء الفلسفة المشائمہ"

سوال: (کاغذی نوٹ) جواز کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ تصنیف فرمایا؟

جواب: "کفل الفقیہہ الفاھم فی احکام قرطاس الدراھم"

سوال: سب سے پہلے کس نے آپ کی علوم فنون پر کتب کی فہرست شائع کی؟

جواب: آپ کے شاگرد رشید و خلیفہ حضرت علامہ مولانا ظفر الدین بہاریؒ نے

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتب کی فہرست کس نام سے شائع ہوئی؟

جواب: المجمل المعدد لتالیف المعدد

سوال: اعلیٰ حضرت کے کتب و رسائل کی فہرست حروف ابجد کے حساب سے کس نے ترتیب دی؟

جواب: محقق علامہ مولانا عبدالستار ہمدانی برکاتی (انڈیا)

سوال: اعلیٰ حضرت کے فتاوی جات کو جدید ایڈیشن میں کس نے شائع کروایا؟

جواب: مفتی عبدالقیوم ہزارویؒ نے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے فتاوی کو کتنی جلدوں میں شائع کروایا؟

جواب: 33 جلدوں میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے پہلی اردو تصنیف کب لکھی؟

جواب: 21 سال کی عمر میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے سب سے پہلی فارسی تصنیف کتنی عمر میں لکھی؟

جواب: 25 سال کی عمر میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے قرآن پاک کا ترجمہ کب کیا؟

جواب: 1911 عیسوی میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا کیا نام ہے؟

جواب: کنز الایمان۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان کا کیا معنی ہے؟

جواب: ایمان کا خزانہ۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے اوقات صوم صلوۃ کی تخریج میں کونسی کتاب لکھی؟

جواب: زیج الاوقات للصوم والصلوٰۃ

سوال: اعلیٰ حضرت نے مساجد کی سمت قبلہ کی صحت پر کونسا رسالہ تحریر کیا؟

جواب: "ھدایۃ المتعال فی حد الاستقبال" رسالہ تحریر کیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے علم صوتیات کے متعلق کونسی کتاب تحریر کی؟

جواب: الکشف شافیا حکم فونوجرافیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے نیوٹن کے نظریات کے رد میں کونسی کتاب لکھیں؟

جواب: فوز مبین در ردِ حرکتِ زمین

سوال: اعلیٰ حضرت نے یہ کتاب کس موضوع پر ہے؟

جواب: نظریہ کش ثقل پر۔(نظریہ کشش ثقل کے موضوع پر)

سوال: اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دیوان کا کیا نام ہے؟

جواب: حدائق بخشش (بمعنیٰ بخشش کا باغ)

سوال: اعلیٰ حضرت نے تاج الفحول محبّ الرسول حضرت مولانا شاہ عبدالقادر کی مدح میں قصیدہ کب لکھا؟

جواب: 1315 ہجری میں (چراغ انس اردو زبان میں)

سوال: اعلیٰ حضرت نے سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں کی مدح میں کونسا قصیدہ لکھا؟

جواب: مشرقستان قدس۔

سوال: اقامت کے دوران انگوٹھے چومنے کے متعلق کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: نھج السلامۃ فی حکم تقبیل الابھامین فی الاقامۃ

سوال: تیمّم کے موضوع پر آپ کا کونسا رسالہ ہے؟

جواب: تاریخی نام ''حسن التعمم لبیان حد التیمم

تاریخی نام ''المطر السعید علیٰ نیت جنس الصعید''

سوال: آپ نے مسلک سیدنا امام اعظم کے اثبات کے متعلق کونسا رسالہ تصنیف

کیا؟

جواب: تاریخی نام "اجلی الاعلام ان الفتوی مطلقاً علی قوم الامام "

سوال: سجدہ تعظیمی کی حرمت پر اعلیٰ حضرت کونسا رسالہ ہے؟

جواب: تاریخی نام "الذبدۃ الذکیہ فی تحریم سجود التحیہ"

سوال: سادات کرام اہل بیت عظام پر زکوۃ حرام کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: "الزھر الباسم فی حرمۃ الذکوۃ علی بنی ھاشم "

سوال: بزرگوں کے ہاتھ چومنے کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَبَرُّ الْمَقَالُ فِی اسْتِحْسَانِ قُبْلَۃِ الْاِجْلَا

"بوسۂ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست کلام"

سوال: موت کے بعد روحوں کا گھروں میں آنے کے موضوع آپ نے کونسا رسالہ لکھا۔

جواب: اِتْیَانُ الْاَرْوَاحْ لِدِیَارِھِمْ بَعْدَ الرَّوَاحْ

"موت کے بعد روحوں کا اپنے گھروں پر آنا۔"

سوال: حضور اکرم ﷺ کی شفاعت کے ثبوت کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْنُ فِیْ شَفَاعَۃِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ

"محبوبوں کے سردار کی شفاعت کے بارے میں چالیس حدیثیں سنانا۔"

سوال: "دھویں کے پاس جانے سے روزہ ٹوٹنے کے احکام" کے متعلق کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْاِعْلَامُ بِحَالِ الْبُخُوْرِ فِی الصِّیَامْ

''حالتِ روزہ میں دھونی لینے کے بارے میں اطلاع۔''

سوال: مسجد کا صحن بھی مسجد ہے کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلتَّبْصِیْرُ الْمُنْجِدُ بِاَنَّ صَحْنَ الْمَسْجِدِ مَسْجِدٌ

سوال: مسجد کی چیز فروخت کرنے کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلتَّحْرِیْرُ الْجَیِّدُ فِیْ بَیْعِ حَقِّ الْمَسْجِدْ

''مسجد کی اشیاء فروخت کرنے کے (حکم کے) بارے میں عمدہ تحریر۔

سوال: وضو کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْجُوْدُ الْحَلْوُفِی اَرْکَانِ الْوُضُوْءِ

سوال: ''قسم کھانے کی مصیبت'' کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْجَوْهَرُ الثَّمِیْنُ فِیْ عِلَلِ نَازِلَةِ الْیَمِیْنُ

''قسم کی مصیبت سے متعلق قیمتی جوہر''

سوال: کفن پر کلمہ شریف لکھنے کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْحَرْفُ الْحَسَنُ فِی الْکِتَابَةِ عَلَی الْکَفَنْ (1308 ہجری)

''کفن پر لکھنے کے بارے میں عمدہ گفتگو۔''

سوال: مریض کے پاس بیٹھنے کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْحَقُّ الْمُجْتَلٰی فِیْ حُکْمِ الْمُبْتَلٰی

''(بیماری میں) مبتلا شخص کے حکم سے متعلق واضح و روشن حق)

سوال: چاندی اور سونے کی چیزیں استعمال کرنے کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ

تحریر کیا؟

جواب: اَلطِّیبُ الْوَجِیْزُ فِیْ اَمْتِعَۃِ الْوَرَقِ وَالْاِبْرِیْزُ (1309 ہجری)

سوال: دُعائے افطار، افطاری سے پہلے یا بعد پڑھنے کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْعَرُوْسُ الْمِعْطَارُ فِیْ زَمَنِ دَعْوَۃِ الْاِفْطَارُ

''افطار کی دعا کے وقت بیان میں عطر آلود دولھا۔''

سوال: نمازِ جنازہ دعاؤں کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْمِنَّۃُ الْمُمْتَازَۃُ فِیْ دَعْوَاتِ الْجَنَازَۃُ

جنازے کی دعائیں اور قبر پر تلقین کا طریقہ۔

سوال: دوبارہ نمازِ جنازہ کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلنَّھْیُ الْحَاجِزْ عَنْ تِکْرَارِ صَلٰوۃِ الْجَنَائِزْ

''نمازِ جنازہ کی تکرار سے روکنے والی ممانعت۔''

سوال: مسائل حج وزیارت کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلنَّیِّرَۃُ الْوَضِیَّۃُ فِیْ شَرْحِ الْجَوْھَرَۃِ الْمُضِیَّۃُ (1295 ہجری)

''اَلْجَوْھَرَۃِ الْمُضِیَّۃُ کی روشن، پاکیزہ شرح۔''

سوال: حدیث ضعیف پر عمل کے احکام پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: اَلْھَادِ الْکَافُ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافُ

''ضعیف حدیثوں کے حکم سے متعلق بھرپور راہنمائی کرنے والا''

سوال: آثارِ مقدسہ کے آداب کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: بَدْرُ الْاَنْوَارِ فِیْ اٰدَابِ الْاٰثَارْ

''آثارِ مقدسہ کے آداب کے بارے میں روشنیوں کا ماہِ کامل۔''

سوال: پانی کے اسراف کے حکم کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: بَرَکَاتُ السَّمَآءِ فِیْ حُکْمِ اِسْرَافِ الْمَآءِ

''پانی کے اسراف کے حکم سے متعلق آسمان کی برکتیں۔''

سوال: وضو اور غسل کرنے میں احتیاطوں کے موضوع پر آپنے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تِبْیَانُ الْوُضُوْءِ

''وضو کا بیان۔''

سوال: زکوۃ کے مسائل کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تَجَلِّی الْمِشْکٰوۃِ لِاِنَارَۃِ اَسْئِلَۃِ الزَّکٰوۃِ

''زکوۃ کے مسائل کو روشن (واضح) کرنے کے لیے چراغ کی چمک۔''

سوال: علم میراث کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تَجْلِیَۃُ السِّلْمُ فِیْ مَسَآئِلَ مِنْ نِّصْفِ الْعِلْمُ

''صلح کو روشن کرنا نصف العلم (نصف علم یعنی میراث) کے کچھ مسائل میں بعض مسائلِ فرائض میں کچھ علمائے معاصرین کی غلط فہمیوں کا ازالہ۔

سوال: نماز اور روزوں کے فدیے کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تَفَاسِیْرُ الْاَحْکَامُ لِفِدْیَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَامْ

''نماز اور روزوں کے فدیے سے متعلق احکام کی تفصیلات۔''

سوال: طہارت کے بعد بدن پونچھنے کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تَنْوِیْرُ الْقِنْدِیْلِ فِیْ اَوْصَافِ الْمِنْدِیْلِ

''رومال کے اوصاف بیان کرنے میں قندیل کا روشن کرنا۔''

سوال: محراب میں قیامِ امام کے متعلق آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: تِیْجَانُ الصَّوَابْ فِیْ قِیَامِ الْاِمَامِ فِی الْمِحْرَابْ

''محراب میں قیامِ امام سے متعلق درستگی کے تاج۔''

سوال: حقہ اور تمباکو کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: حُقَّۃُ الْمَرْجَانْ لِمُھِمِّ حُکْمِ الدُّخَانْ

''ایک اہم مسئلے، حقے کا حکم کے لیے مرجان کی ڈبیہ۔''

سوال: کمانے اور سوال کرنے کا حکم اس موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: خَیْرُ الْاٰمَالْ فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّؤَالْ

''کمانے اور مانگنے کے حکم میں بہترین امید۔''

روپیہ کمانا کب فرض، کب مستحب، کب حرام، کب مکروہ اور سوال کرنا کسی سے مانگنا کب جائز اور کب ناجائز ہے۔

سوال: طلاق کے الفاظ کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: رَحِیْقُ الْاِحْقَاقْ فِیْ کَلِمَاتِ الطَّلَاقْ

طلاقِ بائن کے الفاظ کی تعداد اور ان کی تفصیل۔

سوال: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والدین کے ایمان کے موضوع پر کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: شُمُوْلُ الْاِسْلَامْ، لِاُصُوْلِ الرَّسُوْلِ الْکِرَامْ

''رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آباواجدادِ کرام کی مسلمان ہونا۔''

سوال: مصافحہ دونوں ہاتھوں سے سنت ہے کہ موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: صَفَآئِحُ اللُّجَیْنُ فِیْ کَوْنِ التَّصَافُحِ بِکَفَّیِ الْیَدَیْنُ

''دونوں ہتھیلیوں سے مصافحہ ہونے میں چاندی کی تختیاں۔''

اس بات کا ثبوت کہ مصافحہ دونوں ہاتھوں سے ہونا چاہیے۔

سوال: کس نیند سے وضو ٹوٹتا ہے اور اس موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: نَبَہُ الْقَوْمُ اَنَّ الْوُضُوْءُ مِنْ اَیِّ نَوْمُ

''قوم کو آگاہ کرنا (اس بات سے) کہ کس نیند سے وضو جاتا ہے۔''

سوال: پیارے آقا ﷺ کے سایہ کی نفی کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: نَفْیُ الْفَیْءُ عَمَّنْ بِنُوْرِہٖ اَنَارَ کُلَّ شَیْءٌ

''اس ذاتِ اقدس سے سائے کی نفی جس نے اپنے نور سے ہر شے کو منور کر دیا''

سوال: شادی کی بعض رسموں کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: ھَادِی النَّاسْ فِیْ اَشْیَآءَ مِنْ رُسُوْمِ الْاَعْرَاسْ

''شادیوں کی بعض رسموں سے متعلق لوگوں کی رہنمائی کرنے والا۔''

شادیوں کی بعض رُسوم مثلا سہرا بندی، بندوقیں چھوڑنا وغیرہ مسائل سے متعلق آٹھ فتووں کا مجموعہ۔

سوال: رمضان کے احکام کے موضوع پر آپ نے کونسا رسالہ لکھا؟

جواب: ھِدَایَۃُ الْجِنَانْ بِاَحْکَامِ رَمَضَانْ

''رمضان کے احکام میں جنت کی راہ۔''

س: آپ نے فنِ نحو کی کس کتاب پر شرح لکھی؟

ج۔ ھدایۃ النحو (عربی زبان میں آٹھ سال کی عمر میں لکھی۔)

س: اعلیٰ حضرت نے اصول فقہ کی کس مشہور کتاب پر شرح لکھی؟

ج۔ مُسَلَّمُ الثُّبُوتِ (دس سال کی عمر میں حضرت محبّ اللہ بہاری کی کتاب)

س: اعلیٰ حضرت نے اپنے والد گرامی کی کس کتاب پر شرح لکھی؟

ج۔ جواھر البیان فی اسرار الارکان پر شرح لکھی۔

(تاریخ نام "سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ"

س: اعلیٰ حضرت کی تفسیر پہ مستقلاً کتاب کون سی ہے؟

ج۔ آپ نے تفسیر پر مستقل کوئی کتاب نہیں لکھی

نوٹ: (سورۃ والضحیٰ کی تفسیر لکھنے کا آغاز کیا لیکن فرصت نہ ہونے کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی۔)

س: اعلیٰ حضرت نے کونسی تفاسیر پر حواشی تحریر کیے؟

ج۔ (i) حاشیہ تفسیر بیضاوی

(ii) حاشیہ عنائت القاضی شرح بیضاوی (iii) حاشیہ معلم التنزیل

(iv) حاشیہ الاتقان فی علوم القرآن (v) درّ المنثور

(vi) حاشیہ تفسیر خازن

☆☆☆☆☆
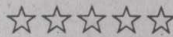
تقاریظ
اعلیٰ حضرت

سوال: تقریظ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایک دوسرے کی تعریف کرنا یا کسی کے کلمات یا تحریر کی تعریف کرنا۔ کسی کی تصنیف پر تحریری طور پر اظہار، رائے دینا تقریظ کہلاتا ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے کن کن علماء کرام کی کتب پر تقاریظ لکھیں؟ چند کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا مفتی عمر الدین، حجتہ الاسلام مولانا محمد حامد رضا، مفتی عبدالباقی محمد برہان الحق جبل پوری، مولانا حافظ عبدالحلیم، مولانا مفتی نقی علی خاں، مولانا محمد سلامت اللہ رام پوری، حافظ عبدالرحمٰن، شاہ ابوالحسنین احمد نوری، مولانا معراج الدین احمد، شاہ فضل رسول قادری بدایوانی، مفتی اعظم ہند، قاضی محمد گوہر علی شاہ، قاضی فضل احمد حنفی نقشبندی، حکیم غلام احمد شوق فاروقی فریدی سنبھلی، شیخ محمد علی مکی مالکی، مولانا شاہ عبدالسمیع بیدل رام پوری، مولوی محمود جان قادری، صدر شریعہ امجد علی اعظمی قادری، شاہ محمد عبدالقدوس، محمد عبیداللہ بدایوانی، مولانا حکیم ابونصر محمد یعقوب، برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا، پیر غلام محی الدین فقیر، مولانا عرفان علی قادری رضوی، مولانا محمد عبدالرزاق اکمل حیدر آبادی، مولانا عبدالغفار لکھنوی، مولانا منصور علی مراد آبادی، صدر سید صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی، مولانا غلام دستگیر قصوری ہاشمی، مولانا حکیم حبیب علی علوی کاکوروی، مولانا ظفر الدین بہاری، نجم الدین نجم قادری، سید عبدالغفار شاہ قادری حنفی بنگلوری وغیرہ وغیرہ

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر مکہ معظّمہ کے کن کن علماء نے تقاریظ لکھیں ہیں؟

جواب: درج ذیل ہیں۔

1. سید اسماعیل بن خلیل
2. شیخ محمد سعید بن محمد بابصیل (مفتی شافعیہ)
3. شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سراج (مفتی حنفیہ)
4. شیخ محمد عابد (مفتی مالکیہ)
5. شیخ عبداللہ بن حمید (مفتی حنابلہ)
6. شیخ محمد صالح بن شیخ صدیق کمال (سابق مفتی حنفیہ)
7. شیخ احمد ابوالخیر بن عبداللہ میرداد (رئیس الخطبا والائمہ بالمسجد الحرام)
8. شیخ محمد علی بن شیخ صدیق کمال (حنفی مدرس مسجد حرام)
9. شیخ عبداللہ بن محمد صدقہ (مدرس مسجد حرام)
10. شیخ عمر بن ابی بکر باجنید (مدرس مسجد حرام)
11. شیخ محمد صالح بن محمد بافضل (امام شافعیہ مسجد حرام)
12. شیخ ابوحسین محمد مرزوقی (مدرس مسجد حرام)
13. شیخ محمد علی بن حسین (امام مالکیہ مسجد حرام)
14. شیخ محمد جمال بن محمد امیر بن حسین مفتی مالکیہ)
15. شیخ اسعد بن احمد دہان (مدرس مسجد حرام)
16. شیخ عبدالرحمٰن بن احمد دہان

17. شیخ محمد بن یوسف خیاط

18. شیخ عطیہ محمود (مدرس حرم شریف)

19. شیخ محمد مختار بن عطارد الجاوی (مسجد حرام)

20. شیخ محمد بن واسع حسینی ادریسی (مدرس حرم شریف)

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر مدینہ منورہ کے کن کن علماء نے تقاریظ لکھیں ہیں؟

جواب: اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

1. شیخ عثمان بن عبد السلام داغستانی (مفتی مدینہ منورہ)

2. شیخ احمد جزائری ابن سید احمد مدنی (مفتی مالکیہ، مدینہ منورہ)

3. شیخ محمد تاج الدین بن محمد مصطفیٰ الیاس (حنفی، مفتی مدینہ منورہ)

4. شیخ حسین بن عبد القادر طرابلسی (مدرس مسجد نبوی)

5. سید احمد علوی بن سید احمد بافقیہہ حسین علوی (مفتی شافعیہ)

6. شیخ عبد اللہ نا تابلسی حنبلی (مسجد نبوی)

7. شیخ محمد عبد الباری بن سید محمد امین رضوان (مسجد نبوی)

8. شیخ عباس بن سید محمد رضوان (مسجد نبوی)

9. شیخ احمد بن سید احمد حسین شیخ مالکیہ (مسجد نبوی)

10. شیخ محمد سعید بن محمد الحسنی الادریسی القادری (مسجد نبوی)

11. سید احمد علی ہندی رام پوری (مہاجر مدنی)

12. شیخ علی بن احمد (مسجد نبوی)

13. شیخ احمد اسد گیلانی حسنی و حسینی (حما شریف)

14. شیخ غلام محمد برہان الدین بن شیخ نور الحسن

15. شیخ عبد القادر بن سودہ القرشی (مسجد نبوی)

16. شیخ محمد عبد الوہاب بن محمد یوسف (نقشبندی خالدی ضیائی مسجد نبوی)

17. شیخ مصطفیٰ مالکی (مسجد نبوی)

18. شیخ احمد بن محمد خیر النساری عباسی

19. شیخ محمد کریم اللہ مہاجر مدنی

20. شیخ موسیٰ علی شامی ازہری درویری (مدنی)

21. شیخ محمد یعقوب بن شیخ رجب (مدرس مسجد نبوی)

22. شیخ یٰس الخیاری (مسجد نبوی)

23. شیخ محمد یٰس بن سعید (مسجد نبوی)

24. شیخ عبد الرحمٰن ودیدار (المصری مدرسہ مسجد نبوی)

25. شیخ محمد سعید بن الحسنی الحسینی الاویسی القادری

26. شیخ محمد توفیق الایوبی الانصاری (مجاور مدینہ منورہ)

27. شیخ علی الرحمانی (مدینہ منورہ)

28. شیخ عبد الوہاب (مدینہ منورہ)

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتاب ''الدولۃ المکیۃ'' پر دیگر بلادِ اسلامیہ کے کن کن علماء نے تقاریظ لکھیں ہیں؟

جواب: اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

1. شیخ ابراہیم عبدالمعلی السقا (مدرس جامعہ ازہر مصر)
2. شیخ عبدالرحمٰن احمد حنفی مدرس جامعہ ازہر (مصر)
3. شیخ محمد الجامع الازہری (الدمشقی، قسطنطینی)
4. شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی (بیروت)
5. شیخ محمود بن صبغۃ اللہ مدراسی (مہاجر مدنی)
6. شیخ محمد سعید بن عبدالقادر (نقشبندی بغدادی)
7. شیخ عبدالحمید بن محمد ادیب عطار (شافی دمشقی)
8. شیخ محمد یحییٰ المکتبی الحسینی (دمشق)
9. شیخ یوسف عطا (مدرس درگاہ قادریہ بغداد شریف)
10. شیخ عثمان قادری (حیدرآبادی)
11. شیخ محمد امین (دمشق)
12. شیخ حمدان وینسی (قسطنطینی الجزائری)

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتاب ''حسام الحرمین'' پر مکہ معظمہ کے کن کن علماء نے تقاریظ لکھیں ہیں؟

جواب: اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

1. شیخ محمد سعید بابصیل (مفتی شافعیہ)
2. شیخ احمد ابوالخیر بن عبداللہ میرداد (خطیب مسجد حرام)
3. شیخ صالح کمال (مفتی حنفیہ)
4. شیخ علی بن صدیق کمال حنفی (سابق مفتی مکہ)

5. شیخ عبدالحق (مہاجر مکی)

6. سید اسماعیل بن خلیل (حافظ کتب الحرام)

7. سید مرزوقی (ابوحسین)

8. شیخ عمر بن ابی جنید

9. شیخ عابد بن حسین (مفتی مالکیہ)

10. شیخ علی بن حسین مالکی (مدرس مسجد حرام)

11. شیخ محمد علی بن حسین (مکی)

12. شیخ جمال بن محمد بن حسین

13. شیخ اسعد ابن احمد دہان (مدرس حرم شریف)

14. شیخ عبدالرحمٰن دہان

15. مولانا محمد یوسف افغانی (مہاجر مکی مدرس مدرسہ صولتیہ حرم شریف)

16. مولانا شیخ احمد مکی (خلیفہ حاجی امداداللہ، مہاجر مکی مدرس مدرسہ صولتیہ حرم)

17. شیخ محمد یوسف خیاط

18. شیخ محمد صالح بن محمد بافضل

19. شیخ عبدالکریم ناجی (داغستانی)

20. شیخ محمد سعد بن محمد یمانی (مدرس مسجد حرام)

21. شیخ احمد محمد جداوی

سوال: اعلیٰ حضرت کی کتاب ”حسام الحرمین“ پر مدینہ منورہ کے کن کن علماء نے تقاریظ لکھیں ہیں؟

جواب: درج ذیل ہیں۔

1. شیخ تاج الدین الیاس بن شیخ مصطفیٰ الیاس (مفتی مدینہ)
2. شیخ عثمان بن عبدالسلام (داغستانی سابق مفتی مدینہ)
3. سید احمد جزائری (شیخ مالکیہ)
4. شیخ خلیل بن ابراہیم خربوتی
5. شیخ محمد سعید بن سید محمد الغزتی (شیخ الدلائل)
6. سید عباس بن سید جلیل محمد رضوان (شیخ الدائل)
7. شیخ عمر بن حمدان محرسی مالکی اشعری
8. سید محمد بن محمد حبیب مدنی دیداری
9. شیخ محمد بن موسیٰ خیاری (مدرس حرم طیبہ)
10. سید شریف احمد برزنجی، مفتی شافعیہ
11. شیخ محمد عزیز وزیر مالکی (مغربی اندلسی)
12. شیخ عبدالقادر توفیق شبلی طرابلسی حنفی (مدرس حرم طیبہ)

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی تقریظ ہے جو اصل کتاب سے زیادہ ہے؟

جواب: حضرت قاضی عمرالدین ہزاروی کا رسالہ۔

سوال: یہ رسالہ کتنے صفحات پر مشتمل تھا؟

جواب: یہ رسالہ 10 صفحات پر مشتمل تھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی تقریظ کتنے صفحات پر مشتمل تھی؟

جواب: 32 صفحات پر۔

وصال مبارک مع
وصایا شریف اعلیٰ حضرت

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنے وصال مبارک کی تاریخ کس آیۃٔ کریمہ سے نکالی؟

جواب: وَیُطاف علیھم بِاٰنیۃٍ من فضۃٍ و اکوابٍ○

ترجمہ: ''اوران پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔''

سوال: اعلیٰ حضرت نے یہ تاریخ اپنے وصال سے کتنا عرصہ پہلے نکالی؟

جواب: آپ نے اپنی وفات سے چارہ ماہ بائیس دن پہلے نکالی۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے کس سن عیسوی کو یہ تاریخ وصال نکالی؟

جواب: 10 مئی 1921 عیسوی کو۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنے وصال سے کتنی دیر پہلے وصایا شریف قلمبند کرایا؟

جواب: 2 گھنٹے 17 سترہ منٹ پہلے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا وصایا شریف کتنی باتوں پر مشتمل ہے؟

جواب: 14 باتوں پر مشتمل ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: 25 صفر المظفر 1340 ہجری کو 28 اکتوبر 1921 عیسوی کو۔ جمعۃ المبارک دن 2 بج کر 38 منٹ پر

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کے عین وقت مؤذن کون سے کلمات پڑھ رہا تھا؟

جواب: حی اعلی الفلاح، حی علی الفلاح کے وقت آپ کا وصال ہوا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے وصال سے پہلے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا تصاویر وغیرہ ہٹادو۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی مراد تصاویر سے کیا تھی؟

جواب: یعنی لفافہ، کارڈ، روپیہ پیسہ وغیرہ کمرے سے اٹھوادیا (کیونکہ ان پر تصاویر ہوتی ہیں۔)

سوال: اعلیٰ حضرت نے وصال سے پہلے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: وضو کر کے قرآن پاک لے آؤ۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے یہ حکم کس کو ارشاد فرمایا؟

جواب: آپ نے یہ حکم مولانا حامد رضا خاں کو دیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے وصال سے پہلے کس سورۃ مبارکہ کی تلاوت کی تلقین کی؟

جواب: آپ نے سورۃ یٰسین اور سورۃ رعد پڑھنے کی ہدایت کی۔ (مصطفیٰ رضا کو)

سوال: اعلیٰ حضرت نے وصال سے پہلے کون کونسی دعائیں پڑھیں؟

جواب: سفر کی تمام دعائیں اور کلمہ طیبہ پڑھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی قبر مبارک کس نے کھودی؟

جواب: سید اظہر علی شاہ نے قبر مبارک کھودی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کو غسل مبارک کس نے دیا؟

جواب: صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب اور حافظ امیر حسن مرادآبادی نے

سوال: اعلیٰ حضرت کو غسل کتنے بجے دیا گیا؟

جواب: بروز ہفتہ دن 10 بجے صبح دیا گیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے غسل مبارک کا پانی وغیرہ کس نے دیا؟

جواب: سید سلیمان اشرف بہاری، مولانا محمد رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، سید محمود جان، سید ممتاز علی، جناب حافظ امیر حسن وغیرہ نے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی پیشانی مبارک پر کافور کس نے لگایا؟

جواب: حجتہ لاسلام مولانا حامد رضا خاں نے

سوال: اعلیٰ حضرت کو کفن مبارک کس نے پہنایا؟

جواب: سید نعیم الدین مرادآبادیؒ نے

سوال: اعلیٰ حضرت کے جنازے کے وقت گلی کوچے کن نعروں سے گونجتے رہے؟

جواب: اللہ اکبر، یارسول اللہ ﷺ کے نعروں سے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا جنازہ مبارک کس جگہ پڑھایا گیا؟

جواب: شہر سے باہر عیدگاہ میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا جنازہ عیدگاہ کب پہنچا؟

جواب: تقریباً 1:00 بجے دن۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے جنازے سے پہلے عیدگاہ میں کتنے جنازے موجود تھے؟

جواب: تقریباً 6 یا 7 جنازے پہلے سے موجود تھے جن کا نماز جنازہ اعلیٰ حضرت کے نمازِ جنازہ کے ساتھ ہی پڑھایا گیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا جنازہ کس نے پڑھایا؟

جواب: حجتہ لاسلام مولانا حامد رضان خاں صاحب نے سب جنازوں کی نماز جنازہ ایک ساتھ اکٹھی پڑھائی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا جنازہ کس وقت پڑھایا گیا؟

جواب: بعد نماز ظہر۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا مزار مبارک کہاں واقع ہے؟

جواب: انڈیا کے شہر بریلی، محلّہ سوداگراں میں

سوال: اعلیٰ حضرت کا مزار مبارک کس دارالعلوم میں واقع ہے؟

جواب: دارالعلوم منظر اسلام میں واقع ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا عرس مبارک کب منعقد ہوتا ہے؟

جواب: آپ کا عرس مبارک 24-25 صفر المظفر کو منعقد ہوتا ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کو کتنے بجے دفنایا گیا؟

جواب: مغرب کے قریب۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی فاتحہ سوم کا انتظام اجمیر شریف میں کس نے کیا؟

جواب: سید حسین علی بروز اتوار 27 صفر بعد از نماز فجر کو۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے دفن کے لیے کتنی میونسپلٹی سے اجازت لی گئی؟

جواب: تین میونسپلٹی سے اجازت لی گئی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا عرس چہلم شریف کب ہوا؟

جواب: ہفتم ماہ فاخر ربیع الآخر یوم پنج شنبہ 8 دسمبر 1921 عیسوی کو۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی قرآن خوانی برائے ایصالِ ثواب ریاست اوراودے پور میں کس جگہ ہوئی؟

جواب: انجمن تعلیم الاسلام مدرسہ اسلامیہ مسجد ہاتھی پول۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی قرآن خوانی کس دن ہوئی؟

جواب: اتوار کے دن، چار قرآن مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا گیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی قرآن خوانی کے بعد کس نے عالمانہ تقریر فرمائی۔

جواب: جناب مولانا محمد عبد الکریم قادری صاحب صدر مدرس اسلامیہ اودے پور

سوال: اعلیٰ حضرت کے مزار اور خانقاہ رضویہ کا سنگ بنیاد کب رکھا گیا؟

جواب: عرس چہلم کے موقعہ پر۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کی خبر کے لیے کن کن شہروں میں تار روانہ کیے گئے؟

جواب: رام پور، مراد آباد، پیلی بھیت، شاہجہان پورہ دہلی، میرٹھ میں تار روانہ کیے گئے؟

سوال: اعلیٰ حضرت کا سوئم یعنی (قل خوانی) کہاں ہوا؟

جواب: مسجد بی بی جی میں ہوا۔

وصایا شریف

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنا وصیت نامہ کس سے لکھوایا؟

جواب: (اعلیٰ حضرت کے بھتیجے) مولانا حسنین رضا سے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف کتنی باتوں پر مشتمل ہیں؟

جواب: 14 باتوں پر مشتمل ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف بالترتیب بتائیں؟

جواب: نزع کے وقت کارڈ، لفافے، روپیہ، پیسہ، کوئی تصویر دالان میں نہ رہے۔

سورۃ یٰسین و رعد بآواز بلند پڑھی جائیں، کلمہ طیبہ سینہ پر دم آنے تک متواتر پڑھا جائے۔ کوئی چلا کر بات نہ کرے، رونے والا بچہ مکان میں نہ آئے

☆ بعد قبض روح فوراً نرم ہاتھوں سے آنکھیں بند کر دی جائیں بسم اللہ

وعلیٰ ملۃ رسول اللہ ﷺ کہہ کر نزع میں نہایت سرد پانی پلایا جائے وہی دعا پڑھ کر ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔

☆ پھر کوئی نہ روئے، وقت نزع میرے لیے اور اپنے لیے دعائے خیر مانگتے رہو۔

☆ غسل وغیرہ مطابق سنت ہو، مفتی حامد رضا خاں فتاوی میں لکھی ہوئی دعائیں خوب از بر یاد کر لیں اور وہ نماز جنازہ پڑھائیں۔ ورنہ مولوی امجد علی

☆ بلاوجہ شرعی جنازہ میں تاخیر نہ ہو۔ جنازہ کے آگے آگے پڑھیں تو تم پہ کروڑوں درود اور شجرہ قادریہ۔

☆ خبردار کوئی شعر میری مدح کا نہ پڑھا جائے۔ یوں ہی قبر پر۔

☆ قبر میں بہت آہستگی سے اُتاریں۔ داہنی کروٹ دعا پڑھ کر لٹائیں اور پیچھے نرم مٹی کا پشتارہ لگائیں۔

☆ جب قبر تیار ہو جائے سبحن اللہ والحمد اللہ ولا اِلہ اللہ بالقول الثابت بجاہ نبیک ﷺ پڑھتے رہیں اناج قبر پر نہ لے جائیں، یہیں تقسیم کر دیں وہاں بہت غل ہوتا ہے اور قبروں کی بے حرمتی۔

☆ اور تیاری قبر سرہانے الم تا مفلحون پائنتی امن الرسول تا آخر تک سورۃ پڑھیں۔ اور سات بار بآواز بلند حامد رضا خاں اذان پڑھیں پھر سب واپس آجائیں اور ڈیڑھ گھنٹہ میرے مواجہہ میں درود شریف ایسی بلند آواز سے پڑھتے رہیں کہ میں سنوں۔

☆ پھر مجھے ارحم الرحمین کے سپرد کر کے چلے آئیں۔ اگر تکلیف گوارہ ہو سکتے تو تین شبانہ روز کامل پہر کے ساتھ دو عزیز یا دوست مواجہہ میں قرآن مجید اور درود شریف بلند آواز سے پڑھتے رہیں کہ اللہ چاہیے تو نئے مکان میں دل لگ جائے

☆ کفن پر کوئی قیمتی درشالہ یا قیمتی چیز یا شامیانہ نہ ہو کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

☆ فاتحہ کے کھانے سے اغنیاء کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقیروں کو دیا جائے وہ بھی اعزاز کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

☆ اعزا سے اگر ممکن ہو تو فاتحہ کے ساتھ ہفتہ میں تین بار یا دو بار ان اشیاء سے بھی کچھ بھیج دیا کریں۔ دودھ کا بھینس خانہ ساز اگر چہ بھینس کے دودھ کا ہو، مرغ کی بریانی، مرغ پلاؤ، بکری کا شامی کباب، پراٹھے، بالائی، فیرنی اردکی کی پھبریری دال مع ادرک لوازمات، گوشت بھری کچوریاں، سیب کا پانی، سوڈے کی بوتل، جیسے مناسب جانو میرے لکھنے پر مجبور نہ ہو۔

☆ ننھے میاں سلمہ کی نسبت جو خیالات حامد رضا خاں کے ہیں۔ میں نے تحقیق کی ہے سب غلط ہیں وہ احکام بے اصل یہ شرعی مسئلہ سے کہتا ہوں نہ رو رعایت سے ان پر ان کی اطاعت اور محبت واجب ہے اور ان سے پر ان سے محبت اور شفقت لازم جو اس کے خلاف کرے گا۔ اس سے میری روح ناراض ہوگی۔

☆ رضا حسین، حسنین اور تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع

شریعت نہ چھوڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ اور میرا دین اور مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنے وصال مبارک سے پہلے جمعۃ المبارک کو کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: وصال سے پہلے جمعہ پر فرمایا آج کرسی پر حاضری ہوئی ہے۔ آئندہ جمعہ چارپائی پر ہونگا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کا صدقہ جاریہ بتائیں؟

جواب: اولادِ صالح، (حجۃ الاسلام مفتی حامد رضا و مفتی اعظم ہند شاہ مصطفیٰ رضا خاں)، آپ کی تقریباً ایک ہزار تصانیف، مدرسہ منظر اسلام بریلی، جماعت رضائے مصطفیٰ آپ کا صدقہ جاریہ ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر بتائیں؟

جواب: آپ کے قلم مبارک سے لکھی ہوئی آخری تحریر یہ ہے۔

واللہ شہید ولہ الحمد وصلی اللہ تعالیٰ
وبارک وسلم علی شفیع المزنبین والٰہ
الطیبین وصحبہِ المکرمین وابنہٖ وحزبہٖ
الیٰ ابدالابدین امین والحمد للہ رب العلمینO

☆☆☆☆☆

اخباری تاثرات

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کی خبر امرتسر کے کس اخبار نے شائع کی؟

جواب: اخبار الفقیہ (5 نومبر 1921ء)۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کی خبر گورکھپور کے کس اخبار نے چھاپی؟

جواب: اخبار مشرق (3 نومبر 1921ء)

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کی خبر علی گڑھ کے کس اخبار میں چھپی؟

جواب: اخبار علی گڑھ گزٹ (11 نومبر 1921ء)

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کی خبر بدایوں شہر کے کس اخبار میں چھپی؟

جواب: اخبار ذوالقرنین (7 نومبر 1921ء)

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال پر دبدبہ سکندری اخبار کے تاثرات بتائیں؟

جواب: (جلد 58 نمبر 9، 31 اکتوبر 1921 عیسوی کے دبدبہ اخبار کے تاثرات)

اس حادثہ کو لکھتے ہوئے قلم تھرا اور کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ نہ صرف بریلی بلکہ تمام ہندوستان کے ایک زبردست عالم بے بدل اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ مولانا مفتی حاجی قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی بریلوی نے 25 صفر 1340 ہجری بمطابق 28 اکتوبر 1921 عیسوی یوم جمعۃ المبارک کو 2 بجے انتقال فرمایا۔ مرحوم ایک عرصہ سے علیل وکمزور رہتے آتے تھے۔ یہ افسوس ناک خبر شہر میں برقی رو کی طرح

پھیل گئی اور جس نے سنا اس پر کوہ الم ٹوٹ پڑا اور جوق در جوق مسلمان آستانہ رضویہ پر آ کر جمع ہونے لگے۔ اس روز مسلمانوں میں ایک سناٹے کا عالم تھا۔ 26 صفر کو دن کے 4 بجے مسجد رضوی کے پہلو میں مطبع والا جو مکان تھا۔ اس میں دفن کیے گئے۔ نماز جنازہ خلائق کے ازدحام کے باعث عیدگاہ کے وسیع میدان میں شاندار طریقے سے پڑھی گئی اور اس طرح یہ غیر معمولی ہستی ہمیشہ کے لیے ہم سے پردہ فرما گئی۔ اس حادثہ پر مسلمان بہت روئیں گے۔ کیوں کہ اعلیٰ حضرت کی ذات والا صفات دین کے لیے سپر تھی اور معاندین اہل سنت کے اس صادق جانباز عاشق رسول ﷺ کے سامنے چراغ گل تھے۔ دنیائے سنیت کے اس بڑے حادثہ میں ہم کو ان کے صاحبزادگانِ سعید جناب مولانا مولوی مفتی حاجی شاہ حامد رضا خاں صاحب قادری اور جناب مولانا مفتی شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری و عالیہ جنابہ محترمہ اور صاحبزادیوں اور دیگر اعزہ سے غیر معمولی ہمدردی ہے۔ مفصل ہم آئندہ لکھیں گے اور اُمید کرتے ہیں کہ بعض خصوصی احوال سے صاحبزادگانِ گرامی قدر مشرف فرمائیں گے۔

سوال: دبدبہ سکندری اخبار 7 نومبر 1921 عیسویں کے اعلیٰ حضرت کے وصال کے بارے میں تاثرات بتائیں؟

جواب: **جهان مر گیا**

موت العالم موت العالم

ازاراکین جماعتِ رضائے مصطفےٰ محلہ سوداگران بریلی 25 صفر 1340 ہجری بمطابق 28 اکتوبر 1921 عیسوی جمعتہ المبارک کے روز 2 بجے کر 38 منٹ پر اسلام کے پیشوائے اعظم مقتدائے فضلائے عالم، مائۃ حاضرہ کے مجدد، ملت طاہرہ کے مؤید اعلیٰ حضرت جلیل المرتبت مولانا مفتی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس سرہٗ نے ذکر الٰہی کے ساتھ عالم بقا کی طرف رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مسلمانانِ عالم کے قلوب بے چین ہیں۔ بریلی میں گھر گھر ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ جابجا سے افاضل واماثل دین جمال کے دیوانے ہو کر دوڑے اور 26 صفر کی صبح کو 9 بجے کے بعد اس امام اسلام کا جنازہ اُٹھا۔ آدمیوں کی وہ کثرت تھی کہ سوائے عیدگاہ کے کسی اور مقام میں نماز جنازہ کا ادا کرنا ممکن نہ معلوم ہوا۔ وسیع سڑکوں اور بلندیوں پر چڑھ کر دیکھنے سے جہاں تک نظر جا سکتی تھی۔ انبوہ ہی انبوہ نظر آتے تھے۔ ایک بجے عیدگاہ پہونچے اور بعد نماز ظہر حضرت مولانا مولوی مفتی حاجی محمد حامد رضا خاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم نے بعد تلقین ترکیب نماز جنازہ اور تکبیر سوم کے بعد وہ ادعیہ کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے اپنے فتاویٰ مبارکہ میں تحریر فرمائیں اور معمولہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں۔ حسب وصیت پڑھیں۔ مقتدیوں کو بعد دعا کے آہستہ آہستہ آمین آمین کہنے کی ہدایت فرما دی تھی۔ پھر وہاں اسی شان وشوکت کے ساتھ واپس ہوئے۔ جنازہ کے سامنے نعت خوانی درود شریف پڑھتے ہوئے محلہ سوداگران لائے اور حضرت مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب کے مکان میں اس سر الٰہی اور ودیعت ربانی نے پردہ فرمایا۔ قریب مغرب دفن سے فراغ ہوا اور ابھی تک

شیدائیان صادق العقیدہ کے غول کے غول مرقد اقدس کا (بمعنی لغوی) طواف کررہے ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی فاتحہ سوم کے بارے میں دبدبہ سکندری اخبار کے تاثرات بتائیں؟

جواب: (دبدبہ سکندری اخبار نمبر 10، 7 نومبر 1921 عیسوی)

سرکار اعظم اجمیر شریف میں اعلیٰ حضرت کی فاتحہ سوم

از سید غلام علی صاحب خادم درگاہ اجمیر شریف

25 صفر بمطابق 28 اکتوبر یوم جمعتہ المبارک کو بوقت شب سید حسین علی صاحب ولد سید صدیق علی صاحب وکیل جناب نواب صاحب بہادر والی ریاست جاورہ وخادم درگاہ معلیٰ سرکار اعظم اجمیر شریف کے نام ایک تار مرسلہ حضرت قبلہ مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب بریلی سے آیا۔ جس میں تحریر تھا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ کا وصال ہوگیا۔ اس حادثۂ ہوشربا کو معلوم کر کے تمام مریدین ومعتقدین کو جو اور جتنا رنج والم ہوا۔ اس کا حال تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے۔ اس حادثہ کی سب احباب کو اطلاع دی گئی اور سید حسین علی صاحب نے فاتحہ سوم کا انتظام کیا اور اول بروز اتوار 27 صفر کو آستانہ عالیہ حضور خواجہ خواجگاں سرکار اعظم خواجہ غریب نواز کے دروازہ جنوب واقع دالان نواب ارکاٹ بعد نماز صبح قرآن خوانی ہوئی۔ جس میں چند صاحبزادگان و چند مدرسین اور طلبائے مدرسہ معینیہ عثمانیہ ومدرسین معینیہ اسلامیہ ہائی سکول شریک رہے اس کے بعد ڈھائی بجے موافق قاعدہ صاحبزدگانِ درگاہ معلیٰ ختم

فاتحہ سوم کے واسطے شرقی دروازہ صحن درگاہ معلیٰ میں آکر ختم کیا گیا اس وقت علاوہ صاحبان مذکور کے حضرت جناب میر سید نثار احمد صاحب قبلہ متولی درگاہ اور چند اشخاص مدرسہ حنفیہ صوفیہ ویتامیٰ اجمیر شریف بہ تعداد کثیر شریک تھے بعد ختم تبرک تقسیم ہوا اور اس طرح اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں صاحب قبلہ کی فاتحہ سوم سرکار اعظم اجمیر شریف میں کی گئی۔

☆☆☆☆☆

سوال: مراد آباد کے مشہور اخبار مخبر عالم کے اعلیٰ حضرت کے وصال کے بارے تاثرات بتائیں؟

جواب انتقال پرملال مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی

اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پر ہے
بہوش باش کہ عالم رواروی پر ہے

بریلی کے ایک تار سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلی نے 28 اکتوبر 1921 عیسوی کو انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا مرحوم سنی حنفی علماء میں ایک غیر معمولی قابلیت ولیاقت کے عالم تھے جن کی تصانیف کثیرہ سے نہ فقط ہندوستان بلکہ ممالک غیر بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس خبر وحشت اثر نے افسوس کی جابجا صف ماتم بچھا دی۔ چنانچہ مراد آباد سے بھی مولوی نعیم الدین صاحب اور بہت سے حضرات جو آپ کے شاگردان اور مریدین میں ہیں۔ فوراً بریلی روانہ ہوگئے جن کے آنے پر مفصل حالات معلوم ہوں گے کل ہی

کی بات ہے کہ مولانا مرحوم کے صاحبزادے مولوی حامد رضا خان صاحب کے نام سے ایک چٹھی جعلی اخبار میں چھپ چکی جس کی فوراً تردید ہوئی تھی اور امید تھی کہ اس افترا پردازی کا کیا گل کھلے کہ یکایک یہ خبر آگئی۔ مولانا مرحوم کے بے وقت انتقال سے قوم کو ایک غیر معمولی صدمہ و نقصان برداشت کرنا پڑا کیوں کہ آپ کے دارالفتاویٰ سے مسلسل اشاعت دینی ہوتی رہتی تھی۔ مگر اُمید ہے کہ آپ ہی کے نقش قدم پر آپ کے سچے جانشین چلیں گے اور ان مفید علمی و مذہبی اشاعتوں کا باب بند نہ ہوگا۔ اخیر میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور ان کے پسماندگان سے اظہار افسوس وہمدردی کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆
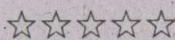
سوال: روزانہ بریلی اعلیٰ حضرت کے وصال کے بارے تاثرات بتائیں؟

جواب: روزانہ اخباری بریلی

نہ کوئی رہا نہ کوئی رہے گا
فقط ایک نام نکوئی رہے گا

سچ ہے اس عالم ناپائیدار میں بجز ذات باری تعالیٰ باقی سب فانی کل نفس ذائقۃُ الموت کے مصداق سب ہی کو ذائقہ موت چکھنا پڑے گا۔ مگر بعض انسانی ہستیاں ایسی داعی اجل کو لبیک کہتی ہیں جن سے پسماندگان کی چشم پرنم اور دل ہمیشہ متاسف رہا کرتا ہے اور رہ رہ کر عدم کو سدھارنے والے کی یاد آیا کرتی ہے۔ بریلی میں بھی ایک نہایت المناک حادثہ گزرا ہے جس نے بھی اس حادثہ روح فرسا کو سنا اس پر کوہ الم ٹوٹ پڑا ہے۔ آہ وہ حادثۂ جاں گداز کیا ہے؟

یہ لکھتے ہوئے قلم تھراتا ہے تاہم نہایت مختصر پیرایہ میں یہ تاسف انگیز خبر شائع کی جاتی ہے کہ بریلی کے مشہور زبردست عالم فاضل مجدد مائتہ حاضرہ عالی جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب نے کل بروز جمعتہ المبارک سہ پہر ایک طویل علالت شدیدہ کے بعد وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج تجہیز و تکفین عمل میں آنے کے بعد اعلیٰ حضرت مرحوم مغفور بعد از فراغت نماز سوداگری محلہ متصل مسجد ایک مقام پر دفن کیے گئے۔

☆☆☆☆☆
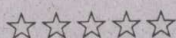
قطعہ وفات

ان بزرگ احمد رضا خاں باصفا — پاک باطن نیک دل نیکو سرشت
چوں ندائے ارجعی کوشش شنید — پشت یازد برسرِ دنیائے زشت
شربیک چشمک ذون روحش عقیم — درمیاں کوشک زرینہ خشت
چشم پرنم از وفور رنج و غم — مرغ دل از آتش فرقت برشت
دوآں بزرگ احمد رضا آہ — افضلا سال فوت ہجریش کلکم نوشت

(حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد سوئم صفحہ 322)

شہزادگانِ اعلیٰ حضرت

''حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خاں''

سوال: اسم گرامی؟ جواب: محمد حامد رضا

سوال: آپ کی ولادت مبارک کب ہوئی؟ جواب: 1875 عیسوی کو۔

سوال: آپ کی ولادت کہاں ہوئی؟

جواب: ہندوستان کے شہر بریلی شریف میں۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے آپ کیا نام رکھا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے آپ کا نام محمد رکھا۔

سوال: پکارنے کے لیے آپ کا کیا نام رکھا؟

جواب: اعلیٰ حضرت نے پکارنے کے لیے آپ کا نام حامد رضا رکھا۔

سوال: علماء نے آپ کو کیا لقب دیا؟ جواب: حجۃ الاسلام۔

سوال: عوام میں آپ کس لقب سے مشہور تھے؟

جواب: بڑے میاں کے لقب سے مشہور تھے۔

سوال: بچپن میں آپ کو کس چیز کا شوق تھا۔

جواب: آپ کو بچپن ہی سے گھڑ سواری کا شوق تھا۔

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: آپ نے تمام کتابیں اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت سے پڑھیں۔

سوال: آپ کتنے سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے؟

جواب: 19 سال کی عمر میں۔

سوال: آپ کب علوم دینیہ سے فارغ ہوئے؟

جواب: 1894 عیسوی میں

سوال: اعلیٰ حضرت آپ کے بارے کیا فرماتے تھے؟

جواب: حامد منی وانا من حامد

"حامد مجھ سے ہے اور میں حامد سے ہوں۔"

سوال: آپ کے پیرومرشد کا نام بتائیں؟

جواب: حضرت شاہ ابوالحسین نوری۔

سوال: آپ نے حج مبارک کب کیا؟

جواب: 1905 عیسوی میں۔

سوال: حضرت مولانا سردار احمد محدث اعظم پاکستان آپ کی خدمت میں کب حاضر ہوئے؟

جواب: 1926 عیسوی کو لاہور میں۔ حزب الاحناف کے جلسہ کے موقع پر۔

سوال: آپ کی کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: چھ دو بیٹے اور چار بیٹیاں۔

سوال: آپ اپنے چھوٹے بھائی سے کتنے سال بڑے تھے؟

جواب: آپ اپنے چھوٹے بھائی مصطفیٰ رضاں خاں سے 18 سال بڑے تھے۔

سوال: آپ کے چند مشہور شاگردوں کے نام بتائیں؟

جواب: اسماء تلامذہ درج ذیل ہیں۔

1. مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں

2. علامہ مولانا حسنین رضا خاں
3. شاہ عبدالکریم ناگپوری
4. مولانا مفتی ابرار حسین صدیقی
5. محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد فیصل آباد (پاکستان)
6. حضرت مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی وزیر آباد (پاکستان)
7. حضرت مولانا مفتی عبدالحمید قادری
8. حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین
9. مولانا غلام جیلانی مانسہرہ (پاکستان)
10. حضرت مولانا غلام جیلانی اعظمی
11. حضرت مولانا تقدس علی خاں
12. حضرت مولانا محمد علی حامدی
13. حضرت مولانا قاری غلام محی الدین بدیوانی

سوال: آپ کے چند مشہور خلفاء کے نام بتائیں۔

جواب: درج ذیل ہیں

1. مولانا ظہیر الحسن اعظمی
2. حضرت مولانا حافظ محمد میاں اشرفی
3. حضرت مولانا عنائیت محمد خاں
4. حضرت مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری
5. حضرت مولانا ولی الرحمٰن (پوکھریروی)
6. حضرت مولانا حماد رضا خاں نعمانی

7. حضرت مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری
8. حضرت مولانا سردار ولی خاں بریلوی (ملتان مدفون)
9. حضرت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی
10. حضرت مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد الوری (مدفون داتا دربار لاہور)
11. حضرت مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی
12. حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں
13. حضرت مولانا سید ریاض الحسن شاہ
14. حضرت مولانا مفتی اعجاز ولی خاں
15. حضرت علامہ مولانا مجاہد شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری
16. محدث بریلوی مولانا محمد احسان علی (مظفر پوری)
17. حضرت مولانا محمد سعید شبلی فیروز پوری
18. مداح رسول صوفی عزیز احمد بریلوی
19. حضرت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں بریلوی
20. حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین (کان پوری)
21. حضرت مولانا رضی احمد
22. حضرت مولانا قاضی فضل کریم
23. حضرت مولانا شیخ الحدیث عبد المصطفیٰ اعظمی
24. حضرت مولانا الحاج تقدس علی خاں بریلوی
25. حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی
26. حضرت مولانا مفتی ظفر علی نعمانی
27. حضرت مولانا سید محمد علی اجمیری

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 23 مئی 1943 عیسوی۔

سوال: آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: آپ کے خلیفہ مجاز محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆☆☆☆☆
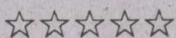
مفتی اعظم ہند شہزادہ اعلیٰ حضرت مصطفیٰ رضا خاں

سوال: آپ کا اسم گرامی؟

جواب: مصطفیٰ رضا، ابوالبرکات محی الدین جیلانی آلِ رحمٰن محمد مصطفیٰ رضا خاں

نوٹ: یہاں آل بمعنی مطیع ہے۔

سوال: آپ کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: آپ کی ولادت جولائی 1893 عیسوی کو ہوئی۔

سوال: آپ کی ولادت کے وقت اعلیٰ حضرت کہاں تشریف فرما تھے؟

جواب: اعلیٰ حضرت آپ کی وِلادت کے وقت اپنے مرشد خانہ میں تھے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کو مبارک باد کس نے دی؟

جواب: حضرت ابوالحسین نوری نے آپ کو مبارکبا ددی اور فرمایا آپ بریلی تشریف لے جائیں۔

سوال: آپ کا عقیقہ کس نام پر ہوا۔

جواب: آپ کا عقیقہ ''محمد'' نام پر ہوا۔

سوال: آپ کس لقب سے مشہور ہوئے؟

جواب: مفتی ہند اعظم کے لقب سے مشہور ہوئے؟

سوال: عرف عام میں آپ کس نام سے مشہور ہوئے؟

جواب: مصطفیٰ رضا خاں

سوال: آپ کے مرشد گرامی حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری نے آپ کا کیا نام رکھا۔

جواب: ابوالبرکات محی الدین جیلانی

سوال: آپ نے تعلیم کس سے حاصل کی؟

جواب: آپ نے تمام علوم فنون اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت سے پڑھے۔

سوال: آپ نے سب سے پہلے کس مسئلہ پر فتویٰ دیا؟

جواب: مسئلہ رضاعت پر۔

سوال: آپ کے نعتیہ دیوان کا نام بتائیں؟ جواب: سامان بخشش

سوال: اعلیٰ حضرت کے وصال کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: تقریباً 30 سال

سوال: آپ کی ولادت کس دن ہوئی؟

جواب: جمعتہ المبارک کے دن صبح صادق کے وقت

سوال: آپ کا تخلص کیا تھا؟ جواب: آپ کا تخلص نوری تھا۔

سوال: آپ کی ولادت کے وقت والد گرامی اعلیٰ حضرت کی عمر کتنی تھی؟

جواب: تقریباً 48 سال

سوال: آپ کی ولادت کے بعد اعلیٰ حضرت کے کتنے سال حیات ظاہری اس دنیا میں رہے؟

جواب: تقریباً 30 سال

سوال: آپ کی رسم بسم اللہ کتنی عمر مین ہوئی؟ جواب: 4 سال 4 ماہ 4 دن

سوال: کتنی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہوئے؟ جواب: 18 سال کی عمر میں

سوال: آپ کے اساتذہ کے نام بتائیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی

مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی مولانا رحم الٰہی منگوری

حجۃ السلام مولانا حامد رضا خاں مولانا ظہور الحسین رام پوری

سوال: آپ کی شادی کب ہوئی؟

جواب: مئی 1911 عیسوی میں۔

سوال: آپ کی کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: کل سات ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں ہوئیں۔

سوال: آپ کا وصال کتنی عمر میں ہوا؟ جواب: 91 سال کی عمر میں۔

سوال: آپ کو مفتی اعظم کا خطاب کب ملا؟

جواب: اگست 1928 عیسوی کو مفتی اعظم کا خطاب ملا۔ (خانقاہ عالیہ رضویہ بریلی کے عظیم الشان اجتماع میں ہزاروں علماء کی موجودگی میں)

سوال: آپ کا دیوان کس نام سے ہے؟

جواب: آپ کا نعتیہ دیوان سامان بخشش عرف گلستان نوری ہے۔

سوال: آپکا وصال کب ہوا؟ جواب: نومبر 1981ء

سوال: مفتی اعظم کا جنازہ کہاں پر ہوا؟

جواب: اسلامیہ انٹر کالج کے وسیع میدان میں۔

سوال: آپ کا جنازہ کتنے بجے ہوا؟

جواب: دن تین بج کر پندرہ منٹ پر۔

سوال: آپ کی تدفین کب ہوئی؟ جواب: تقریباً چھ بجے شام۔

سوال: مفتی اعظم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: اشرف المشائخ حضرت مولانا الحاج سید محمد مختار اشرف سمنانی اشرفی جیلانی سجادہ نشین سرکار کلاں کچھوچھہ شریف نے پڑھائی۔

سوال: آپ کے نمازِ جنازہ میں کتنے مسلم ممالک کے سفیروں نے شرکت کی؟

جواب: تقریباً 30 ممالک کے سفیروں نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کے طور نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔

سوال: مفتی اعظم کے وصال کی خبر کس کس ملک کے ریڈیو اسٹیشن نے نشر کی؟

جواب: آل انڈیا ریڈیو، پاکستان ریڈیو، بنگلہ دیش ریڈیو، بی بی سی لندن ریڈیو نے آپ کے وصال کی خبر نشر کی۔

☆☆☆☆☆
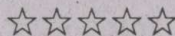
کرامات

اعلیٰ حضرت

سوال: محمد حسین رضوی نے اعلیٰ حضرت کی کونسی کرامت دیکھی؟

جواب: جناب محمد حسین رضوی کا بیان ہے کہ 1333 عیسوی میں مَیں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ جن کی شکل نہایت ہی نورانی ہے۔ مجھ سے فرمارہے ہیں تو ایسے شخص کا مرید ہے جو سیدھی راہ پر ہے۔

سوال: مولوی اعجاز ولی خاں نے اعلیٰ حضرت کی کون کونسی کرامات بیان کیں؟

جواب: مولوی سید سردار احمد بن سید مصاحب جو اعلیٰ حضرت کے سلسلہ کے مرید ہیں اور اعلیٰ حضرت کے مزار شریف کے سامنے ان کا مکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملازمت کے سلسلہ میں مَیں شہر نینی تال میں تھا کہ خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے کپڑے جل رہے ہیں اور آقائے نعمت اعلیٰ حضرت فرمارہے ہیں: سردار احمد! کپڑے بجھاؤ۔ فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا کہ واقعی لحاف میں آگ لگی ہوئی ہے اور حضرت قریب ہی تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں سردار! آگ بجھا۔ میں نے چاہا کہ پہلے اعلیٰ حضرت کے قدم چوم لوں، پھر آگ بجھاؤں۔ جیسے ہی اعلیٰ حضرت کیطرف بڑھا حضرت نظروں سے غائب ہوگئے۔ میں نے کپڑے بجھائے، چار انگل لحاف جل گیا تھا۔

☆ مولوی اعجاز ولی خاں صاحب کا بیان ہے کہ میری بڑی بھاوج اعلیٰ حضرت کی پوتی علیل ہوئیں۔ تمام لوگ ناامید ہو گئے تھے۔ مرحومہ ریحانہ کی ولادت ہوئی تھی اس وجہ سے وہ علیل ہوگئی تھیں۔ والدہ محترمہ نے فرمایا کہ مزار شریف پر جا کر عرض کر۔ میں حاضر ہوا اور بچی کو پائنتی میں ڈال دیا تو

مجھے محسوس ہوا کہ جیسے اعلیٰ حضرت فرماتے ہوں جا اچھی ہو جائے گی۔ میں آیا والدہ صاحبہ سے عرض کیا۔ اسی وقت سے صحت شروع ہو گئی۔ 22/23 دن میں بالکل اچھی ہو گئیں اور خدا کے فضل سے اب تک صحیح و سالم ہیں۔

☆ مولانا اعجاز ولی خاں کا بیان ہے کہ میرا چھوٹا بھائی حافظ مقدس علی خاں جو مجھے بہت زیادہ پیارا ہے، چیچک میں مبتلا ہوا۔ ایک شب میں استاذی مولانا امجد علی صاحب کے مکان پر تھا اور مولوی عبدالمصطفٰے صاحب سے لپٹ کر رو رہا تھا کہ دل میں خیال ہوا، حاضر دربار ہو کر عرض کروں۔ آستانہ پر حاضر ہوا اور رو کر عرض کیا تو چند دنوں میں صحت ہو گئی۔

سوال: مولوی عرفان علی نے اعلیٰ حضرت کی کونسی کرامت بیان کی؟

جواب: جناب مولوی عرفان علی صاحب پیلی بھیت تحریر فرماتے ہیں کہ 1912ء میں احقر درد قولنج میں مبتلا ہوا۔ تین روز تڑپتے گزرے کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس زمانہ میں احقر ہائی اسکول بریلی میں پڑھتا تھا اور بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھا۔ تیسرے روز اعلیٰ حضرت نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے میرے کمرہ کو شرف بخشا اور درد کے مقام پر اپنا دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھ کر دم کیا اور اپنے دست اقدس کی انگلی سے انگوٹھی نکال کر میری انگلی میں پہنا دی۔ دو تین منٹ کے بعد درد کافور ہو گیا۔

سوال: ذکاءاللہ خاں رضوی نے اعلیٰ حضرت کی کون کونسی کرامت دیکھی؟

جواب: جناب ذکاءاللہ خاں صاحب رضوی کا بیان ہے ایک دن پھاٹک میں

بہت سے مہمان آئے ہوئے تھے گرمی کا موسم تھا دوپہر کے کھانے میں مولانا ہدایت الرسول صاحب نے فرمایا: کیا اچھا ہوتا اگر اس وقت برف کا پانی ہوتا۔ یہ جملہ ختم ہی کیا تھا کہ زنانہ مکان کے کواڑ کھلنے کی آواز آئی دیکھا کہ اعلیٰ حضرت خود بنفس نفیس جگ میں برف کا پانی لیے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: ذکاء اللہ خان یہ برف کا پانی لے جایئے۔ مولانا ہدایت الرسول صاحب نے فرمایا: کھلی کرامت اس کو کہتے ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے خادم خاص حاجی کفایت اللہ نے کونسی کرامت دیکھی؟

جواب: حاجی کفایت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ سید رضا علی کے باغ احمد علی خان میں رہتے تھے ان کو پیر کی تلاش تھی اور کہتے تھے کہ کوئی پیر ملے تو مرید ہو جاؤں۔ نیاز احمد خاں نے کہا: آپ اعلیٰ حضرت کے مرید ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جب تک کچھ دیکھ نہ لوں بیعت نہیں ہوسکتا۔ ایک مدت اسی میں گزر گئی۔ ایک روز خواب میں دیکھتے ہیں کہ ایک میدان ہے جس میں مَیں ہوں اور اعلیٰ حضرت تشریف فرما ہیں۔ میں گر رہا ہوں تو اعلیٰ حضرت نے مجھے سنبھالا دیا۔ صبح کو یہ خواب نیاز احمد خان سے ذکر کیا انہوں نے کہا اب آپ بیعت ہو جایئے وہ گرتوں کو سنبھال لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ بطیب خاطر اعلیٰ حضرت کے مرید ہو گئے۔

سوال: جناب سید ایوب علی نے اعلیٰ حضرت کی کون کونسی کرامات بیان کیں؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ خان بہادر اصغر علی خان صاحب وکیل و رئیس شہر کہنہ کے برادر خرد جناب محمد علی خاں صاحب ایک قتل کے

مقدمہ میں ماخوذ ہو گئے۔اسی پریشانی کے عالم میں ایک روز عصر کے وقت مسجد محلہ سوداگراں میں آ کر اعلیٰ حضرت سے قدم بوس ہوئے اور اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور شرف بیعت سے شرف ہوئے۔ بعد بیعت طالب دعا ہوئے۔حضور نے دعا فرماتے ہوئے تسکین بخش آواز میں یوں ارشاد فرمایا کہ ان شاء اللہ آپ کو پھانسی نہیں ہوگی۔ پھران کو اپنے ساتھ لے کر پھاٹک میں تشریف لائے۔ یہاں جو خدام و متوسلین موجود تھے۔ان سے بھی موصوف کے لیے دعا کرائی اور فرمایا کہ جہاں چالیس مسلمان ہوتے ہیں وہاں ایک ولی ضرور ہوتا ہے اور یہاں تو بحمد اللہ 40 سے زیادہ مسلمان ہیں ان شاء اللہ ان کی دعا ضرور مقبول ہوگی۔اس کے بعد کچھ پڑھنے کے لیے بتا دیا۔ چنانچہ مقدمہ کھلا صرف کچھ دنوں جیل میں رہے پھانسی سے خداوند عالم نے بچالیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں پھیکا خربوزہ میٹھا ہو گیا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ سید محمود جان صاحب ساکن محلہ گڑھی نے فرمایا کہ ایک روز مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج حضور کی خدمت میں حاضر تھے اور کچھ پھل خربوزہ کے رکھے ہوئے ہیں۔ بایمائے حضور ایک پھل مولانا ممدوح نے اٹھایا اور گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تراشا جو پھیکا نکلا اس کے بعد حضور نے صرف ایک بار سورۃ اخلاص پڑھ کر تراشا تو میٹھا نکلا۔مولانا نے فرمایا میں گیارہ بار پڑھوں تو پھیکا اور آپ ایک بار پڑھیں تو میٹھا نکلے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی کونسی کرامت ہے جس میں ایک جن مسئلہ پوچھنے آیا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب ہی کا بیان ہے رات کے دو بجے کا وقت تھا حضور تحریر کا کام چھوڑ کر آرام فرمانے کے لیے لیٹ گئے کہ کسی نے اندر دروازہ پر دستک دی۔ آپ فوراً اُٹھ کر باہر تشریف لائے اور بہت دیر میں واپس تشریف لے گئے۔ پیرانی بی بی نے عرض کیا: حضور! کون تھے اور کیا کام تھا؟ ارشاد فرمایا: ایک مسئلہ کا جواب دینا تھا۔ انہوں نے کہا: اس وقت کون مسئلہ پوچھنے آیا تھا؟ فرمایا: ایک ''جن'' تھا جو بہت دور سے آیا تھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں خشک پھول بھی شفا بن گئے؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ حضور بسا اوقات بعد نماز عشاء پھولوں کا ہار گلے سے اُتار کر حاضرین مسجد پر تقسیم فرما دیا کرتے تھے۔ اس عطیہ بہیہ سے اکثر فقیر بھی مستفید ہوا کرتا تھا۔ میں ان پھولوں کو خشک ہونے پر محفوظ کرلیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب تک وہ تبرک میرے پاس رہا مجھے کسی دوا کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ اگر درد سر ہوا تو انہیں خشک پھولوں کو پیس کر پیشانی پر لگا لیا۔ بخار زکام کھانسی وغیرہ امراض میں پیس کر پی لیا کرتا تھا اور بکرمہ تعالیٰ وہ مرض کافور ہو جاتا تھا۔ افسوس کہ تبرک رفتہ رفتہ اب ختم ہو گیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے خواب میں مسئلے کا حل بتایا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ شب کے وقت مولانا

رحیم بخش صاحب ''میر زاہد'' مطالعہ فرمارہے تھے کہ طلبہ کو من جملہ اور اسباق کے اس کا بھی درس دینا تھا۔ دوران مطالعہ میں ایک جگہ رکاوٹ پیدا ہوئی بہت غور فرمایا مگر وہ مقام حل نہ ہوا۔ شب کا زیادہ حصہ اسی میں گزر گیا بالآخر کتاب بند کردی اور صبح کو جب طلبہ نے پڑھنا چاہا فرمایا: آج اسے رہنے دو کل اور صبح کو پھر طلبہ کو ٹال دیا۔ تیسری شب انتہائی سعی فرمائی مگر کامیابی نہ ہوئی اور کتاب بند کر کے بارادہ استراحت لیٹ گئے مگر نیند نہ آئی۔ دیر تک کروٹیں بدلتے رہے بالآخر آنکھ لگ گئی اور خواب میں دیکھتے ہیں کہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ ایک اجتماع کثیر میں اسی مسئلہ مخل کو حل فرمارہے ہیں۔ معاً آنکھ کھل گئی تو فجر کا وقت تھا وضو فرمایا اور نماز پڑھی اور خوش خوش مدرسہ پہنچ کر طلبہ کو درس دیا اور جس وقت سے بیدا ہوئے تھے قلب بار بار متقاضی تھا کہ بریلی شریف حاضر ہو کر قدم بوسی کروں۔ چنانچہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سبب حاضری عرض کیا۔ حضور نے تبسم فرماتے ہوئے اس حل کی تائید فرمائی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے شاگرد کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا دل پڑھائی میں لگ گیا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ مولوی سردار علی خان عرف عزو میاں فرزند اکبر جناب حاجی واجد علی خان صاحب مرحوم ہمشیرہ زادہ اعلیٰ حضرت کی طالب علمی کا زمانہ تھا۔ ابتدا نہایت بدشوقی، بے توجہی، لاپرواہی میں گزرا کہ مدرسہ کے اوقات میں مولوی صاحب طلبہ کو درس

دے رہے ہیں مگر میرے کان ان کی تقریر سے محض نا آشنا رہے تھے نہ کبھی کتاب کا مطالعہ کرتا نہ بعد کو کوئی سبق یاد کرتا، فقط مدرسہ کے وقت کتاب ہاتھ میں لے لیتا اور پھر کوئی غرض مطلب نہیں اور اسی وجہ سے ڈر کے مارے اعلیٰ حضرت کے سامنے نہ آتا۔ نمازوں کے اوقات میں جب جماعت قائم ہو جاتی تو اخیر میں آ کر شریک ہو جاتا اور سب سے پہلے مسجد سے نکل آتا۔ ایک روز جماعت عشاء کے لیے یہ خیال کر کے جاتا ہوں کہ پہلے ہی پڑھ کر چلا آؤں گا۔ ابھی بیرونی درجہ کے شمالی فصیل کے در میں بیٹھا ہی تھا کہ دفعتہً حضور اندرونی درجہ سے نکل کر میرے قریب آ کر کھڑے ہو گئے۔ اب قدم نہ آگے بڑھتا ہے نہ پیچھے ہٹتا ہے۔ غرض حضور دریافت فرماتے ہیں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کرنا پڑا۔

ہدایہ آخرین، شرح عقائد نسفی، حضور کو یہ سن کر بہت مسرت ہوئی اور ماشاء اللہ فرماتے ہوئے دستِ شفقت میرے سر پر پھیرتے ہیں جس سے بالکل کایہ پلٹ جاتی ہے اور مجھے کتب بینی کا شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ کتاب ہاتھ سے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔ ذہن بھی ایسا رسا ہو گیا کہ اپنے ہم سبقوں میں ممتاز ہو گیا۔ بلکہ جس شب کا یہ واقعہ ہے اس کے صبح ہی کو جس وقت درجہ میں جا کر بیٹھا ہوں اور سبق شروع ہوتا ہے تو میرے استاذ مولانا رحم الٰہی صاحب دامت فیوضہ مجھ میں بین فرق محسوس فرماتے ہیں۔ ان کی حیرت و استعجاب پر میں سارا واقعہ بیان کرتا ہوں کہ جس وقت سے اعلیٰ حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا ہے میں خود اپنے میں یہ تبدیلی محسوس کر

رہا ہوں۔

فی الحقیقت یہ اسی دستِ حق پرست کے برکات ہیں کہ آج مولوی صاحب موصوف مدرسہ منظر اسلام میں درجہ دوم اور اول کے طلبہ کو درس دے رہے ہیں۔ مولانا کا معمول ہے کہ روزانہ کتاب کا مطالعہ مواجہہ اقدس میں کیا کرتے ہیں اور اگر کوئی اُلجھن واقع ہوتی ہے تو حضور کی نظر کرم سے فوراً حل ہو جاتی ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے خواب میں تعویذ دیا اور شفا ہوگئی؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ شیخ مشتاق علی صاحب قادری رضوی ابن شیخ یادِ علی صاحب ساکن بانس منڈی محلّہ شہر بریلی شب جمعہ میں حضور اعلیٰ حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ حضور شیخ صاحب کو ایک تعویذ عنایت فرماتے ہیں کہ دفعتہً ان کی آنکھ کھل جاتی ہے دیکھتے ہیں کہ صبح صادق کا وقت ہے دل میں طے کرتے ہیں کہ بعد نماز جمعہ حضرت حجتہ الاسلام زیب سجادہ عالیہ رضویہ سے عرض کروں گا۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت پر نماز جمعہ سے فارغ ہو کر دفتر ''جماعت رضائے مصطفیٰ'' میں کہ پھاٹک میں بالا خانہ پر تھا۔ حاضر ہوئے اور حضرت ممدوح سے خواب بیان کیا جسے سن کر ابھی کچھ ارشاد نہ فرمایا تھا اتنے میں مولوی حشمت علی خاں صاحب لکھنوی ایک نقش قل ہو اللہ احد شریف کا جو حضور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے قلم فیض رقم سے مرقوم تھا۔ لے کر آئے اور عرض یا حسب حکم

حضور والا فقیر حقیر کا شانہ اقدس میں کتب خانہ کی الماری میں کتابوں کو صاف کر کر کے لگا رہا تھا کہ ایک کتاب میں یہ نقش نکلا ہے حضرت حجتہ السلام نے فوراً وہ نقش لے کر شیخ صاحب کو یہ فرماتے ہوئے عطا فرمایا کہ لیجئے بھائی مشتاق علی صاحب اپنے خواب کی تعبیر۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی کونسی کرامت ہے جس میں آپ کی دعا سے بڑا آپریشن ٹل گیا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ سید سردار احمد صاحب موصوف کہتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے گھر میں سات ماہ کا حمل تھا، دولڑکے پیٹ میں تھے، اس حال میں وہ دونوں لڑکے پیٹ میں مر گئے۔ ان کا پیدا ہونا سخت دشوار ہوا۔ ہسپتال کی بڑی میم نے کہا: ان بچوں کا پیدا ہونا ممکن نہیں لہٰذا ان کو ہسپتال لے چلو۔ اس کے کہنے کے مطابق میں پالکی لینے کو بہت پریشان جا رہا تھا کہ حضرت قبلہ مسجد کی فصیل پر وضو فرما رہے تھے۔ مجھ سے دریافت فرمایا: کیوں پریشان ہو؟ میں نے سب واقعہ اپنے گھر کا ذکر کیا۔ اس پر حضرت قبلہ نے روک دیا اور فرمایا: پردہ کراؤ میں آ رہا ہوں۔ لہٰذا میں فوراً لپکتا ہوا گھر آیا اور پردہ کر دیا۔ اتنے میں حضرت قبلہ تشریف لے آئے مکان میں لے گیا۔ حضرت نے فرمایا: ایک ڈورا بڑا سا لاؤ۔ میں نے ڈورا حاضر کیا۔ حضرت نے اس کا ایک سرا میرے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا: یہ ان کی ناف پر رکھو۔ میں نے اس ڈوری کو لے کر اپنے گھر میں ناف پر رکھا۔ حضور نے پڑھنا شروع کیا۔ پندرہ منٹ کے بعد حضور نے فرمایا: باہر

چلے آؤ اور دایا کو پاس کر دو۔ جیسے ہی میں اور حضرت قبلہ باہر تشریف لائے گھر میں سے خبر آئی دو بچے مردے پیدا ہو چکے ہیں۔ ورنہ بڑی میم نے کہہ دیا تھا کہ یہ بچے بغیر آپریشن کے نہیں پیدا ہو سکتے ورنہ بچوں کی ماں کا زندہ رہنا دشوار ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ کی دعا سے ناراض افسر ماتحت پر مہربان ہو گیا؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ سید سردار احمد صاحب نے کہا کہ ایک مرتبہ میرا انچارج افسر بہت ناخوش ہو گیا اور میرے نقصان رسانی کا جویاں رہنے لگا۔ جس کے باعث میں بہت پریشان تھا اور میں نے وہ وظائف جو حضور نے بتائے تھے پڑھنے شروع کر دیئے۔ ایک روز اس نے مجھ پر بہت تشدد کیا۔ میں نے اس پریشانی کے باعث کھانا بھی نہ کھایا اور نماز عشاء پڑھ کر سو رہا۔ خواب میں حضور اعلیٰ حضرت قبلہ تشریف لائے اور فرمایا: کیوں پریشان ہوتے ہو؟ وہ کافر تمہارا کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد وہ خود بخود ٹھیک ہو گیا اور پھر کبھی کچھ نہ کہا۔

سوال: جناب سید ایوب علی صاحب نے اعلیٰ حضرت کی کونسی کرامت بیان کی؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ موسم گرما میں فقیر کے سینہ پر نزلہ کا شدید غلبہ تھا۔ جمعہ کے روز کاشانہ اقدس میں برف کا شربت جس میں دودھ، کیوڑا پستہ وغیرہ لوازمات شامل تھے تیار ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ شربت نزلہ میں کس قدر مضر ہے مگر میں نے اپنے دل میں تہیہ کر لیا کہ پیوں

گا اور ضرور پیوں گا اور خوب سیر ہو کر پیوں گا۔ یہ حضور کے یہاں کا تبرک ہے۔ ان شاء اللہ مجھے مفید ہوگا۔ چنانچہ ضرورت سے کہیں زیادہ پیا اور بحمہ اللہ تعالیٰ شام تک سارا نزلہ کھانسی وغیرہ سب کافور ہو گیا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے مرید کے دل کی بات جان لی؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ جناب مولوی حافظ یقین الدین خلیفہ اعلیٰ حضرت قدس سرہما کا بیان ہے بہت عرصہ ہوا اعلیٰ حضرت اس مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ جس میں آج کل حضرت حسن میاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں ملوکپور میں اپنے یہاں کی مسجد میں ظہر کی نماز سے فارغ ہو چکا تھا کہ دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت کا لفظ عام طور پر استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ قصد کر لیا کہ ابھی جا کر دریافت کرلوں گا۔ عصر سے کچھ پہلے در دولت پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا، خادمہ مجھے دیکھ کر واپس گئی۔ چند منٹ کے بعد حضور تشریف لائے۔ مبارک ہاتھوں میں کتابیں اور قلم دان اور پان کی تھالی تھی۔ غلام نے کتابیں قلم دان لے کر حضور کے بیٹھنے کی جگہ رکھ دیں۔ حضور نے پان کی تھالی غلام کے سامنے کر کے فرمایا: حضرت ملاحظہ فرمائیں۔ اس سے پیشتر کبھی یہ الفاظ نہیں فرمائے تھے۔ ورنہ غلام کے دل میں یہ خیال کیوں پیدا ہوتا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے چوری شدہ زیور کی جگہ بتا دی؟

جواب: جناب سید ایوب علی صاحب ہی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ مرزا عبدالرحمن بیگ صاحب قادری رضوی ساکن محلّہ نجارہ پورہ شہر کنبہ بریلی کا طلائی ونقرئی تمام زیور چوری ہو گیا۔ یہ سخت پریشان کہ شب کو خواب میں اعلیٰ حضرت قبلہ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ مرزا جی! آپ کا سب زیور محفوظ ہے۔ گھبرایئے نہیں انہوں نے عرض کیا: حضور! پھر مجھے کس طرح ملے؟ فرمایا: فلاں شخص نے تمہارے مکان کے سامنے ہی دفن کیا ہے تلاش کرو۔ ان شاء اللہ مل جائے گا۔ صبح کو یہ اُٹھ کر اس شخص کو کہ وہیں کا رہنے والا ہے۔ پکڑتے ہیں اور اسے ڈراتے دھمکاتے ہیں بالآخر وہ شخص مرزا جی کے مکان سے متصل جو کھنڈ پڑا تھا وہاں لے جاتا ہے دیکھا کہ وہ افتادہ زمین جابجا کھدی پڑی ہے۔ اس شخص سے پوچھا جاتا ہے بتاؤ کہاں دفن کیا ہے؟ اس پر وہ شخص کہتا ہے زیور ضرور میں نے دفن کیا ہے اور اس کھنڈر میں دفن کیا تھا مگر اب نہیں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کہاں ہے؟ مجھے رات بھر تلاش کرتے ہو گیا ہے مگر پتہ نہیں چلا۔ یہ زمین میں نے ہی خودی ہے۔ غرض چند آدمیوں نے مزید جستجو کی اور بالآخر تمام زیور ایک جگہ نکل آیا۔ مرزا جی نے اس خوشی میں بڑی دھوم سے حضور کے مزار پر انوار پر چادر چڑھائی۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس مین آپ کی دعا سے پاگل ٹھیک ہو گیا؟

جواب: جناب قاری صاحب فرماتے ہیں کہ 8 ربیع الثانی کو حضرت مولانا شاہ

وصی احمد صاحب محدث سورتی کی خانقاہ میں عرس شریف کے موقع پر رسیوں میں جکڑے ہوئے ایک مسلمان نوجوان دیوانے کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پاگل کے رشتہ داروں نے بیان کیا کہ چھ ماہ سے یہ پاگل ہے۔ ہزاروں علاج کیے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پاگل خانہ میں اس لیے داخل نہیں کیا کہ وہاں مریضوں کو بہت مارتے ہیں ہم بڑی اُمید کے ساتھ حضور کی خدمت میں لائے ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں تمام گھر سخت پریشان ہے۔ اعلیٰ حضرت سب واقعات سننے کے بعد چند منٹ اس دیوانے کی طرف بہت غور سے دیکھتے رہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نگاہوں سے مرض کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت کے نگاہ ملاتے ہی دیوانہ کی مجنونانہ حرکات میں افاقہ ہونا شروع ہو گیا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اسی جگہ بے حس وحرکت ہو کر گر پڑا۔ اعلیٰ حضرت نے اس کے رشتہ داروں سے فرمایا: اب یہ ٹھیک ہیں رسیاں کھول دو اور گھر لے جاؤ اور روزانہ گیارہ عدد منقی تھوڑے سے دودھ کے ساتھ کھلا دیا کرو۔ خدا کے فضل سے وہ دیوانے صاحب اب تک زندہ ہیں اور اپنے نوجوان لڑکے کے ساتھ کاروباری زندگی میں مصروف ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ کو قتل کرنے کی سازش میں دو شیروں نے آپ کی حفاظت کی؟

جواب: حضرت مانا میاں صاحب سجادہ نشین حضرت محدث سورتی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مخالفین کی جانب سے اعلیٰ حضرت کے قتل کی منظم سازش کی گئی اور

دو آدمیوں کو مقرر کیا گیا کہ وہ عشاء کے بعد مسجد سے آتے ہوئے راستہ میں آپ کو شہید کر دیں۔ یہ دونوں آدمی ایک دن مسجد سے آپ کے پیچھے ہو لیے اور راستہ میں اپنے ناپاک خیال سے حملہ کرنا چاہا تو ایک خوفناک چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگ چیخ کی آواز سن کر ادھر اُدھر سے آ گئے اور ان کو بے ہوش دیکھ کر ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ جب ہوش وحواس ٹھیک ہوئے تو ان سے حالات دریافت کیے گئے تو ان دونوں آدمیوں نے قتل کی سازش بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب ہم نے حملہ کرنا چاہا تو اعلیٰ حضرت کے دائیں بائیں دو شیر نمودار ہوئے اور ہماری طرف نہایت غضبناک طریقہ سے بڑھے۔ پھر ہم کو نہیں معلوم کہ کیا ہوا۔ اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ بظاہر شیر تھے لیکن حقیقت میں اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے عاشق وشیدا حضور غوث اعظم کی مدد تھی۔ یہ دونوں شخص اسی وقت اعلیٰ حضرت کے سامنے تائب ہو کر بیعت ہو گئے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی وہ کونسی کرامت ہے جس میں آپ نے بتایا کہ کتاب کے اوراق جن پڑھنے کے لیے لے گئے ہیں؟

جواب: قاری احمد ہی کا بیان ہے کہ 1319 عیسوی میں حضرت محدث سورتی التعلیق المجلی شرح منیة المصلی تحریر فرما رہے تھے۔ ایک دن بہت سے اوراق آپ کی چوکی پر سے غائب ہو گئے بہت تلاش کی گئی مگر وہ اوراق دستیاب نہ ہوئے۔ اعلیٰ حضرت سے اس واقعہ کو بیان کیا گیا آپ نے فرمایا کہ وہ ضائع نہیں ہوئے ہیں بلکہ احتیاط سے رکھے ہوئے ہیں۔

اعلیٰ حضرت نے حضرت محدث سورتی سے فرمایا کہ آپ کی مسجد میں جنوں کی ایک جماعت رہتی ہے ان میں ایک صاحب علوم اسلامیہ سے بھی واقف ہیں اور آپ کے درس حدیث میں بھی شامل ہوتے ہیں وہ دیکھنے کے لیے لے گئے تھے مگر واپس رکھنا بھول گئے۔ آپ مسجد میں تلاش کیجئے۔ چنانچہ مسجد میں تلاش کیا گیا تو وہ مسودہ ایک اونچے طاق پر حفاظت سے رکھا ہوا دستیاب ہوا۔

خلفائے اعلیٰ حضرت

نوٹ: آپ کے چند مشہور خلفاء کا ذکر (مع مختصر حالات درج) ہے

ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاریؒ

سوال: آپ کی ولادت کس سن عیسوی کو ہوئی ؟

جواب: 19 اکتوبر 1880 عیسوی۔

سوال: آپ کا لقب کیا تھا؟ جواب: ملک العلماء

سوال: وہ کون سی ہستی ہے جس سے آپ زیادہ مستفید اور متاثر ہوئے ؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

سوال: اعلیٰ حضرت کے علاوہ آپ نے کن اساتذہ سے علم دین حاصل کیا؟

جواب: آپ نے حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی سے اور حضرت مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا لطف اللہ علی گڑھی، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی، مولانا حامد حسن رامپوری سے علم حاصل کیا۔

سوال: آپ کس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے ؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔

سوال: کس سن عیسوی میں آپ بیعت ہوئے ؟

جواب: 1904 عیسوی میں بیعت ہوئے ؟

سوال: آپ نے کون کون سے علوم اعلیٰ حضرت سے پڑھے؟

جواب: آپ نے اعلیٰ حضرت سے ''صحیح بخاری''، اوقلیدس، تصریح چھ مقالے، شرح چغمینی، علم توقیت، علم جفر، تکسیر، تشریح الافلاک، علم ہیئت، ریاضی

سوال: تصوف کی کون سی کتابیں اعلیٰ حضرت سے پڑھیں؟

جواب: عوارف المعارف، رسالہ قشیریہ

سوال: آپ کو کب دستارِ فضیلت باندھی گئی؟ جواب: 1907 عیسوی

سوال: آپ کو کس عظیم ہستی نے دستار فضیلت باندھی

جواب: حضرت مخدوم سجادہ نشین ردولی شریف شاہ حیات احمد قدس سرہٗ نے دستار فضیلت باندھی اور سند عطا کی۔

سوال: آپ کو کس سلسلہ میں اجازت خلافت عطا کی گئی؟

جواب تمام سلاسل میں اعلیٰ حضرت نے اجازت مرحمت فرمائی۔

سوال: آپ کو اعلیٰ حضرت نے کس لقب سے ملقب کیا؟

جواب: ''ملک العلماء'' اور ''فاضل بہار'' کالقب عطا فرمایا۔

سوال: اعلیٰ حضرت آپ کو اپنے خطوط میں کن الفاظ سے یاد فرماتے؟

جواب حبیبی وولدی وقرۃ عینی

ترجمہ: میرے پیارے، میرے بیٹے، میری آنکھوں کی ٹھنڈک

سوال: فارسی میں آپ کو اعلیٰ حضرت خطوط میں کن الفاظ سے یاد فرماتے؟

جواب جان پدر بلکہ از جان بہتر

سوال: کس علم میں پورے ہندوستان میں آپ کے پائے کا عالم نہیں تھا؟

جواب: علم توقیت میں

سوال: بریلی میں جو نماز کا نقشہ اوقات شائع ہوتا تھا وہ کون تیار کرتا تھا؟

جواب: ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری

سوال: ''حضرت سید شاہ علیم الدین احمد سجادہ نشین خانقاہ کبیریہ'' میں کب مدرس

مقرر ہوئے؟

جواب: 1906 عیسوی میں۔

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 18 نومبر 1962 عیسوی کی رات

سوال: آپ کو کونسی بیماری لاحق تھی؟ جواب: بلڈ پریشر کی

سوال: آپ کی قبر مبارک کس مشہور ولی اللہ کے مزار کے متصل ہے؟

جواب: حضرت شاہ ارزاں علیہ متوفی 1028 ہجری کے مزار کے ساتھ

سوال: آپ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

جواب: ڈاکٹر مختار الدین احمد (صدر شعبہ عربی علی گڑھ یونیورسٹی)

سوال: آپ کی تصانیف کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: تقریباً 70 ستر کے لگ بھگ آپ کی تصانیف ہیں؟

جن میں سے مشہور درج ذیل ہیں۔

1. شرح کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (سیرت طیبہ)
2. التعلیق علی القدوری (فقہہ) 3. تقریب (علم منطق)
4. وافیہ (نحو)
5. موذن الاوقات (نمازوں کے اوقات، سحری وافطاری کا ٹائم ٹیبل)
6. ھادی ہالھداۃ لترک الموالاۃ (ترک مولات کے رد میں)
7. (جامع رضوی) المعروف بہ (صحیح البہاری) (حدیث)
8. نافع البشر فی فتاویٰ ظفر (آپ فتاویٰ جات کا مجموعہ)

9. تنویر السراج فی ذکر المعراج (آپ کی تقریروں کا مجموعہ)

10. حیات اعلیٰ حضرت ''بتاریخی نام'' مظہر المناقب

11. مشرقی کا غلط مسلک

12. المجمل المعدد لتالیفات المجدد 1327 ہجری

13. جواہر والمواقیت (طلوع غروب، نصف النہار، وقت عصر وغیرہ علوم پر)

14. جواہر البیان

15. نصرۃ الاصحاب اقسام ایصال ثواب (ایصال ثواب کے موضوع پر)

☆☆☆☆☆
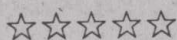
مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی

سوال: آپ کا نام مبارک اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی۔

سوال: آپ کے والد گرامی کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: حضرت مولانا محمد عبد الحکیم۔

سوال: آپ کی ولادت کب ہوئی ہے۔

جواب: 3 اپریل 1892 عیسوی۔

سوال: آپ کی پیدائش کس شہر میں ہوئی؟

جواب: U.P میرٹھ میں آپ کی ولادت ہوئی۔

سوال: آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: اُردو، فارسی، عربی کی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔

سوال: آپ نے کتنی عمر میں ناظرہ قرآن پڑھ لیا؟

جواب: چار سال 10 ماہ میں۔

سوال: آپ نے کس مدرسے درسِ نظامی کی سند حاصل کی؟

جواب: جامعہ قومیہ میرٹھ سے

سوال: آپ نے میٹرک کس سکول سے کیا؟

جواب: اٹاوہ ہائی سکول میرٹھ۔

سوال: آپ نے بی۔اے کی تعلیم کس کالج سے حاصل کی؟

جواب: ڈویژنل کالج میرٹھ سے۔

سوال: آپ نے بی۔اے کا امتحان کب پاس کیا؟

جواب: 1917 عیسوی۔

سوال: آپ نے اعلیٰ حضرت سے کب تعلیم حاصل کی؟

جواب: کالج کی چھٹیوں کے دوران اعلیٰ حضرت سے اکتسابِ علم کیا۔

سوال: کس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے دستِ اقدس پر۔

سوال: حرمین شریفین وطیبین سے واپسی پر قصیدہ مدحیہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پیش کیا؟

مطلع تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیم جام عرفاں اے شہِ احمد رضا تم ہو

مقطع علیم خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا
کرم فرمانے والے حال پہ اس کے شہا تم ہو

سوال: آپ کا یہ قصیدہ سن کر اعلیٰ حضرت نے کیا فرمایا؟

جواب: آپ نے قصیدہ سنکر فرمایا کہ آپ اس دیارِ پاک سے تشریف لا رہے ہیں یہ عمامہ تو آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں البتہ ایک جبہ ہے وہ حاضر کیے دیتا ہوں۔

سوال: آپ نے کب پوری دنیا کا تبلیغی دورہ کیا؟

جواب: 1951 عیسوی میں آپ نے پوری دنیا کا تبلیغی دورہ کیا۔

سوال: آپ نے جارج برناڈ شا سے کب ملاقات کی؟

جواب: 17 اپریل 1935 عیسوی بطور تبلیغی مشن۔

سوال: یہ ملاقات کہاں ہوئی؟

جواب: ممباسا (جنوبی افریقہ)

سوال: کس موضوع پر سوال و جواب ہوئے؟

جواب: عیسایت فلسفہ اور اسلام کے موضوع پر۔

سوال: جارج برناڈ شا کون تھا؟

جواب: یہ مشہور انگریز ڈرامہ نویس اور فلسفی تھا۔

سوال: کونسی کتاب میں یہ سوال و جواب شائع ہوئے ہیں؟

جواب: ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی شمارہ محرم وصفر 1392 ہجری۔

سوال: آپ نے کونسی سیاسی تحریکوں میں حصہ لیا؟

جواب: تحریک خلافت، شدھی تحریک اور تحریک پاکستان۔

سوال: بنارس میں کونسی کانفرنس میں آپ نے شرکت فرمائی؟

جواب: آل انڈیا سنی کانفرنس میں شرکت کی۔

سوال: یہ کانفرنس کب منعقد ہوئی؟

جواب: 1946 عیسوی بمقام بنارس۔

سوال: قائداعظم نے کونسی نماز آپ کے پیچھے ادا کی؟

جواب: قیام پاکستان کے بعد پہلی نماز عید۔

سوال: آپ کی کون کونسی تصانیف ہیں؟

1. ذکر حبیب 2 حصے
2. کتاب تصوف
3. بہار شباب
4. احکام رمضان اردو
5. اسلام کی ابتدائی تعلیمات
6. اسلام کے اصول
7. اسلام اور رشراکیت
8. مسائل انسانی کا حل
9. اسلام میں عورت کے حقوق
10. مکالمہ جارج برناڈ شا
11. مرزائی حقیقت کا اظہار

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 12 اگست 1954 عیسوی۔

سوال: آپ کا وصال کس شہر میں ہوا؟

جواب: مدینۃ المنورہ میں۔

سوال: کتنے سال آپ نے دنیا بھر میں تبلیغ کی؟

جواب: 40 سال تک۔

سوال: آپ کے بیٹے کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: علامہ شاہ احمد نورانی صدر جمیعت علمائے پاکستان۔

☆☆☆☆☆
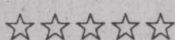
مولانا محمد سلیمان اشرف بہاری قدس سرہٗ

سوال: آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: مولانا محمد سلیمان اشرف بہاری۔

سوال: آپ کے والد ماجد کا کیا نام ہے؟

جواب: مولانا حکیم سید محمد عبداللہ۔

سوال: آپ کی ولادت کب ہوئی؟ جواب: 1878 عیسوی۔

سوال: کس محلّہ اور شہر میں آپ کی ولادت ہوئی؟

جواب: ضلع پٹنہ کے شہر بہار کے محلّہ میر داد میں ولادت ہوئی۔

سوال: آپ نے تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: جونپور کے مدرسہ حنفیہ میں۔

سوال: آپ نے کن اساتذہ سے علم حاصل کیا؟

جواب: مولانا علامہ ہدایت اللہ رام پوری، مولانا یار محمد سے

سوال: آپ کو اجازت خلافت کس نے مرحمت فرمائی؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے

سوال: آپ کے مشہور شاگردوں کے نام بتائیں؟

1. مبلغ اسلام مولانا ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری (بانی المرکز اسلامی کراچی)

2. پروفیسر رشید احمد صدیقی (مولف گنج ہائے گراں مایہ) علی گڑھ۔

3. ڈاکٹر محمد احمد علی (مہتمم بیت القرآن پنجاب ٹیکسٹ لائبریری)

4. ڈاکٹر برہان احمد فاروق لاہور

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 25اپریل1939ء

سوال: آپ کس قبرستان میں دفن ہیں؟

جواب: علی گڑھ کے قبرستان میں۔

☆☆☆☆☆
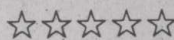
صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

سوال: آپ کا اسم گرامی؟

جواب: مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی۔

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی؟ جواب: مولانا سید محمد معین الدین۔

سوال: آپ کے دادا کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: حضرت مولانا سید امین الدینؒ

سوال: آپ کے پردادا کا نام بتائیں؟

جواب: مولانا سید کریم الدین آرزو۔

سوال: مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی والادت سعادت کب ہوئی؟

جواب: یکم جنوری 1883 عیسوی، بروز سوموار

سوال: آپ کا تاریخی نام کیا رکھا گیا؟ جواب: غلام مصطفیٰ

سوال: آپ نے کتنی سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا؟

جواب: آٹھ سال کی عمر میں۔

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: اپنے والد گرامی سے اردو اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔

سوال: درسی تعلیم آپ نے کن اساتذہ سے حاصل کی؟

جواب: حضرت مولانا شاہ فضل احمدؒ اور حضرت مولانا سید گل محمد قدس سرہ سے حاصل کی۔

سوال: کس مدرسے سے آپ نے درسِ نظامی پڑھا؟

جواب: مدرسہ امدادیہ مرادآباد۔

سوال: آپ نے کب دستار فضیلت حاصل کی؟ جواب: 1902 عیسوی

سوال: آپ کس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے؟

جواب: استاد مکرم مولانا سید گل محمد قدس سرہ کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔

سوال: آپ کو کس ہستی سے خلافت عطا ہوئی؟

جواب: اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی سے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کی ذات اقدس سے کس طرح متاثر ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت کی تصانیف کے مطالعہ کرنے کے بعد آپ کے دل میں گہری محبت پیدا ہوگئی۔

نوٹ: ایک دفعہ جودھ پور کے ادریس نامی ایک مخالف نے اخبار ''نظام الملک'' میں اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک مضمون لکھا جس میں دل کھول کر دشنام طرازی کا مظاہرہ کیا۔ حضرت صدرالافاضل کو یہ مضمون دیکھ کر بہت صدمہ ہوا اسی رات ادریس نامی شخص کے خلاف ایک مضمون تحریر فرمایا اور ''نظام الملک'' اخبار میں شائع کرایا۔ اعلیٰ حضرت کو پتہ چلا تو خوش ہوئے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے کس کو حکم دیا کہ سید نعیم الدین کو بریلی لائیں۔

جواب: حاجی محمد اشرف شاذلی کو۔

نوٹ: حاجی محمد اشرف شاذلی صاحب کو ان کے پیر کی دعا سے ایسی قوت حافظہ تھی کہ اہل حدیث اور اہل سنت کی تمام کتب حفظ تھیں۔ معمولی پڑھے لکھے آدمی تھے مگر مناظروں میں حاضر ہوتے۔ مناظر کو بتاتے رہتے کہ فلاں فلاں مضمون کتاب کے فلاح صفحہ پر ہے۔ وہ صفحات نکالتے تو مضمون موجود ہوتا بڑے مقدس بزرگ تھے۔ حوالہ حیات صدالافاضل ص 26

سوال: اعلیٰ حضرت سے ملاقات کے بعد نعیم الدین کتنا متاثر ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت کی ذات اقدس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ ہر مہینہ بریلی شریف حاضری دیتے تھے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کو صدرالافاضل پر کتنا ناز تھا؟

جواب: آپ کو صدرالافاضل پر اتنا ناز تھا کہ ہر مناظرہ میں علامہ فاضل کو بھیجتے تھے۔

سوال: صدرالافاضل نے کب حج مبارک کرلیا؟

جواب: 1354 ہجری میں سفر حج کیا۔

سوال: مراد آباد میں آپ نے کس مدرسے کی بنیاد رکھی؟

جواب: مدرسہ انجمن اہلسنت و جماعت

سوال: بعد میں اس مدرسہ کا کیا نام رکھا گیا؟

جواب: آپ کے نام کی نسبت سے جامع نعیمیہ

سوال: آپ کے مشہور شاگردوں کے نام کیا ہیں؟

1. ابوالحسنات سید محمد احمد قادری 2. علامہ ابوابرکات سید احمد قادری

3. تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی 4. حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی

5. پیر کرم علی شاہ الازہری

6. فقیہہ اعظم ابوالخیر مولانا مفتی محمد نوراللہ نعیمی (بصیر پور شریف)

7. مولانا مفتی محمد حسین نعیمی 8. مولانا مفتی محمد امین الدین

9. مولانا مفتی غلام معین الدین 10. مولانا غلام فخر الدین میانوالی

سوال: آپ کس زبان میں شاعری فرماتے تھے؟

جواب: عربی فارسی اور اردو میں شاعری کرتے۔

سوال: مراد آباد سے آپ نے کونسا ماہنامہ رسالہ جاری کیا؟

جواب: السواد اعظم۔

سوال: آپ کی مشہور تصانیف کونسی ہیں؟

1. تفسیر خزائن العرفان 2. اطیب البیان رد تقویۃ الایمان

3. الکلمۃ العلیاء (مسئلہ علم غیب) 4. سیرت صحابہ (وسیلہ جمیلہ)

5. سوانح کربلا (اردو) 6. التحقیقات لدفع التلبیسات (المہند کا رد)

7. کتاب العقائد 8. آداب الاخیار

9. زاد الحرمین (حج وزیارت کے مسائل)

10. کشف الحجاب (ایصال ثواب) 11. اسواط العذاب

سوال: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: جمعۃ المبارک کے دن، رات 12 بج کر پچپن منٹ پر آپ کا وصال ہوا۔

سوال: آپ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: جامع نعیمیہ مرادآباد مسجد کے بائیں گوشہ میں آپ کا مزار واقع ہے۔

☆☆☆☆☆
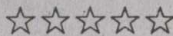
صدرالشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ'

سوال: آپ کا اسم گرامی

جواب: مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی قدس سرہ'

سوال: آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی کیا ہے؟

جواب: حکیم مولانا جمال الدین۔

سوال: آپ کے دادا کا اسم گرامی؟ جواب: مولانا خدا بخش۔

سوال: آپ کے پردادا کا اسم گرامی؟ جواب: مولانا خیرالدین۔

سوال: آپ کی ولادت کہاں ہوئی؟

جواب: قصبہ گھوسی محلہ کریم الدین میں

سوال: پیدائشی ضلع کونسا تھا؟ جواب: ضلع اعظم گڑھ۔

سوال: آپ کے والد ماجد کو کس علم میں مہارت تھی؟

جواب: علم و فضل اور علم طب۔

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی؟

جواب: اپنے جدامجد سے۔

سوال: اس کے علاوہ آپ نے کن اساتذہ سے علم حاصل کیا؟

1. اپنے بڑے بھائی مولانا محمد صدیق سے کچھ کتابیں پڑھیں۔

2. استاذ الکل مولانا ہدایت اللہ خاں رام پوری

سوال: درس حدیث کے لیے آپ کس استاد کے پاس گئے یا کہاں گے؟

جواب: حجتہ العصر، شیخ المحدثین مولانا شاہ وصی احمد محدث سورتی سے درس حدیث لیا۔

سوال: آپ نے فن طب کس مشہور حکیم سے حاصل کیا؟

جواب: لکھنؤ کے مشہور حکیم عبدالولی جھوائی ٹولہ سے فن طب میں مہارت حاصل کی۔

سوال: علامہ محدث سورتی کے مدرسہ کے علاوہ اور کس مدرسہ میں مدرس رہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت کے مدرسہ منظر اسلام بریلی میں۔

سوال: آپ کا نام اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں کس نے پیش کیا؟

جواب: علامہ محدث سورتی نے پیش کیا اور آپ کے حکم سے مطب چھوڑ کر بریلی آ گئے۔

سوال: درسِ تدریس کے علاوہ آپ کے ذمہ کیا کام تھا؟

جواب: مطبع اہلسنت کا انتظام آپ کے سپرد تھا۔

سوال: اعلیٰ حضرت سے آپ نے کون کونسی کتابیں پڑھیں؟

جواب: آپ نے اعلیٰ حضرت سے کوئی بھی کتاب سبقاً نہیں پڑھی۔

نوٹ: آپ نے سبقاً کوئی کتاب نہیں پڑھی لیکن فرماتے تھے کہ جو کچھ بھی ہے سب آپ ہی کا فیض کرم ہے۔

سوال: مولانا احمد رضا خاں آپ کے انتھک محنت کے بارے کیا فرماتے تھے؟

جواب: کہ مولانا امجد علی تو کام کی مشین ہیں۔

سوال: آپ کی مساعی کوششوں سے اعلیٰ حضرت کا کونسا علمی شاہکار معرض وجود میں آیا؟

جواب: ترجمہ قرآن مجید، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

سوال: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے آپ کو کیا لقب دیا؟

جواب: اعلیٰ حضرت کی طرف سے آپ کو ''صدر الشریعہ کا لقب عطا ہوا۔

سوال: آپ کے فتاویٰ کا کیا نام ہے؟

جواب: فتاویٰ امجدیہ۔

سوال: آپ کی شہرہ آفاق تصنیف کون سی ہے؟

جواب: ''بہار شریعت'' آپ کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔

نوٹ: بہار شریعت کا حصہ دوم پہلے لکھا گیا اس کے بعد پہلا حصہ لکھا گیا۔

سوال: آپ کے چند مشہور تلامذہ کے نام بتائیں؟

1. حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری
2. مناظر اسلام مولانا حشمت علی لکھنوی
3. مولانا محمد الیاس سیالکوٹی
4. مولانا محراب دین پشاوری
5. مولانا محمد یحییٰ (بیٹا)
6. مولانا عطاء المصطفیٰ (بیٹا)

7. مولانا غلام محی الدین بلیاوی 8. مولانا حکیم شمس الدین (بیٹا)

9. مولانا قاری عبدالجلیل الٰہ آبادی

10. مولانا اعجاز ولی خاں 11. مولانا غلام یزدانی

12. مولانا سید غلام جیلانی میرٹھی 13. مولانا عبدالعزیز مبارکپوری

14. مجاہد اعظم مولانا حسیب الرحمٰن 15. مولانا رفاقت حسین بہاری

16. مولانا شمس الدین جونپوری 17. مولانا وقار الدین کراچی

18. مولانا ولی النبی مردان 19. مولانا تقدس علی خاں سندھ

20. مولانا قاضی شمس الدین 21. مولانا سلیمان بھاگلپوری

22. مولانا مختار الحق 23. مولانا حامد فقیہہ

24. مولانا عبدالعزیز 25. مولانا عبدالحکیم بخاری

26. مولانا سید ظہیر احمد علی گڑھی 27. مولانا مبین امروہوی

28. مولانا فیض الحسن 29. مولانا محمد سلیمان ستھی

30. مولانا محمد علی اجمیری زہری 31. مولانا قاری محبوب رضا

سوال: آپ کے کتنے بیٹے تھے؟

جواب: آپ کو اللہ تعالیٰ نے سات بیٹے عطا فرمائے تین بیٹے آپ کی حیات میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

سوال: آپ کے بیٹوں کے اسماء گرامی کیا ہیں؟

جواب: مولوی حکیم شمس الہدی، مولوی یحیٰی، مولانا عطاء المصطفیٰ، مولانا عبد المصطفیٰ مولانا حافظ رضا المصطفیٰ خطیب میمن مسجد کراچی، مولانا ثناء المصطفیٰ، مولانا

ضیاءالمصطفیٰ۔

سوال: آپ نے حج مبارک کب ادا کیا؟ جواب: 1922 عیسوی۔

سوال: دوبارہ حج کے لیے آپ نے کب سفر مدینہ کی تیاری کی؟

جواب: 26 اگست 1948 عیسوی۔

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 2 ذیقعد، 1367 ہجری بروز دوشنبہ رات گیارہ بجے

نوٹ: جب آپ حج کرنے کے لیے جا رہے تھے کہ راستے میں آپ کا وصال ہو گیا۔ اس لیے حج نہ کر سکے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے نوبت بھی نہ آئی سفینے میں

☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو برکات سید احمد قادری

سوال: اسم گرامی؟ جواب: علامہ سید احمد قادری۔

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی؟

جواب: امام المحدثین حضرت مولانا ابو محمد سید محمد دیدار علی شاہ۔

سوال: جائے مقام پیدائش؟

جواب: ریاست الور میں ولادت سعادت ہوئی۔

سوال: تاریخ پیدائش؟ جواب: 1906 عیسوی

سوال: آپ کے اساتذہ کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا عبدالکریم، مولانا ظہور اللہ، مولانا ارشاد الوری، صوفی عبدالقیوم، نعیم الدین مرادآبادی، مولانا فضل احمد

سوال: آپ لاہور کب تشریف لائے؟

جواب: 1923 عیسویں تقریباً۔

سوال: دارالعلوم حزب الاحناف چند مشہور عالمی شہرت یافتہ علماء فضلاء کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا مہر الدین، قاضی سراج احمد مولوی محمد علی، ابوالنور مولوی محمد بشیر کوٹلی لوہاراں، مولانا حافظ مظہر الدین، مولانا غلام دین، شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا تازہ گل کابلی، مولانا فقیہی اعظم ابوالخیر نور اللہ نعیمی بصیر پوری، مولانا عبداللہ قصوری، مولانا حافظ محمد عالم سیالکوٹی جیسے مایہ ناز فرزندانِ اہل سنت دارالعلوم حزب الاحناف کے مشہور علماء کرام ہیں۔

سوال: آپ کس کے دستِ اقدس پہ بیعت ہوئے؟

جواب: آپ حضرت علی حسین کچھوچھووی اشرفی سمنانی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔ اسی نسبت سے اشرفی کہلائے۔

سوال: آپ نے حج مبارک کب ادا کیا؟ جواب: 1930 عیسوی۔

سوال: وصال مبارک کب ہوا؟ جواب: 24 ستمبر 1978 عیسوی۔

سوال: مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: دارالعلوم حزب الاحناف لاہور میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

تحریک پاکستان کے عظیم قائد حضرت اعظم مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی

سوال: اسم گرامی؟ جواب: سید محمد محدث کچھوچھوی

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی؟ جواب: سید نذر اشرف

سوال: آپ کی ولادت باسعادت کب ہوئی؟

جواب: 15 ذیقعد 1311 ہجری بروز بدھ، قصبہ جائس رائے بریلی میں۔

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: آپ نے ابتدائی تعلیم کافیہ تک اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

سوال: کافیہ کے بعد آپ نے باقی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: مدرسہ نظامیہ لکھنؤ سے

سوال: لکھنو کے علاوہ آپ نے کن مدارس اور اساتذہ سے تعلیم حاصل کی؟

جواب: علی گڑھ میں مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے

سوال: مفتی لطف اللہ علی گڑھی سے آپ نے کون کون سی کتب حدیث پڑھیں؟

جواب: آپ نے مفتی صاحب سے شرح تجدید، افق المبین، شرح مطالع پڑھی۔

سوال: آپ نے سند حدیث کہاں سے حاصل کی؟

جواب: پیلی بھیت میں مولانا وصی احمد محدث سورتی سے۔

سوال: محدث سورتی سے آپ نے حدیث کی کون کونسی کتابت کی سند حاصل کی؟

جواب: صحاح ستہ، موطا اور شرح معانی الآثار پڑھ کر سند حدیث حاصل کی۔

سوال: آپ نے کونسا مدرسہ قائم کیا؟ جواب: مدرستہ الحدیث دہلی میں۔

سوال: آپ کس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے؟

جواب: اپنے ماموں حضرت مولانا شاہ احمد اشرفؒ کے دست اقدس پر بیعت ہوئے

سوال: آپ نے کتنے حج مبارک ادا کیے؟

جواب: آپ نے 4، چار حج کی سعادت حاصل کی۔

سوال: آپ نے فتاوی نویسی کی تربیت کس سے حاصل کی؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے فتاوی نویسی کی تربیت لی۔

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 3 دسمبر 1963 کی تاریخ سوموار کا دن تھا۔

سوال: آپ کی کتنی اولاد چھوڑ گئے؟

جواب: دو بیٹیاں اور چار بیٹے، حضرت علامہ سید مدنی میاں اور علامہ سید ہاشمی میاں ہندوستان کے بین الاقوامی خطیب ہیں۔

☆☆☆☆☆

حضرت مولانا تقدس علی خاں

سوال: اسم گرامی؟ جواب: حضرت علامہ مولانا تقدس علی خاں

سوال: اسم گرامی والد ماجد؟ جواب: مولانا سردار ولی خاں نوری

سوال: آپ کے دادا کا نام بتائیں؟ جواب: مولانا ہادی رضا

سوال: آپ کی ولادت سعادت کب ہوئی؟

جواب: اگست 1907 عیسوی بریلی میں۔

سوال: آپ کا نام کس نے رکھا؟

جواب: مولانا حسن رضا خان نے۔

سوال: آپ کس سے بیعت تھے؟

جواب: اعلیٰ حضرت سے شرفِ بیعت حاصل کیا۔

سوال: آپ کے اساتذہ کے نام بتائیں؟

جواب: مولانا ظہور الحسن فاروقی رام پوری، مولانا نور الحسین رام پوری، مولانا رحم الٰہی منگلوری، مولانا حسنین رضا، مولانا امجد علی اور حجتہ الاسلام حامد رضا۔

سوال: آپ پاکستان کے کس جامع میں شیخ الجامعہ کے منصب پر فائز ہوئے؟

جواب: 25 مئی 1952ء کو جامعہ رشیدیہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور سندھ۔

سوال: آپ نے اعلیٰ حضرت کے نام کونسی مسجد تعمیر کی؟ جواب: مسجد رضا۔

سوال: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے رشتہ؟

جواب: اعلیٰ حضرت کے چچازاد بھائی تھے۔

سوال: مولانا حامد رضاں سے خونی رشتہ؟

جواب: مولانا حامد رضا خاں کے داماد تھے۔

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 22 فروری 1988 بروز سوموار کو وصال ہوا۔

سوال: آپ کا مدفن بتائیں؟

جواب: پیر جو گوٹھ خیر پور سندھ میں آپ کا مزار ہے۔

مولانا مفتی غلام جان ہزاروی ثم لاہوری

سوال: اسم گرامی؟ جواب: عبدالمصطفیٰ غلام جان

سوال: اسم گرامی والد ماجد؟ جواب: مولانا احمد جی

سوال: دادا کا اسم گرامی؟ جواب: حضرت مولانا محمد عالم

سوال: تاریخ پیدائش؟

جواب: 1896 عیسوی، مانسہرہ ضلع ہزارہ

سوال: ابتدائی تعلیم آپ نے کہاں سے حاصل کی؟

جواب: ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔

سوال: مولانا غلام رسول گجرات سے کس کونسی کتاب پڑھی؟

جواب: ''حمداللہ'' اور ''زواہد ثلاثہ'' کا درس آپ سے پڑھا۔

سوال: حضرت علامہ حکیم برکات احمد سے کونسی کتاب پڑھی؟

جواب: علم ریاضی اور معقولات کی کتابیں برکات احمد ٹونکی سے پڑھیں۔

سوال: درس نظامی کی آخری کتابیں کہاں سے پڑھیں۔

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شہرت سن کر بریلی شریف آگئے۔ شمس العلماء ظہور الحق فاروقی رام پوری اور مولانا احمد علی سے درس نظامی کی آخری کتاب پڑھیں۔

سوال: آپ کی دستار بندی کب ہوئی؟ جواب: 1337 ہجری میں۔

سوال: آپ کس کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے؟

جواب: دستارِ بندی کے موقعہ پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست اقدس پر بیعت کی۔

سوال: آپ کی تصانیف کونسی ہیں؟

جواب: فتاوی غلامیہ، نورالعینین فی سفرالحرمین، سیف رحمانی علی رأس القادیانی دیوان غلامیہ، نغمہ شہادت، القول المحتاط فی جواز الحیلۃ والاسقاط رسالہ اذان علی القبر وتعدد الجمعہ فی المساجد المصر

سوال: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: یکم اگست 1959 عیسوی، بوقتِ ظہر

سوال: مزار مبارک کہاں ہے؟

جواب: لاہور کے میانی قبرستان میں غازی علم الدین شہید کے جنوبی جانب دفن ہیں

سوال: نمازہ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد نے پڑھائی؟

سوال: آپ کے بیٹے کا کیا نام ہے؟

جواب: حضرت مولانا مظفر اقبال سابق مدرس دارالعلوم جامعہ نعمانیہ لاہور

☆☆☆☆☆
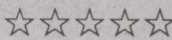
حضرت مولانا سید فتح علی شاہ قادری

سوال: اسم گرامی؟ جواب: مولانا سید فتح علی شاہ قادری

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی؟ جواب: حضرت سید امیر شاہ

سوال: دادا کا اسم گرامی؟ جواب: حضرت قیوم زمان شاہ

سوال: ولادت باسعادت کب ہوئی؟

جواب: 5 مارچ 1879 عیسوی، کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کس سے حاصل کی؟

جواب: ابتدائی کتب اپنے دادا جی سے پڑھیں۔

سوال: فقہ اور حدیث کا درس آپ نے کس سے پڑھا؟

جواب: حضرت مولانا عبدالرحمٰن کوٹلوی سے فقہ حدیث کا سبق لیا۔

سوال: جامعہ حنفیہ گجرات میں آپ نے کس سے علمی استعفادہ حاصل کیا۔

جواب: مولانا محمد عبداللہ۔

سوال: آپ نے دورہ حدیث کس مدرسہ سے کیا؟

جواب: مدرسہ منظر اسلام بریلی میں۔

سوال: آپ کس سے بیعت ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے بیعت ہوئے۔

سوال: آپ کی تصانیف کون کونسی ہیں؟

جواب: معیار صداقت، چہل حدیث، سچا ایمان، مجموعہ وظائف، واعظ 3 حصے، مجموعہ اشعار

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟ جواب: 18 جنوری 1958 عیسوی کو۔

سوال: آپ کا مزار کس جگہ پر واقع ہے؟

جواب: کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ میں

سوال: آپ کے صاحبزادے کا کیا نام ہے؟

جواب: مولانا سید احمد حسن قادری جامعہ حنفیہ کھر وٹہ سیداں سیالکوٹ۔

☆☆☆☆☆
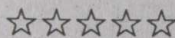
امام المحدثین حضرت مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری

سوال: اسم گرامی کیا ہے؟ جواب: سید محمد دیدار علی شاہ۔

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی کیا ہے؟ جواب: سید نجف علی شاہ

سوال: آپ کی ولادت سعادت کب ہوئی؟

جواب: 1856ء بروز سوموار کو محلہ نواب پورہ الور میں

سوال: آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: الور میں مولانا قمر الدین سے ابتدائی کتب پڑھیں۔

سوال: درسی کتابیں اور دورہ حدیث کہاں سے کہا؟

جواب: مولانا کرامت علی خاں سے دہلی میں۔

سوال: مولانا ارشاد حسین رام پوری سے آپ نے کون کونسی کتب کا درس لیا؟

جواب: فقہہ اور منطق کی کتب کا درس لیا۔۔

سوال: سند حدیث کہاں سے حاصل کی؟

جواب: مولانا احمد علی محدث سہارنپوری اور مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادی سے۔

سوال: کون سی عظیم ہستیاں آپ کے ہم درس تھیں؟

جواب: پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا وصی احمد محدث سورتی

سوال: آپ سلسلہ نقشبندیہ میں کس کے مرید تھے؟

جواب: حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آباد کے مرید تھے؟

سوال: سلسلہ چشتیہ میں آپ کس کے خلیفہ مجاز تھے؟

جواب: حضرت مولانا سید علی حسین کچھوچھوی کے

سوال: سلسلہ قادریہ میں کس کے خلیفہ مجاز تھے؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے خلیفہ مجاز تھے۔

سوال: آپ نے مرکزی انجمن حزب الاحناف کب قائم کی؟

جواب: 1925 عیسوی میں انجمن حزب الاحناف اور دارالعلوم حزب الاحناف کی بنیاد رکھی۔

سوال: آپ کے تلامذہ کے اسمائے گرامی بتائیں؟

جواب:

مولانا ارشاد علی الوری — مولانا رکن الدین الوری

مولانا محمد اسلم جلال آبادی — مولانا عبدالحق

مولانا عبدالرحمٰن — مولانا سید فضل شاہ پنجابی

مولانا فیض اللہ خاں ہوتی مردان — مولانا محی اسلام بہاولپوری

مولانا عبدالقیوم ہزاروی — مولانا سید منور علی شاہ

مولانا محمد رمضان بلوچستانی — مولانا غلام محی الدین کاغانی

مولانا محمد رمضان البسیلہ سندھ — مولانا شفیق الرحمٰن پشاوری

مولانا فضل حسین معین الدین گجرات — مولانا عبدالعزیز الگوں

مولانا زین الدین الوری — مولانا عبدالقیوم الوری

مولانا عبدالرحیم الوری　　　مولانا عبدالجلیل جالندھری

مولانا محمد غوث ملتانی　　　مولانا عبدالعزیز بورے والا

مولانا محمد مہرالدین لاہور　　　مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی بصیرپوری

سوال: آپ کی تصانیف کے نام کیا ہیں؟

جواب: تفسیر میزان الادیان (تفسیر سورۃ فاتحہ)

ہدایۃ الغوی در رد روافض، رسول الکلام

تحقیق المسائل　　　ہدایۃ الطریق

سلوک قادریہ　　　علامات وہابیہ

فضائل رمضان　　　فضائل شعبان

استغاثہ من اولیاء اللہ عین الاستغاثہ من اللہ

دیوان دیدار علی (فارسی)　　　دیوان دیدار علی (اردو)؟

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟　　　جواب 20 اکتوبر 1935 عیسوی

سوال: آپ کس جگہ دفن ہیں؟

جواب جامع مسجد اندرون دہلی مدفون ہیں

☆☆☆☆☆

مولانا صوفی قلندر علی سہروردی

سوال: اسم گرامی؟　　　جواب: مولانا صوفی ابوالفیض قلندر علی قدس سرہ

سوال: شہر　　　جواب: کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

سوال: کتنی عمر میں والد ماجد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا؟

جواب: آٹھ سال کی عمر میں۔

سوال: آپ نے دنیاوی تعلیم کہاں تک حاصل کی؟

جواب: مڈل تک۔

سوال: علوم دینیہ کا حصول کہاں سے کیا؟

جواب: بریلی شریف میں اعلیٰ حضرت سے۔

سوال: کتنے سال اعلیٰ حضرت کی خدمت میں رہے؟

جواب: اڑھائی سال۔

سوال: کس کے دست حق پر بیعت ہوئے؟

جواب: حضرت میاں غلام محمد سہروردی کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

سوال: کس سلسلہ میں بیعت ہوئے؟

جواب: سلسلہ عالیہ سہروردیہ میں۔

سوال: آپ نے کونسی یادگار تصانیف چھوڑی؟

جواب: جمال الٰہی، جمال رسول، سیاح الامکان، رسالہ علم غیب، تذکرہ سہروریہ انوار سہروردیہ، میلاد الرسول، حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الفقر فخری، پردہ نسواں

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟

جواب: 10 ستمبر بروز بدھ 1958 عیسوی کو وصال ہوا۔

سوال: نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری نے نماز جنازہ پڑھائی۔

سوال: مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: ملتان روڈ لب سڑک پر ہنجر وال میں واقع ہے۔

☆☆☆☆☆
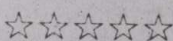
حضرت مولانا امام الدین قادری رضوی

سوال: اسم گرامی؟ جواب: مولانا امام الدین قادری۔

سوال: اسم گرامی والد ماجد؟ جواب: مولانا عبدالرحمٰن قدس سرہ

سوال: ولادت مبارک کہاں ہوئی؟

جواب: کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ میں ولادت باسعادت ہوئی۔

سوال: علوم دینیہ کی تکمیل کے بعد کس کے دست حق پر بیعت ہوئے؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

سوال: کس سلسلہ میں بیعت ہوئے؟

جواب: سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت ہوئے اور خلافت واجازت حاصل کی۔

سوال: آپ کی یادگار تصانیف کونسی ہیں؟

جواب: نصرۃ الحق المعروف بہ تیغ نعمانیہ برگردن وہابیہ

''احتیاط الظہر''، ہدایۃ الشیعہ اردو 2 حصے ہیں

الذکر المحمود فی بیان المولد المسعود

سوال: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: 20 اگست 1961 عیسویں۔

☆☆☆☆☆
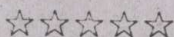
فقیہہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف

سوال: اسم گرامی؟ جواب: مولانا محمد شریف۔

سوال: اسم گرامی والد ماجد؟ جواب: مولانا عبدالرحمٰن سیالکوٹی۔

سوال: ولادت باسعادت کہاں ہوئی؟ جواب: کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

سوال: ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: اپنے والد ماجد سے ابتدائی تکمیل کی۔

سوال: کس کے دست حق پر بیعت ہوئے؟

جواب: حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم نقشبندی کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

سوال: حافظ عبدالکریم کے علاوہ کس سے اجازت وخلافت حاصل کی؟

جواب: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے۔

سوال: اعلیٰ حضرت نے آپ کو کونسا لقب عطا فرمایا؟

جواب: فقیہہ اعظم کا لقب اعلیٰ حضرت نے عطا کیا۔

سوال: آپ کی کوششوں سے کونسا ہفتہ روز رسالہ جاری ہوا؟

جواب: ''الفقیہہ'' کے نام سے ہفت روزہ رسالہ جاری ہوا۔

سوال: آپ کی تصانیف بتائیں؟

جواب: نماز حنفی مدلل، کتاب تراویح، صدات الاحناف، کشف الغطاء، تصور شیخ، ضرورت فقیہہ، اربعین حنفیہ، فرقہ شیعہ کی ابتداء، وہابیہ سے مناکحت، مستورات کی نماز، اربعین نبویہ، تائید الامام باحدیث خیر الانام، کتاب

الوتر، دعاءِ بعد جنازہ

سوال: آپ کا وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: 15 جنوری 1951 عیسوی کو وصال مبارک ہوا۔

سوال: بوقت وصال آپ کی عمر کتنی تھی؟ جواب: 90 سال کی عمر میں وصال ہوا۔

سوال: مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: درے والی مسجد کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ میں آپ کا مزار واقع ہے۔

☆☆☆☆☆

مولانا محمد عمر الدین ہزاروی

سوال: اسم گرامی؟ جواب: مولانا عمر الدین۔

سوال: والد ماجد کا اسم گرامی۔ جواب: مولانا قمر الدین۔

سوال: دادا کا اسم گرامی؟ جواب: علاؤ الدین۔

سوال: پردادا کا اسم گرامی۔ جواب: مراد بخش بن گل محمد

سوال: ولادت باسعادت کہاں ہوئی؟

جواب: کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ کے قریب ایک قصبہ میں ولادت ہوئی۔

سوال: آپ کے آباؤ اجداد کہاں سے ہزارہ آئے تھے؟

جواب: گجرات کاٹھیاواڑ بھارت سے آئے تھے۔

سوال: آپ نے بیعت وخلافت کہاں سے حاصل کی؟

جواب: حضرت مولانا تاج الفحول محبِّ رسول مولانا شاہ عبد القادر بدایونی کے

دستِ حق پر بیعت ہوئے اور خلافت بھی حاصل کی۔

سوال: آپ کی یادگار تصانیف کون کونسی ہیں؟

جواب: الاجازہ (جنازہ کے ساتھ ذکر بالجہر) اھلاک الوھابیین علی توہین قبور المسلمین، فتوی العلماء بتعظیم آثار العلماء، فتوی الثقات بجواز سجدۃ الشکر بعد صلوۃ، فوز المومنین بشفاعۃ الشافعین، صیانۃ العباد عن الخضاب بالسواد

سوال: آپ کا وصال کب ہوا؟ جواب: 1931 عیسوی۔

سوال: مزار کہاں ہے؟

جواب: کوٹ نجیب اللہ ہری پور ہزارہ میں۔

☆☆☆☆☆
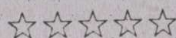
تاثرات

(اعلیٰ حضرت کاملین کی نظر میں)

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی کے تاثرات بتائیں؟

جواب "میرا مسلک وطریقت وہی ہے جو حضور پرنور اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کا ہے۔لہٰذا میرے مسلک پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لیے سیدنا اعلیٰ حضرت کی تصانیف ضرور زیر مطالعہ رکھو۔"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید شاہ اسماعیل حسن مارہروی کے تاثرات بتائیں؟

جواب "مولانا احمد رضا خاں کو اللہ تعالیٰ نے جامع کمالات ظاہری و باطنی صوری و معنوی بنایا تھا۔اوصاف کمالات میں جس کو لے کر دیکھیے مولانا کی ذات میں بروجہ کمالات اس کا ظہور تھا۔"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید شاہ محمد مدنی میاں کچھوچھوی کے تاثرات بتائیں؟

جواب "گزشتہ دو صدی 1200 ہجری، 1300 ہجری کے اندر اس جیسی متبحر جامع عالم ہستی نظر نہیں آئی۔چنانچہ تفسیر، حدیث، عقائد وکلام، فقہ، سلوک، تصوف، اذکار، تاریخ، جفر، نعت، ادب، ریاضی، توقیت، نجوم، منطق، فلسفہ وغیرہ علوم میں آپ کی بے مثل تصانیف وحواشی آپ کے کمال تبحر جامعیت پر شاہد ہیں۔"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید شاہ مصطفیٰ حیدر حسن میاں کے تاثرات بتائیں؟

جواب "بریلی شریف ہمارا سب سے بڑا اور مستحکم قلعہ ہے اور ہمارے اعلیٰ حضرت

پوری دنیائے سنیت کے سردار اور جرنیل اعظم ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی محبت تو ہمیں گھٹی میں پلائی گئی ہے۔''

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید مرزوق ابوحسین کے تاثرات بتائیں؟

جواب ''میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون اونچا ہے اور معرفتوں کا ایسا دریا ہے جس سے مسائل نہروں کی طرح چھلکتے ہیں۔ حضرت مولانا علامہ فاضل بریلوی ''حضرت احمد رضا'' اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے اور دونوں جہان میں انہیں ہمیشہ سلامت رکھے۔''

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید احمد علوی کیا فرماتے ہیں؟

جواب ''فاضلوں سے افضل سب عاقلوں سے زیادہ دانشمند اگلوں کا فخر، پچھلوں کا پیشوا حضرت احمد رضا خاں اللہ اپنے پوشیدہ لطف سے ان کے ساتھ معاملہ کرے۔''

سوال: اعلیٰحضرت کے بارے میں حضرت احمد سعید شاہ کاظمی کے تاثرات بتائیں؟

جواب ''حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت اُمتِ محمدیہ کے بڑے محسن ہیں ور ہدایت کی راہوں کو ہمارے لیے کھول کر چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت کے فیوض و برکات سے مستفیض ہونے کا ہم کو موقع عطا فرمائے۔'' آمین

سوال: پیر سید نصیر الدین نصیر گولڑوی کے اعلیٰ حضرت کے بارے تاثرات بتائیں؟

جواب ''حضرت مولانا احمد رضا خاں کی شخصیت محتاج تعارف وتبصرہ نہیں اوران کی خدمات سب کے سامنے ہیں۔ مولانا مرحوم کی علمی وفنی اہمیت کے باوصف عشق رسول ﷺ کی جو خصوصیت ان کے دور میں ملی ہیں وہ سب سے زیادہ

اہم اور قابل ستائش ہے۔"

سوال: حضرت شیخ سید احمد الجزائری مالکی کے اعلیٰ حضرت کے بارے تاثرات بتائیں؟

جواب "علامہ زماں، یکتائے روزگار، سرچشمہ معرفت عدنان کے سردار کی نظروں کے مرکز حضرت مولانا، شیخ احمد رضا خاں، اللہ ان کی عمر دراز کرے۔ ہر صاحب توفیق سمجھدار اس سے نفع حاصل کرے گا اور لرزہ باندام ہوگا اس سے ہر گنہگار و بدکار۔"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے میں علامہ اقبال کے تاثرات بتائیں؟

جواب آپ کے بارے میں علامہ اقبال کے یہ تاثرات تھے کہ وہ بے حد ذہین اور باریک بین عالم تھے۔ فقہی بصیرت ان کا مقام بلند تھا۔ ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اعلیٰ اجتہادی صلاحیتوں سے بہرور اور پاک و ہند کے کیسے نابغہ روزگار فقیہہ تھے۔ ہندوستان کے اس دورِ متاثرین میں ان جیسا ذہین فقیہہ بمشکل ملے گا۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے نومسلم ڈاکٹر ہارون کے تاثرات بتائیں؟

جواب: امام احمد رضا غیر معمولی ذہین انسان اور اسلام کے مجدد تھے۔

سوال: ڈاکٹر حامد علی خاں، ایم اے۔ پی ایچ ڈی شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ انڈیا کے تاثرات آپ کے بارے کیا تھے؟

جواب "اما احمد رضا نہایت بلند مرتبہ صاحب قلم اور بے شک وشبہ اپنے عہد کے لاثانی صاحب تصنیف و تالیف تھے۔ آپ کی زود نویسی برجستہ تحریر اور تصنیفی

استعداد کی اعلیٰ صلاحیت تھی آپ نے برسوں کا کام دنوں میں اور مہینوں کا کام گھنٹوں میں اسلوب احسن انجام دے کر فضلائے وقت کو انگشت بدنداں کر دیا۔"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے پروفیسر علی عباس جلالپوری (ایم اے فلسفہ گولڈ میڈلسٹ) کے تاثرات بتائیں؟

جواب حضرت مولانا شاہ احمد رضا قادری بریلوی نے فارسی اور اُردو میں بے مثال نعتیں لکھی ہیں۔ جن کے بغیر درود وسلام کی کوئی محفل گرمائی نہیں جاسکتی ان کا ایک ایک لفظ عشق رسول میں بسا ہوا ہے اور انہیں سن کر سامعین کے دل عشق رسول سے سرشار ہو جاتے ہیں۔

سوال: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (سابق صدر شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی) کے تاثرات بتائیں؟

جواب میرا خیال ہے کہ مولانا احمد رضا خاں غالباً واحد عالم دین ہیں۔ جنہوں نے اُردو نظم ونثر دونوں میں اردو کے بے شمار محاورات استعمال کیے ہیں اور اپنی علمیت سے اردو شاعری میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے شیخ موسیٰ علی شامی کے تاثرات بتائیں؟

جواب ترجمہ: "اماموں کے امام اور اس امت کے مجدد"

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے ڈاکٹر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کے تاثرات بتائیں؟

جواب اتنا زبردست محقق عالم اس وقت ان کے سوا شاید ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا

علم دیا کہ عقل حیران ہے۔ دینی مذہبی اسلامی علوم کے ساتھ ریاضی اور اقلیدس جبر ومقابلہ توقیت (میں) اتنی زبردست قابلیت اور مہارت کہ میری عقل جس مسئلے کو ہفتوں غور وفکر کے بعد بھی حل نہ کرسکی حضرت نے چند منٹ میں حل کر کے رکھ دیا۔ صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے میں حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادیؒ کے تاثرات کیا ہیں؟

جواب ''حقیقت یہ ہے کہ دین ملا تو یہاں سے۔''

سوال: اعلیٰ حضرت کے بارے سید شاہ آل رسول احمد مارہروی کے تاثرات بتائیں؟

جواب قیامت کے دن رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ آل رسول تو دنیا سے کیا لایا تو میں احمد رضا کو پیش کردوں گا۔

☆☆☆☆☆
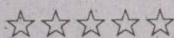
ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

کلامِ اعلیٰ حضرت

نعت رسول مقبول ﷺ

واہ کیا جُود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا
اَصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

بحرِ سائل کا ہوں سائل نہ کنوئیں کا پیاسا
خود بجھا جائے کلیجا مرا چھینٹا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب
سچے سورج وہ دل آرا ہے اُجالا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اُڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

مفت پالا تھا کبھی کام کی عادت نہ پڑی
اب عمل پوچھتے ہیں ہائے نکما تیرا

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

خوار و بیمار و خطا وار و گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

میری تقدیر بری ہو تو بھلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کڑوڑا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

کس کا منہ تکیے کہاں جائیے کس سے کہیے
تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابہ ناب
کون لا دے مجھے تلووں کا غسالہ تیرا

دور کیا جانیے بدکار پہ کیسی گزرے
تیرے ہی در پہ مرے بیکس و تنہا تیرا

تیرے صدقے مجھے اک بوند بہت ہے تیری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا
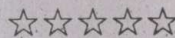
غم ہو گئے بے شمار آقا ﷺ

غم ہو گئے بے شمار آقا ﷺ
بندہ تیرے نثار آقا ﷺ

بگڑا جاتا ہے کھیل میرا
آقا ﷺ آقا ﷺ سنوار آقا ﷺ

منجدھار پہ آ کے ناؤ ٹوٹی
دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا ﷺ

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ میری
لِللہ یہ بوجھ اُتار آقا ﷺ

ہلکا ہے اگر ہمارا پلہ
بھاری ہے ترا وقار آقا

مجبور ہیں ہم تو فکر کیا ہے؟
تم کو تو ہے اختیار آقا

میں دور ہوں تم تو ہو مرے پاس
سن لو میری پکار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سا کوئی غمزدہ نہ ہو گا
تم سا نہیں غم گسار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گرداب میں پڑ گئی ہے کشتی
ڈوبا ڈوبا، اُتار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم وہ کہ کرم کو ناز تم سے
میں وہ کہ بدی کو عار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر منھ نہ پڑے کبھی خزاں کا
دے دے ایسی بہار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کی مرضی خدا نہ ٹالے
میرا ہے وہ نامدار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے ملک خدا پہ جس کا قبضہ
میرا ہے وہ کامگار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سویا کیے نابکار بندے
رویا کیے زار زار آقا ﷺ

کیا بھول ہے ان کے ہوتے کہلائیں
دنیا کے یہ تاجدار آقا ﷺ

اُن کے ادنیٰ گدا پہ مٹ جائیں
ایسے ایسے ہزار آقا ﷺ

بے ابر کرم کے میرے دھبے
لا تَغْسِلُھَا الْبِحَار آقا ﷺ

اتنی رحمت رضاؔ پہ کر لو
لَا یَقْرُبُہُ الْبُوَار آقا ﷺ

☆☆☆☆☆

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ
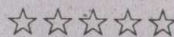
لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی مَن بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کی جھل جھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالہ مہ زلف ابرِ اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّ سَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک ابرِ کرم
برسن ہارے رِم جھم رِم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا

☆☆☆☆☆
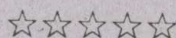
سلام

مصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ ارم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درو و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

میرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

☆☆☆☆☆
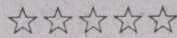
جن کتب سے استفادہ کیا گیا

1. کنزالایمان
2. لغات الحدیث علامہ وحید الزمان
3. المنجد
4. تاریخ روہیل کھنڈ مع بریلی — حضرت علامہ عبدالعزیز خاں عاصی
5. حیات اعلیٰ حضرت 3 جلدیں — مصنف ظفرالدین بہاری
6. احکام شریعت — اعلیٰ حضرت
7. عرفان شریعت — اعلیٰ حضرت
8. فیضان اعلیٰ حضرت — حافظ محمد ریحان احمد قادری عطاری
9. ملفوظات اعلیٰ حضرت — مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں صاحب
10. اعلیٰ حضرت اعلیٰ سیرت — مولانا رضا الحسن قادری
11. طمانچہ بجواب دھماکہ — علامہ خلیل اشرف صاحب
12. امام احمد رضا کے باغی بریلوی — مولانا رب نواز حنفی
13. اعلیٰ حضرت احمد رضا حیات اور کارنامے — عبیدالرحمٰن مصباحی
14. اعلیٰ حضرت پر 150 الزمات کے جوابات — جہانگیر نقشبندی
15. النجدیت بجواب البریلوت — علامہ غلام فرید ہزاروی
16. انگوٹھے چومنے کا ثبوت — علامہ فیض احمد اویسی
17. امیر ملت اور تحریک پاکستان — صادق قصوری صاحب
18. اصلی اعلیٰ حضرت کون؟ — مولانا شکیل الرحمٰن صاحب
19. دوقومی نظریہ اور علمائے اہل سنت — علامہ فیض احمد اویسی
20. الدولۃ المکیہ — اعلیٰ حضرت

21 البریلویہ تحقیق اور تنقیدی جائزہ — عبدالحکیم شرف قادری

22 بریلویت — علامہ احسان الٰہی ظہیر

23 شیشے کے گھر — عبدالحکیم شرف قادری

24 تاریخ خاندان برکات — اولاد رسول میاں برکاتی

25 تحریک پاکستان میں عبدالحامد بدایونی کا کردار

26 (پاک و ہند کی چند اسلامی تحریکیں) اور علمائے حق — علامہ خلیل اشرف اعظمی قادری

27 تاریخ پنجاب — سید محمد لطیف

28 تاریخ پنجاب — کنہیا لال ہندی

29 تاریخ شہر لاہور — کرنل بھولا ناتھ

30 نقوش پنجاب — اکبر ملک

31 حقیقت بیعت — اعلیٰ حضرت

32 تاریخ حافظ رحمت خوانی معروف بہ گل رحمان کی تاریخ — روشن خاں

33 جہان مفتی اعظم — محمد احمد مصباحی

34 روحوں کی دنیا — اعلیٰ حضرت

35 امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم — مفتی محمد جلال الدین قادری

36 سفیر رضا — عبدالنعیم عزیزی

37 فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں — ڈاکٹر مسعود احمد صاحب

38 امام احمد رضا اور عشق مصطفی — ڈاکٹر غلام مصطفی

39 گستاخ رسول کی سزا قتل — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا، شیخ القرآن غلام علی اوکاڑوی، احمد سعید کاظمی غزالی زماں

40 حکیم اہل سنت اور تحریک پاکستان — جلال الدین قادری

41 حیات محدث اعظم — علامہ عطا الرحمن قادری

42. اکرام امام احمد رضا — مفتی برہان جبل پوری

43. تحریک پاکستان میں نعیم الدین اور اُن کے خلفاء کا حصہ۔ جلال الدین

44. شاہ امام احمد رضا کا علمی نظم — ڈاکٹر طاہر القادری

45. امام اہل سنت امام احمد رضا کا لاہور پر فیضان — مفتی محمد حسین نعیمی

46. امام احمد رضا علمائے شام کی نظر میں — حضرت علامہ خلیل احمد رانا

47. خیابان رضا

48. حدائق بخشش — اعلیٰ حضرت

49. اولیائے کرام کی خداداد عظمت و جلالت، سید اسماعیل بن مہدی، ترجمہ. ساجد ہاشمی

50. امام احمد رضا اور ملک العلماء — حضرت علامہ سید صابر شاہ

51. آزادی ہند — ہمایوں کبیر، ابوالکلام

52. تذکرہ علمائے مشائخ پاکستان و ہند — محمد اقبال مجددی

53. مسعودِ ملت اور امام احمد رضا — عبد النعیم عزیزی

54. ہندوستان پر اسلامی حکومت — مفتی شوکت علی فہمی

55. امام احمد رضا کے جدید تعلیمی نظریات

ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی ماہنامہ کنز الایمان ستمبر 2006ء

57. تصویت الایمان — سیف الاسلام دہلوی مطبوعہ 1385 ہجری

58. تمہید الایمان — اعلیٰ حضرت

59. انوار رضا 2012ء جلد نمبر 8 — ملک محبوب رسول قادری

60. امام احمد رضا اور احترام سادات — حضرت علامہ سید صابر شاہ

61. امام احمد رضا اور مجاذیب — حضرت علامہ سید صابر شاہ

62. فاضل بریلوی اور ترک موالات — ڈاکٹر مسعود احمد

63. عرفان رضا

64.	تاریخ آل انڈیا سنی کانفرس	علامہ مفتی جلال الدین
65.	نوادراتِ محدث اعظم	علامہ مفتی جلال الدین
66.	راجگانِ پنجاب	سر لپیل گرفن (اردو ترجمہ)
67.	کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراھم	اعلیٰ حضرت
68.	احادیث شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ	
69.	حالاتِ زندگی ضیاء الدین مدنی	
70.	اس صدی کا مجدد کون	علامہ نسیم احمد صدیقی
71.	مولانا نقی علی خاں	شہاب الدین رضوی
72.	نادر شاہ افشار	ایم اسلم راہی
73.	فرشتوں کی پیدائش	اعلیٰ حضرت
74.	امام احمد رضا عقل و دانش کی عدالت میں	اسماعیل بدایوانی
75.	تاریخ رضائے مصطفیٰ	حضرت علامہ شہاب الدین
76.	تقاریظ اعلیٰ حضرت	حضرت علامہ سید صابر شاہ
77.	ماہنامہ اعلیٰ حضرت منظر اسلام نمبر صد سالہ	
78.	معارف رضا	ادارہ تحقیقات رضا 1987ء
79.	امتیاز اہل سنت	رحمت اللہ صدیقی
80.	انوار رضا ماہنامہ	
81.	اعلیٰ حضرت بریلوی	علامہ نسیم بستوی صاحب
82.	حلال یا حرام	اعلیٰ حضرت
83.	بیعت و خلاف	اعلیٰ حضرت
84.	ارشاداتِ اعلیٰ حضرت	مولانا محمد مبین صاحب
85.	جامع الاحادیث	امام احمد رضا

	کتاب	مصنف
86.	حیات امام اہل سنت	ڈاکٹر مسعود احمد صاحب
87.	نادر شاہ	اشتیاق فاطمہ عظمیٰ
88.	تعلیمات رضا	علامہ محمد صدیق ہزاروی
89.	امام احمد رضا اور علم حدیث جلد سوئم	
90.	امام احمد رضا اور عالم اسلام	ڈاکٹر محمد مسعود صاحب
91.	چودھویں صدی کی عظیم شخصیت	محمد یوسف صابر
92.	الوظیفہ الکریمیہ	اعلیٰ حضرت
93.	گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا	مفتی ظفر جبار
94.	ایک الزام کی حقیقت	عبدالحکیم شرف قادری
95.	اہل سنت و جماعت کون	پیر محمد شفیع قادری
96.	النور	پروفیسر محمد سلیمان اشرف
97.	اعلیٰ حضرت کا قلمی جہاد	مفتی فیض احمد اویسی
98.	کل پاکستان سنی کانفرس ملتان کے پس منظر کا اجمالی جائزہ	
99.	جماعت اہل سنت پاکستان	عبدالحکیم شرف قادری
100.	مقالات یوم رضا	قاضی عبدالنبی کوکب
101.	ماہنامہ اعلیٰ حضرت اکتوبر 2015 بریلی شریف	محمد سبحان رضا
102.	مجدد اسلام	حضرت علامہ نسیم بستوی
103.	تصوف کیا ہے؟ صاحبزادہ اظہار الحق	
104.	محدث اعظم ہند اور تحریک پاکستان	اعظم نورانی
105.	مخالفین پاکستان	ضیاء اللہ قادری
106.	تاریخ وہابیہ	ابوالحسان قادری
107.	نثر رضا کے ادبی جواہر پارے	محمد حسین شاہد

108. قائد اعظم کا مسلک — سید صابر شاہ

109. سوانح اعلیٰ حضرت — علامہ بدر الدین

110. سہ ماہی سفینہ بخشش جنوری 2011ء

111. شرح حدائق بخشش — مفتی غلام حسن قادری لاہور

112. تجلیاتِ رضا — علامہ ارشد القادری

113. تعلیمات اعلیٰ حضرت — محمد میکائل ضیائی

114. تاجدارِ بریلی — محمد وسیم اکرم نقشبندی

115. تزکرہ علمائے پنجاب جلد دوئم — اختر راہی

116. تذکرہ علمائے اہل سنت — محمود احمد قادری

117. تذکرہ علمائے ہند — عبد الرحمن

118. آئینہ رضویات جلد دوئم وسوئم — ڈاکٹر محمد مسعود احمد

119. امام احمد رضا کی فقہی بصیرت — محمد احمد مصباحی

120. امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری — سراج بستوی

121. مسلمانان عالم کی ترقی اور اصلاح کے لیے شیخ الاسلام احمد رضا بریلوی کی عظیم کاوشیں
ڈاکٹر ہارون — مترجم: عبد النعیم عزیزی

122. تاریخ آزادی ہند 1857ء — سید خورشید مصطفیٰ

123. وصایا شریف — فاضل جلیل شاہ حسنین رضا

124. امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری — ریاست علی قادری

125. امام احمد رضا اور علمائے لاہور — ڈاکٹر مجید اللہ قادری

126. ماہنامہ جہانِ رضا 20 فروری 2014ء

127. ماہنامہ جہانِ رضا 21 مئی 2015ء

128. سرتاج الفقہاء — ڈاکٹر مسعود احمد صاحب

129. فن اسماء الرجال میں مفتی اعظم کی مہارت — مفتی ناظم علی رضوی

130. ابوالکلام کی تاریخی شکست — جلال الدین قادری

131. تذکرہ مجدد دین اسلام — غلام مصطفیٰ ایم اے

132. حسام الحرمین اور مخالفین — ڈاکٹر مسعود احمد

133. گناہ بے گناہی — ڈاکٹر مسعود احمد

134. علامہ فضل حق خیر آبادی کا جنگ آزادی میں کردار

135. خزینۂ معلومات — قاری عبدالقادر رائے

136. تزک مرتضوی — علامہ حسن رضا خاں

137. امام احمد رضا کاملین کی نظر میں — سید صابر شاہ صاحب

138. محاسن کنزالایمان — ملک محمد خاں اعوان کالاباغ

139. تاجدار اہل سنت (25واں سالانہ عرس مفتی اعظم ہند 1427 ہجری)

140. حیات صدرالافاضل — حضرت علامہ غلام معین الدین

141. امام احمد رضا اور سائنسی تحقیق — حضرت علامہ شہزاد ترابی

142. تذکرہ جمیل — ابراہیم خوشتر

143. حضرت مفتی اعظم اور مقتدر علماء و مشائخ — مفتی سید شاہد حسنی رضوی نوری

144. امام احمد رضا اور عالمی جامعات — ڈاکٹر محمد مسعود احمد

145. کہی ان کہی — علامہ عبدالستار ہمدانی

146. ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی شریف) دسمبر 2012ء

147. تذکرہ اعلیٰ حضرت بزبان صدرالشریعہ — حافظ محمد عطاء الرحمٰن

148. خلفائے امام احمد رضا — شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

149. اعلیٰ حضرت سے سوال جواب — اظہار الحق جلی

150. تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور — پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

اعلیٰ حضرت کے عرس مبارک کا منظر
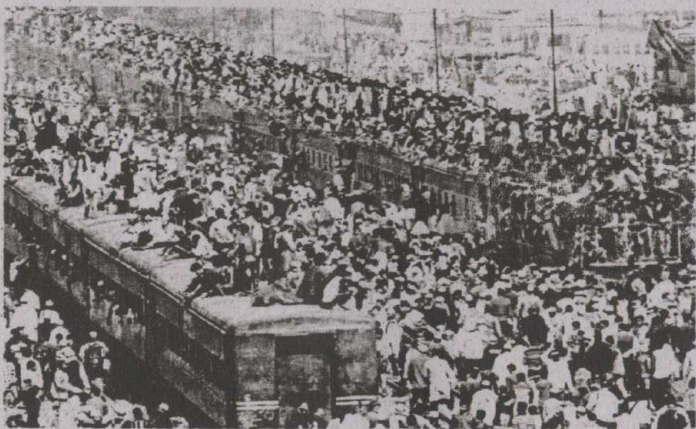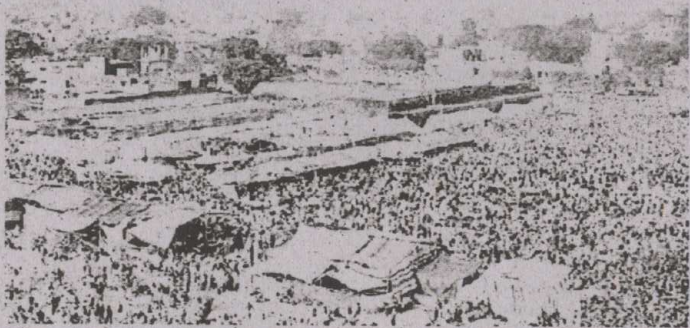
انڈیا میں اعلیٰ حضرت سے منسوب اشیاء

اعلیٰ حضرت کے مزار کے اندرونی مناظر
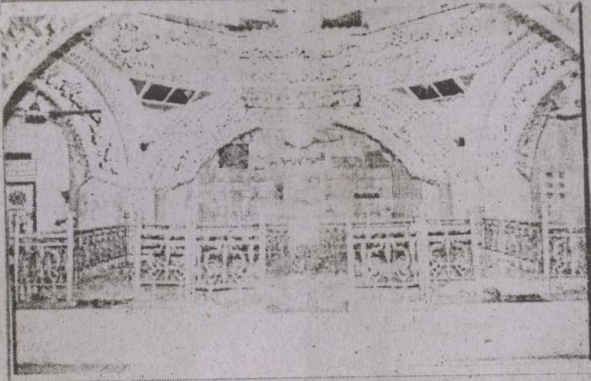
Idara Tahqeeqat-e- Imam Ahmad Raza International, Pakistan
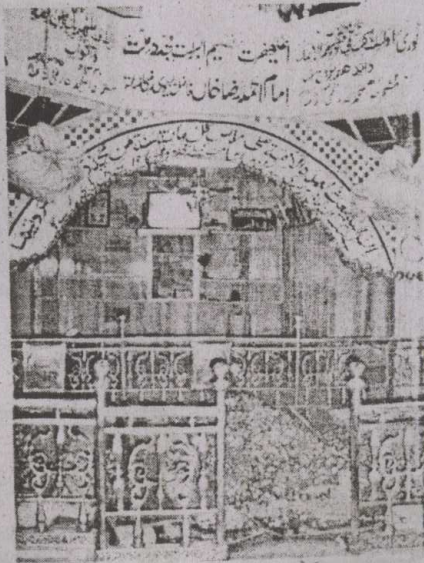
انڈیا میں اعلیٰ حضرت سے منسوب اشیاء

عمامہ شریف
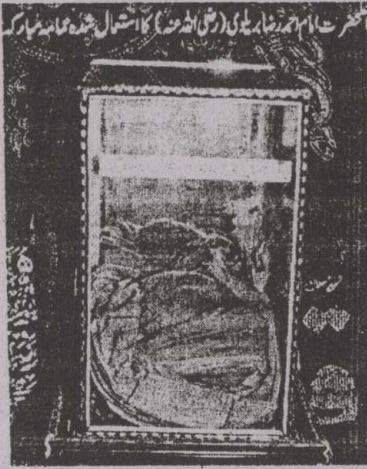
اعلیٰ حضرت کی ٹوپی مبارک

انڈیا میں اعلیٰ حضرت کے نام سے

حجاج کرام کی رہنمائی کے لیے معلوماتی دفتر

ٹکٹیں
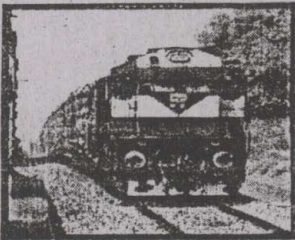
اعلیٰ حضرت ایکسپریس ٹرین
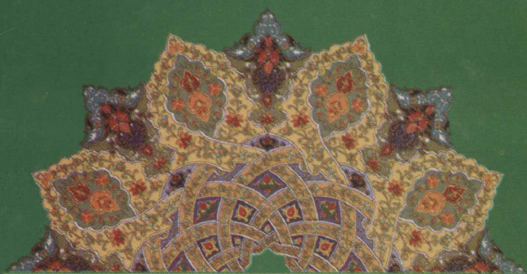
پیشکردہ

میلاد کمیٹی روہیلا تیجیکا (اوکاڑہ) پاکستان

0307-7275997 / 0342-3141478